

میلقات کے لئے سیرت سپہ وقار حضرت ابراہیمؑ کے متعلق ۱۲ بیانات کا حسین مدنی مکتبہ



شانِ خاتون

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

• خاتونِ جنت کے لئے فرشتے کی بشارت

• خاتونِ جنت کے چلنے اور گھٹکو کرنے کا انداز

• خاتونِ جنت کا ذوقِ نماز

• خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز

• کاشانہِ خاطر میں فاقہ کشی کا عالم

• خاتونِ جنت کی وصیتیں

• خاتونِ جنت کے کفن کا بھی پردہ

• خاتونِ جنت کو کس نے غسل دیا؟



(مکتبہ اسلامی)
مدینہ منورہ، مکہ

سیدہ فاطمہ طاہرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ طیبہ سے
متعلق 12 بیانات پر مشتمل حسینِ گلہ دستہ

شائِخِ خاتونِ جنت

مُرَقِّبِین: مدنی علما

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ صحابیات سردار آباد

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیہ وعلیٰ آلہ و صحابہؓ یا حبیب اللہ

نام کتاب : شانِ خاتونِ جنت

مرتبین : مدنی علما (شعبہ فیضانِ صحابیات)

پہلی اشاعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013 تعداد: 15000

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: 180

تاریخ: 02-02-2013

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”شانِ خاتونِ جنت“

(مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی

ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و مغایم کے اعتبار سے مقدم و بھر ملا حظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی

غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔ مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

02-02-2013

E.mail: ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

[illegible]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”شانِ خاتونِ جنت“ کے گیارہ حروف کی نیت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ یعنی: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۲۴۹۵، ج ۶، ص ۵۸۱)

دومَدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و صلوٰۃ اور ﴿۲﴾ تَعُوْذُ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گی (اسی صفحہ پر اوپر

دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۳﴾ رِضائے

الہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گی۔ ﴿۴﴾ حَتّٰی الْوُسْعِ اس کا باؤضو

اور قبلہ رُ مطالعہ کروں گی۔ ﴿۵﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں

عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۶﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گی۔ ﴿۷﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔

﴿۸﴾ اس حدیثِ پاک ”تَهَادَاتُ حَابُؤًا“ ایک دوسرے کو تحفہ دواپس میں محبت بڑھے گی۔

(موطّا امام مالک، الحدیث ۱۳۷۱، ج ۲، ص ۷۰۴) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق)

یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گی۔ ﴿۹﴾ اپنی اصلاح کے لئے مَدَنی انعامات

پر عمل کی کوشش کروں گی۔ ﴿۱۰﴾ سیرتِ فاطمہ پر عمل کی کوشش کروں گی۔

﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گی۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
9	پہلے اسے پڑھئے!	1
7	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	2
13	خاتونِ جنت کی شان و عظمت	3
47	خاتونِ جنت کی کرامات	4
75	خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت	5
113	خاتونِ جنت کا عشقِ رسول	6
157	خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت	7
217	خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز	8
271	خاتونِ جنت اور امور خانہ داری	9
313	خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام	10
349	خاتونِ جنت کے فاقے	11
379	خاتونِ جنت کا زُہد	12
401	وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیات	13
441	خاتونِ جنت کا وصال	14
479	تفصیلی فہرست	15

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن
وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت
اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام
امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے
جن میں سے ایک مجلس ”**المدينة العلمية**“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی
کے علما و مفتیانِ کرام کَثَرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی
اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تراجم کتب

(۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”**المدينة العلمية**“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مجدِ دین و ملت، حامیِ سنت،

مآجی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا

الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّی الوُسْع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔
تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن
تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ
فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“
کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو
زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد
خضرِ اشہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔
(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



پہلے اسے پڑھئے!

اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں صحابیات و صالحات کا کردار مشعلِ راہ ہے۔ تبلیغِ اسلام اور خدمتِ دین کے معاملے میں ان کی خدمات سے چنداں انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن بد قسمتی سے آج کے دور میں اس موضوع پر مثبت و مستند مواد بہت کم ملتا ہے اور اسلامی بہنیں اس حوالے سے کمی محسوس کرتی نظر آتی ہیں چنانچہ اسلامی بہنوں کی اس انتہائی اہم ضرورت اور ان کے دیرینہ مطالبے کے پیش نظر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے چینل ”مدنی چینل“ پر ایک سلسلہ بنام ”فیضانِ صحابیات“ شروع کیا گیا، جس میں رکنِ شوریٰ، نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ، حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِیٰ اپنے ایمان افروز انداز میں صحابیات رضی اللہ عنہن کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلوؤں کو اجاگر فرماتے ہیں اور مدنی چینل کے ناظرین کیلئے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں۔

مجلس ”المدينة العلمية (دعوتِ اسلامی)“ کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں قائم شعبہ فیضانِ صحابیات نے اس سلسلے کو اسلامی بہنوں کے لئے مفید جانتے ہوئے ضروری ترمیم، اضافے اور تخریج کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اسکی پہلی کڑی زیرِ نظر کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ ہے۔

بارگاہِ ربِّ العزت میں دعا ہے کہ اس سعیِ سعید کی تکمیل میں معاون تمام

اسلامی بھائیوں کی کاوشیں اپنی عالی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ کو خود بھی مکمل پڑھئے اور دیگر مسلمانوں

کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب

کمائیے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح

کی کوشش“ کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں

کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول

مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ فیضانِ صحابیّات (سردار آباد)

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ بمطابق 5 جنوری 2013ء



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! میں نے

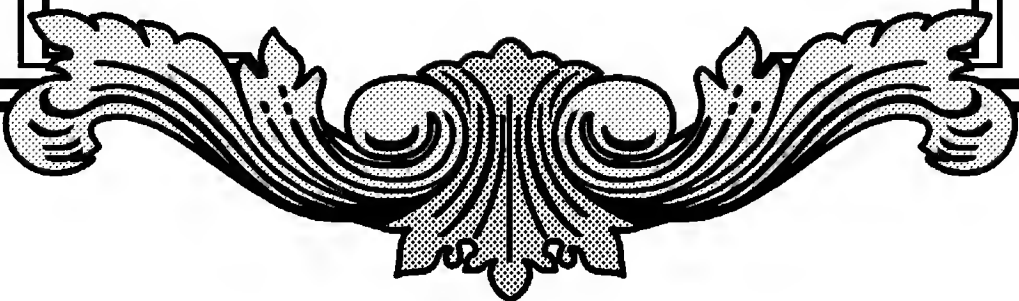
تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو

گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور میری عمرت یعنی اہل بیت۔

(سنن الترمذی، ص ۸۵۸، حدیث ۳۷۹۲)



خاتونِ جنت کی شان و عظمت



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کی شان و عظمت

دُرود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ ولایت، مولائے کائنات، مولا علی، مشکل کشا، علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد پر دُرود پاک پڑھے۔

(المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۱۱، الحدیث ۷۲۱)

علامہ کفایت علی کافی شہید علیہ رحمۃ اللہ الوجد فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرود شریف نہ ہووے حشر تک بھی برآور حاجات

قبولیت ہے دُعا کو دُرود کے باعث یہ ہے دُرود کہ ثابت کرامت و برکات

(کافی کی نعت از علامہ کفایت علی کافی علیہ رحمۃ اللہ الشافعی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرشتے کی بشارت برائے خاتونِ جنت

حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں

نے اپنی والدہ ماجدہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ مغرب ادا کروں اور عرض کروں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اور تمہارے لئے دُعائے مغفرت فرمائیں۔ حضرت سیدنا حُذَیْفَةُ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِیمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ مغرب پڑھی؛ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشاء کی ادائیگی سے بھی فارغ ہو گئے اور تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ نبی غیبِ داں، رسولِ ذی شام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آواز سنی تو فرمایا: کون؟ کیا حُذَیْفَةُ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ؟ عرض کی: جی ہاں! ارشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ غَفَرَ اللہُ لَکَ وَلِاٰمِلَکَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے! پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اس نے اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ ”بَانَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَہْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّةِ یعنی فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جلتی عورتوں کی

سردار ہیں اور حسن و حسین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جنتی نوجوانوں کے سردار

ہیں۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، ابواب المناقب عن رسولِ اللہ، باب مناقب حسن بن

علی بن ابی طالب، ص ۸۵۷، حدیث ۳۷۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ

رسالت، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نورِ نبوت سے حضرت

سیدنا خذیفہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچان بھی لیا اور ان کی دلی حاجت بھی معلوم کر

لی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر ان کے کہے اُن کے لئے اور اُن کی والدہ کے

لئے دُعائے مغفرت بھی فرمادی۔

ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کچھ پوشیدہ نہیں، آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو پتھروں کی حالت بھی عیاں ہے، چنانچہ ”بخاری شریف“

میں ہے، سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ منکر مہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

”اُحَدِّثْ جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہُ یعنی اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے

محبت کرتے ہیں۔“ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب الزکاة، باب خرص التمر

ص ۴۱۴، حدیث ۱۴۸۲)

سیدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت ”حدائق بخشش شریف“

میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(حَدَّثَنَا بِخَشْشٍ از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ)

شرح کلامِ رضا:

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شانِ عظمت نشان کے
کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے
پاک پڑوز دگار عزوجل کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عزوجل جو کہ غیبِ الغیب ہے وہ بھی اپنے
فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نہاں یعنی چھپا
رہ سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کروڑوں بار درود و سلام کا نزول ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہُ سے مروی ایمان افروز حدیثِ پاک سے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

شہزادی کی شانِ عظمت نشان کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

نواسے حسنین کریمین، طہرین، سیدین، جلیلین، قمرین، شہیدین کی شان

و شوکت بھی ظاہر ہوئی کہ یہ دونوں شہزادے حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَلَّتِ

جوانوں کے سردار ہیں۔

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت علیہ رحمۃ رب العزت)

شرحِ کلامِ رضا:

اے رضا! اس کرم و رحمت کے گلشن کی کیا بات و مثال ہے جس کی کلی و غنچہ
حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا طیبہ طاہرہ اور جس کے پھول جنتی جوانوں
کے سردار حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ کا مختصر تعارف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 872
صفحات پر مشتمل کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ“ صفحہ 697 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ
مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سیدتنا فاطمۃ
الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے
چھوٹی مگر سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں، (1) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا نام ”فاطمہ“ اور لقب ”زہراء“ اور ”بتُول“ ہے۔ امام عبد الرحمن بن علی

(1)..... یاد رہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 3 شہزادے اور 4 شہزادیاں.....

جو زی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اعلانِ نبوت سے 5 سال قبل حضرت
 سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ
 اعلم عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم (المواهب اللدنیة مع شرح الرقانی،
 الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام ج ۴، ص ۳۳۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

آلِ قَابَات

حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بے شمار القابات
 ہیں جیسے اُمُّ السادات، مخدومہ کائنات، دخترِ مصطفیٰ، بانوئے مرتضیٰ، سردارِ خواتین
 جہاں و جنان، حضرت سیدہ، طیبہ، طاہرہ، فاطمہ زہراء اور بتول، زاکیہ، راضیہ،
 مرضیہ، عابدہ، زابدہ، محمد شہ، مبارکہ، ذرکیہ، عذراء، سیدۃ النساء، خیر النساء، خاتون
 جنت، معظمہ، اُمُّ الہاد، اُمُّ الْحَسَنِینِ وغیرہ (۱) جیسی عظیم کنیتیں اور کثیر القابات

..... تھیں، شہزادوں کے نام حضرت سیدنا قاسم، حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت سیدنا عبد اللہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم اور شہزادیوں کے نام حضرت سیدتنا زینب، حضرت سیدتنا رقیہ، حضرت سیدتنا اُمُّ
 کلثوم، حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن، حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 شہزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ (المواہب اللدنیة مع شرح الرقانی، الفصل الثانی
 فی ذکر اولاد الکرام ج ۴، ص ۳۱۳، ۳۱۴ ملتقطاً)

(۱)..... اُمُّ السادات یعنی سادات کی اصل۔ مخدومہ کائنات یعنی تمام کائنات کے لئے قابل.....

آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شخصیت کو ہی موزوں ہو سکتے ہیں۔

آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک خاص کُنیت ”اُمِّ اَبِيہَا“ بھی ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِيرُ، ذکر سن فاطمة رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، ج ۹، ص ۳۶۱،

حدیث ۱۸۴۱۸)

فاطمہ کی وجہ تسمیہ

خاتونِ جنت کے بابا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّمَا سُمِّیْتُ فَاطِمَةً لِاَنَّ اللہَ فَطَمَهَا

..... تعظیم۔ دُخترِ مصطفیٰ یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی۔ بانوئے مرتضیٰ یعنی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اہلیہ۔ سردارِ خواتین جہاں و جتناں یعنی تمام دُنیا اور جنت کی

عورتوں کی سردار۔ حضرت سیدہ یعنی سردار۔ طیبہ یعنی پاکیزہ۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ فاطمہ زہرا

یعنی روشن۔ بتول (کا معنی ہے منقطع ہونا، کٹ جانا چونکہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے

بھی دُنیا سے الگ تھلگ تھیں۔ لہذا آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب بَتُول ہوا)۔ زاکِیہ یعنی نیک۔

راضیہ یعنی راضی رہنے والی، مرضیہ یعنی پسندیدہ۔ عابدہ یعنی عبادت گزار۔ زاہدہ یعنی دنیا سے بے

رغبت۔ محدثہ یعنی احادیث بیان کرنے والی۔ مبارکہ یعنی بابرکت۔ ذرّیہ یعنی پاک۔ عذراء یعنی

پاک دامن دوشیزہ۔ سیدۃ النساء یعنی تمام عورتوں کی سردار۔ خیر النساء یعنی عورتوں میں سب سے

بہتر۔ خاتونِ جنت یعنی جنتی عورت۔ مُعَظَّمہ یعنی عظمت والی۔ اُمُّ الہدایہ، اُمُّ الْحَسَنِین یعنی ہدایت

یافتگان سیدنا حسنین کریمین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ماں۔

وَمُحِبِّهَا عَنِ النَّارِ ترجمہ: اس (یعنی میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے مُحِبِّین کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (کُنُزُ الْعُمَال، کتاب الفضائل، الفصل الثانی فضل اهل البيت مفصلاً، ج ۱۲، ص ۵۰، حدیث ۳۴۲۲۲)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنْتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ ترجمہ: بے شک فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، کتاب معرفة الصحابة، باب فاطمة احصنت فرجها... الخ، ج ۴، ص ۱۳۵، حدیث ۴۷۷۹)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ”كَانَتْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ“ یعنی سیدہ چودھویں رات کے چاند کی طرح حسین و جمیل تھیں۔ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، کتاب معرفة الصحابة، ذکر ما ثبت عندنا من اعقاب فاطمة... الخ، ج ۴، ص ۱۴۹، حدیث ۴۸۱۳)

بُتُول وفاطمہ، زہر القُب اس واسطے پایا کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگاہت^(۱) کا

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱).....خوشبو۔

2 القابات کی وجہ تسمیہ

﴿1﴾.....زہراء (یعنی جنت کی کلی)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ
 الْغَنِی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام اور لقب کی وجہ بیان کرتے ہوئے
 فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ
 تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُحَبِّین کو دوزخ کی آگ سے
 دُور کیا ہے اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ”فاطمہ“ ہوا۔ چونکہ آپ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہذا ”بَتُول“
 لقب ہوا، ”زہرا“ بمعنی کلی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنت کی کلی تھیں حتیٰ کہ آپ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں
 اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جِسْم سے جنت کی خوشبو آتی تھی جسے حُضُور صَلَّی
 اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا
 لقب ”زہرا“ ہوا۔ (مِرَاۃُ الْمَنَاجِیۡح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت
 النبی، ج ۸ ص ۴۵۲ نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿2﴾.....ظاہرہ و ذاکیہ

اس کا مطلب ہے: ”پاک و صاف“۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا
 بچپن ہی سے اپنے بابا جانِ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظر

رحمت اور فیضان سے ظاہری اور باطنی طہارت و پاکی حاصل کر چکی تھیں حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حیض و نفاس سے بھی مُتَزَّہ و مُبَرَّأ (مُ-زَہ-مُ-ر-رَ یعنی پاک صاف) تھیں جیسا کہ حضرت سیدُنا علاء الدین علی مُتَّقِی ہندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی خاتونِ جنت کی شانِ عظمت نشان میں حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ شاہِ ہر دوسرا، مَلِکِ مَدَنی آقا، والدِ ماجدِ زہراء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک ہے۔“ (کَنْزُ الْعَمَال، کتاب الفضائل، الفصل الثانی: فضل اہل البیت مَفْصَلًا، ج ۶)

الجزء الثانی عشر، ص ۵۰، حدیث (۳۴۲۲۱)

صادقہ صالحہ صائمہ صابرہ صاف دل نیک خُو پارسا شاکرہ
عابدہ زاہدہ ساجدہ ذاکرہ سپدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

فضائلِ بتول بزبانِ رسول

(۱)..... مذکورہ اشعار میں بیان کردہ مشکل الفاظ کے معانی: صادقہ یعنی سچ بولنے والی

صالحہ یعنی نیک۔ صائمہ یعنی روزے رکھنے والی۔ صابرہ یعنی صبر کرنے والی۔ نیک خُو یعنی اچھی

خصلت والی۔ پارسا یعنی نیک۔ شاکرہ یعنی شکر کرنے والی۔ عابدہ یعنی عبادت کرنے والی۔

زاہدہ یعنی دُنیا سے بے رغبت۔ ساجدہ یعنی سجدے کرنے والی۔ ذاکرہ یعنی ذکر کرنے والی.....

﴿1﴾..... جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، جَنَابِ صَادِقِ وَامِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے فرمایا: ”تمہارے غُصَب سے غُصَبِ الہی ہوتا ہے اور تمہاری رِضا سے رِضائے الہی۔“
(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب نداء يوم المحشر..... الخ، ج ۴، ص ۱۳۷، حدیث ۴۷۸۳)

﴿2﴾..... ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

ولمیر آمنہ، سرتاجِ عائشہ، والدِ فاطمہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا) میرے جسم کا حصہ (مکڑا) ہے جو اسے ناگوار، وہ مجھے ناگوار جو اسے پسند وہ مجھے پسند، روزِ قیامت سوائے میرے نَسَب، میرے سبب اور میرے ازدواجی رشتوں کے تمام نَسَب منقطع (یعنی ختم) ہو جائیں گے۔“ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، باب دعاء دفع الفقر..... الخ، ج ۴، ص ۱۴۴، حدیث ۴۸۰۱)

﴿3﴾..... جگر گوشہٴ رسول

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانا ئے عُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ”فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا) تمام جہانوں کی عورتوں اور..... طیبہ یعنی پاک و صاف۔ طاہرہ یعنی طہارت والی۔ شہزادی کونین، امُّ الْحَسَنِینِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا جنتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کلی کی طرح پاکیزہ طہارت والی ہیں، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کی ذات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے راحتِ جان ہے۔

سب جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔“ مزید فرمایا: ”فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ
 اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي یعنی فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے
 ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔“ اور ایک روایت میں ہے، ”يُرِيْبُنِي مَا
 اَرَابَهَا وَيُوْذِيْنِي مَا اِذَاهَا یعنی ان کی پریشانی میری پریشانی اور ان کی تکلیف
 میری تکلیف ہے۔“ (مَشْكُوَةُ الْمَصَائِبِ، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت
 النبی ... الخ، ج ۲، ص ۴۳۶، حدیث ۶۱۳۹)

سیدہ ، زاہرہ ، طیہہ ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایات سے پتا چلا کہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے سیدۃ النساء، والدہ اُمّ کلثوم و زینب و رقیہ حضرت سیدتنا فاطمہ

الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی ذاتِ مقدّسہ کو فضائلِ حمیدہ و کمالاتِ کثیرہ سے

سرفراز فرمایا حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خوشی کو اپنی خوشی اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہَا کی ناراضی کو اپنی ناراضی قرار دیا یہاں اُن بد نصیبوں کے لئے مقامِ غور ہے جو

سیدہ کائنات رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یا آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولادِ پاک کی

گستاخیاں کرتے اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ناراضی مول لے کر اُخروی تباہی

کا سامان کرتے ہیں۔

باغِ جنت کے ہیں بہرِ مدحِ خوانِ اہلِ بیت

تُم کو مُثرَدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت از شہنشاہِ سُخُن مولانا حَسَن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن)

یعنی اہلِ بیت کی تعریف و توصیف کرنے والوں کے لئے جنت کے باغات ہیں

اور اے اہلِ بیت کے دُشمنو! تمہارے لئے دوزخ کی بشارت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے مَحَبَّت

کرتے ہیں اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پاتے ہیں

کیونکہ شاہِ ہر دوسرا، والدِ فاطمۃ الزَّہراء عَلَیْہِا الرِّضْوَانُ کی رضا پاتے ہیں

چیزِ حضرتِ فاطمۃ الزَّہراء و آلِ فاطمہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے محبت و عقیدت ہے اور جسے

خوش قسمتی سے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیارِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی رضا حاصل ہوگئی اُسے ربِّ تعالیٰ کی رضا مل گئی کیونکہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضا:

دونوں جہاں دنیا و آخرت خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اور ربِّ تعالیٰ حضور
 صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش رکھنا چاہتا ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے:
 ”وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ“ (پ ۳۰، الضحیٰ: ۵) ترجمہ کنز الایمان: اور بے
 شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تصویرِ مصطفیٰ

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا
 فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شبہات (رنگ روپ) اور بات چیت
 میں فاطمہ عقیفہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے بڑھ کر کسی کو حضورِ نبی اکرم (صَلَّی اللہُ
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا
 آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاتھ تھام کر اُن کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

زہراء جدوں وی آئیاں کھڑے ہو گئے رسول

اسنہوں کہواں شفقت یا پیار فاطمہ

اور جب حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

(سُنَنِ ابُو دَاوُد، کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام، ص ۸۱۲، حدیث ۵۲۱۷)

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت^(۱) کا

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ روئیں پھر ہنس پڑیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ،

زابدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: آقا کی شہزادی، خاتونِ جنت حضرت فاطمہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت

بابرکت میں حاضر ہوئیں ان کا چلنا ہو بہو (یعنی بالکل) رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھا، جب محبوبِ رب، شہنشاہِ عرب و عجم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے میری بیٹی! مرحبا! پھر ان کو بٹھایا، پھر ان

(۱)..... یعنی سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

سے سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات کہی) جس کو سن کر شہزادی بہت روئیں۔ جب محبوبِ رب، شہنشاہِ عرب و عجم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے آپ ہنس پڑیں (حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:) جب حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہو گئے تو میں نے خاتونِ جنت سے پوچھا: آپ سے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا سرگوشی کی تھی؟ خاتونِ جنت نے کہا: میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز افشا (یعنی ظاہر) نہیں کروں گی، (حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:) جب اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے (یعنی محبوبِ ربِّ ذوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہو گیا) تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں، مجھے بتائیے: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟ خاتونِ جنت نے کہا: ہاں! اب میں بتاتی ہوں، پہلی بار حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرگوشی کی تو مجھے یہ خبر دی کہ ہر سال جبرئیل (عَلِیْہِ السَّلَام) مجھ سے ایک بار قرآنِ پاک کا دور کیا کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے 2 بار دور کیا ہے، اب میرا یہی گمان ہے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے، تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا، بے شک میں تمہارا اچھا

پیشوا ہوں، خاتونِ جنت نے کہا: یہ سن کر مجھ پر گریہ طاری ہوا (یعنی میں رونے لگی)۔ جب بابا جان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری بے قراری دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا: ”يَا فَاطِمَةُ لَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتیوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔“

خاتونِ جنت نے فرمایا: پھر مجھے ہنسی آ گئی۔ (مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۵، الحدیث ۶۱۳۸)

10 فضائلِ فاطمہ

﴿1﴾..... خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پاؤں تک ہم شکلِ مصطفیٰ تھیں۔

﴿2﴾..... آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی چال ڈھال ہر وضع قطع حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی۔

﴿3﴾..... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔

﴿4﴾..... مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَمُّ الْحَسَنِ شہزادی کوئین رَضِيَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں عرض کرتے ہیں:

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾..... جُصُو رَصَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا عَرْضِی

اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کو آتا دیکھتے تو خوشی سے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ بٹھا لیتے۔

﴿6﴾..... جب خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا عَرْضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں

حاضر ہوئیں تو تمام اُمہاتِ المومنین موجود تھیں مگر شاہِ بحر و بر، رسولِ انور صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راز کی بات صرف اپنی لاڈلی شہزادی سے کی۔

﴿7﴾..... ماہِ رَمَضَانَ میں قرآن کا دُور کرنا سنتِ رسولی بھی ہے اور سنتِ جبریلی

بھی (قرآنِ پاک کا دُور کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک پڑھے اور دوسرا سنے، پھر دوسرا پڑھے

اور پہلا سنے، معلوم ہوا حبیبِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے وصالِ مُبَارَک کا پہلے سے

ہی علم تھا کہ اگلے رَمَضَانَ سے پہلے ہی ہماری وفاتِ ظاہری ہو جائے گی)۔

﴿8﴾..... اے فاطمہ (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا)! جیسے تم ہماری حیاتِ شریف میں طیبہ،

طاہرہ، مُتَقِیَّہ، صابِرہ رہی ہو ایسے ہی ہماری وفات کے بعد بھی رہنا، تمہارے

پائے اِسْتِقْلَال (اِس۔ تَق۔ لال یعنی مستقل مزاجی) میں جُنُوش (جُم۔ اِش یعنی حرکت) نہ

آنے پائے، خاتونِ جنت نے اس پر عمل کر کے دکھا دیا، رونا صبر کے خلاف نہیں،
نوحہ، پیٹنا وغیرہ صبر کے خلاف ہے یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کبھی نہیں کیا۔

﴿9﴾..... تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی کو جنتی لوگوں
کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہونے کی بشارت دی۔

﴿10﴾..... حضرت سیدنا امام مالک بن انس رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:
طہارتِ نفس اور شرفِ نسب میں خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ
اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ (مرآة المناجیح شرح مشکاة
المصابیح، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل بیت النبی، ج ۸، ص ۴۵۳ تا ۴۵۵)

ایک اور روایت میں ہے: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولِ کریم، رُءُوفٌ رَّحِیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ
اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بلایا اور کان میں کوئی بات فرمائی وہ بات سن کر خاتونِ جنت رونے
لگیں، آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر سرگوشی کی (یعنی کان میں کوئی بات
فرمائی) تو خاتونِ جنت ہنسنے لگیں، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے خاتونِ جنت سے کہا: آپ کے بابا جان، رحمت
عالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے کان میں کیا فرمایا جو آپ روئیں

اور دوبارہ سرگوشی میں کیا فرمایا جو آپ ہنسیں؟ خاتونِ جنت نے کہا: میرے بابا جان رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی بار سرگوشی میں اپنی وفاتِ ظاہری کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری بار سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ کے اہل میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔

(صَحِیحُ الْبُخَارِی، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ص ۹۲۰،

حدیث ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، ملقطاً)

اس حدیث میں کئی غیبی خبریں ہیں:

- ﴿۱﴾..... خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وقتِ وفات۔
- ﴿۲﴾..... نوعیتِ وفات کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خاتمہ ایمان، تقویٰ اور پرہیز گاری کے اعلیٰ درجہ پر ہوگا۔
- ﴿۳﴾..... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قبر و شہر میں اوّل نمبر کامیاب ہونا۔
- ﴿۴﴾..... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پل صراط سے بخوبی گزر جانا۔
- ﴿۵﴾..... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جنت کے اعلیٰ مقام پر حتیٰ کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنا۔ (مِرَاۃُ الْمَنَاجِیح، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل بیت النبی، ج ۸، ص ۴۵۵)

جن کا نام مبارک ہے بی فاطمہ جو خواتینِ عالم میں ہیں عالیہ

عابدہ ، زابدہ ، ساجدہ ، صالحہ سیدہ ، زاہرہ ، طیبہ ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت اور اس کی شرح فضائل

فاطمہ اور کمالاتِ مصطفیٰ کا حسین امتزاج (ام۔ت۔زاج یعنی آمیزش) ہے، ایک

طرف حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ عظمتِ نشان کے پھول

کھلتے ہیں تو دوسری طرف علوم و کمالاتِ مصطفیٰ کے گلشن مہکتے ہیں، ایک طرف

لاڈلی شہزادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملنے والا قربِ الہی، ان کی بقیہ دُنوی زندگی اور

اُخروی انعام و اکرام کی خبر دی جا رہی ہے تو دوسری طرف فضل و کمالِ مصطفیٰ

کے باب بھی روشن تر ہوتے جا رہے ہیں جن کو حکیمُ الاُمّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت

سمیت ہر صاحبِ بصیرت (یعنی عقل مند) نے اپنی بساط (یعنی ہمت) کے مطابق سمجھا

اور عشقِ رسول و عقیدتِ بتول کو فُزُوں (ف۔زُوں یعنی زیادہ) کرنے والے خوشنما

پھولوں کا مدنی گلدستہ ہماری طرف بڑھایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

سید کوئین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری لاڈلی صاحبزادی،

خاتونِ جنت، بی بی فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود تنویر میں روٹیاں لگایا کرتیں، گھر میں جھاڑودیتیں اور چکی پیستی تھیں جس سے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے، رنگِ مبارک متغیر اور کپڑے گرد آلود ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ خادم کی طلب میں بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہوئیں تو تسبیحِ فاطمہ کا تحفہ ملا چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدتنا فاطمہ الرضی اللہ تعالیٰ عنہا آقائے نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خادم کا سوال کیا: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تمہیں ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ تم جب بستر پر جاؤ تو 33 بار سُبْحَنَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اللہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔“ (صَحِیح مُسْلِم، کتاب الذکر والدعاء والنوبة والاستغفار، باب

التسبیح اول النهار وعند النوم، ص ۱۰۴۸، حدیث ۲۷۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو شریعت

و طریقت کا جامع مجموعہ اسلامی بہنوں کیلئے بنام 63 مدنی انعامات بصورت

سوالات عطا فرمائے ہیں، اس میں مدنی انعام نمبر (3) ہے کہ کیا آج آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟

تو آئیے! نیت کر لیجئے کہ اس مدنی انعام پر ضرور عمل کریں گی۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں کے لئے سیرتِ صالحاتِ اُمّت

مخدومہ کائنات حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ذکر کردہ واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی لاڈلی شہزادی کے لئے یہی پسند فرماتے ہیں کہ وہ گھر کے کام کاج خود ہی کریں، اس سے اسلامی بہنوں کے لئے ایک راہِ عمل متعین ہوتی ہے، چنانچہ

سیرتِ صالحات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 60 پر شیخ الحدیث علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: عورت کے

فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا کام کاج خود کر لیا کرے اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتا چلتا ہے کہ خود رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدّس صاحبزادی حضرت سیدّتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں، کنوئیں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدّس پیٹھ پر مشک لاد کر پانی لایا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتی تھیں اسی وجہ سے ان کے مُبَارَک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیدّنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی حضرت سیدّتنا اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے متعلّق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت سیدّنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں یہاں تک کہ اُونٹ کو کھلانے کے لئے باغوں میں سے کھجوروں کی گھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی مالش بھی کرتی تھیں۔

مزید فرماتے ہیں: ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور

گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ

عزّت و آبرو سے زندگی بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہر گز ہر گز شوہر پر بے جافرا مائشوں کا بوجھ نہ ڈالے اس لئے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا اور خدائے ذوّجَلّ نہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی کی زندگی تنگ ہو جائے گی اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو ہر گز ہر گز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

(جنتی زیور، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھریلو کام کاج کرنے کے 11 فوائد

گھریلو کام کاج کرنے کے بہت فوائد ہیں، یہاں ان میں سے چند بیان کئے جاتے ہیں:

(1)..... 26 شعبان المعظم 1432ھ کو اجتماعِ ردِ اپوشی کے سلسلے میں ہونے

والے مدنی مذاکرے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد

الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ارشاد فرمایا: اپنا کام اپنے ہاتھ سے

کرنا سنتِ مصطفیٰ ہے۔ اسلامی بہنوں کو اس پیاری پیاری سنت پر عمل کرنا

چاہئے۔ گھر کے کام کاج وغیرہ کرنے سے ہاتھوں کی رگیں متحرک رہیں گی اور نیسین سخت نہیں ہوں گی۔

(2)..... اپنے گھر کے کام کاج خود کرنا اور بوقتِ نماز دیگر تمام مصروفیات ختم کر دینا سنتِ مصطفیٰ ہے۔ (صَحِيْحُ الْبُخَارِي، کتاب النفقات، باب خدمة الرجل في

اهله ، ص ۱۳۷۵، حدیث ۵۳۶۳)

(3)..... گھر میں رہتے ہوئے اسلامی بہنوں کا دست کاری کرنا اور کسبِ حلال کے ذرائع اپنا سنتِ اُمّ المؤمنین و سنتِ صحابیات ہے۔

(سُنَنُ نَسَائِي، کتاب الزينة، لبس البرود، ص ۸۴۳، حدیث ۵۳۳۱)

(4)..... گھر کے کام کاج کرنا سنتِ سیدہ فاطمہ ہے۔ اس کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ آڈیو کیسٹ ”شہزادی کو عین کی سادگی“ میں مل جائے گی۔

(5)..... گھریلو کام کاج کرنے والی اسلامی بہن کی گھر میں اہمیت ہوتی ہے یوں اسے گھر میں مدنی ماحول بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔

(6)..... گھر کے کام کاج پر توجہ دینے سے سُسرالی جھگڑے خصوصاً ساس بہو کی چپقلشیں ختم ہونے کی اُمیدِ واقع ہے۔ پھر بھی اگر یہ جھگڑے ختم نہ ہوں تو مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ بنام ”ساس بہو میں صلح کا راز“ حاصل کیجئے اور اس میں دیئے ہوئے نسخے پر عمل کیجئے۔

(7)..... بے کار شخص شیطان کا آلہ کار بنتا اور تفکرات کے ہجوم میں گھر جاتا ہے

جبکہ گھر کے کام کاج کرنا بے کاری، سستی اور کاہلی کو دور کرتا اور شیطانی خیالات و هجومِ تفکرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(8)..... خود کو جسمانی طور پر اسمارٹ اور ذہنی طور پر چاق و چوبند رکھنے کی خواہش ہوتی ہے اور یہ چیز گھریلو کام کاج کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

(9)..... گھریلو کام کاج میں ورزش ہے اور ورزش بیماریوں سے بچاتی اور صحت کی بہاریں لاتی ہے۔

(10)..... اگر گھریلو کام کاج تھکا دیں تو سیرتِ فاطمہ کے مطالعہ اور تسبیحِ فاطمہ کے ورد سے اس کا علاج کیجئے۔

(11)..... آج کل ڈپریشن اور ٹینشن کی شکایت عام ہے، اس سے بچنے کا بہترین نسخہ مصروفیت ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

عبادت ہو تو ایسی.....!

نورِ نظرِ مصطفیٰ، دلبرِ علی المرتضیٰ، راحتِ فاطمہ الزہراء حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو

جاتا، میں نے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امی جان (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں، فرمایا: ”پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔“ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت

(مترجم)، ج ۲، قسم پنجم باب اوّل در ذکر اولاد کرام ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے کئی نصیحت آموز مدنی پھول ہیں جو نوافل تو ذکرِ کنارفرائض سے بھی غفلت برتی ہیں، دو جہاں کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تو راتیں عبادتِ الہی میں گزاریں مگر ان کی راتیں غفلت میں گزرتی ہیں، کبھی ”گناہوں بھرے چینلز“ کے سامنے ”فلمیں ڈرامے“ دیکھتے، کبھی مہندی کی تقریب میں بے حیائی کرتے اور کبھی شادی کے موقع پر خوب ڈھول پیٹتے، باجے بجاتے اور ڈانس کرتے گزرتی ہیں، بے حیائی کو عار سمجھتی ہیں نہ بے پردگی سے خار کھاتی ہیں، حالانکہ نورنگاہِ رسول حضرت سیدتنا فاطمہ بتول رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پردے کا اس قدر مدنی ذہن کہ جیتے جی ہی نہیں بلکہ سفرِ آخرت پر گامزن ہوتے وقت بھی اس کے بارے میں متفکّر تھیں اور اس کی پابندی کی تاکید فرمائی، چنانچہ

بی بی فاطمہ کے جنازہ کا بھی پردہ

مولیٰ مشکل کُشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موت کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو رات میں دفن کرنا تا کہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔“ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت (مترجم)، ج ۲، قسم پنجم باب اول در ذکر اولاد کرام ص ۶۲۴)

تمام اسلامی بہنیں دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، باپردہ و باعزت زندگی گزارنے اور شرم و حیا کے ساتھ جینے کا ڈھنگ سیکھنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کا معمول بنائیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوتا محسوس کریں گی، آئیے! اپنا ایمان تازہ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت کی عظیم الشان مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ (جلد اول)، صفحہ 561 پر ہے:

70 دن پرانی لاش

3 رَمَضَانَ الْمُبَارَك 1426ھ بروز ہفتہ پاکستان کے مشرقی حصے میں

خونفک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے انہیں میں مظفر آباد (کشمیر) کے علاقہ ”میر اتسولیاں“ کی مقیم 19 سالہ نسرین عطار یہ بنتِ غلام مرسلین جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، شہید ہو گئیں۔ مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے 8 ذوالقعدۃ الحرام 1426ھ شبِ پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قبڑ کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مشامِ دماغ مُعطر ہو گئے! شہادت کو 70 ایام گزر جانے کے باوجود نسرین عطار یہ کا کفن سلامت اور بدن بالکل تروتازہ تھا!

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ وَأَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطاءے حبیبِ خدامدنی ماحول⁽¹⁾ ہے فیضانِ غوث و رضامدنی ماحول

سلامت رہے یا خدامدنی ماحول بچے بد نظر سے سد امدنی ماحول

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُنو ہے بہت کام کامدنی ماحول

تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گامدنی ماحول

قیامت تلک یا الہی سلامت رہے تیرے عطار کامدنی ماحول

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۶۰۲ تا ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(1)..... دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اور نیکیوں سے لبریز ماحول کو ”مدنی ماحول“ کہا جاتا ہے۔

خاتونِ جنت کا وصالِ باکمال

وِصالِ نبوی کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک سن 11 ہجری منگل کی

رات سیدہ، طیبہ، طاہرہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے داعی

الْجَلِّ کو لیکھ کہا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ یا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّت (مترجم) قسم پنجم باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ج ۲، ص ۶۲۴)

مَنْقَبَتِ خاتونِ جنت

ہے رتبہ اس لئے کو نین (1) میں عصمت (2) کا عَقَّت کا شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا

جو جانا خلد (3) میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ جسے کہتے ہیں جنت مُلک ہے خاتونِ جنت کا

نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں بیاں کس سے ہو ان کی پاک طینت پاک طلعت (4) کا

انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں یہ ہی ہیں مجمعِ بحرین (5) سرچشمہ ہدایت کا

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

بتول و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت (6) کا

نبی کی لاڈلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا

(1)..... دو جہاں (2)..... پارسائی (3)..... جنت (4)..... رُخِ پاک (5)..... دو سَمُندَر، اشارہ

ہے حضراتِ حَسَنینِ کریمین یعنی حَسَن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف (6)..... خوشبو.....

تَعَالَى اللّٰهُ اس سَعْدِین (۱) کے جوڑے کا کیا کہنا کہ رحمت کی دہن زہرہ، علی دولہا ولایت کا وہ عترت (۲) جو کہ اُمت کے لئے قرآنِ ثانی ہے نبی کا ہے چمن یعنی شجر اس پاک مَنبِت (۳) کا وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا بنے گی حشر میں پردہ گنہ گار ان اُمت کا اگر سالک بھی یارب دعویٰ جنت کرے، حق ہے جو وہ زہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنت کا

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

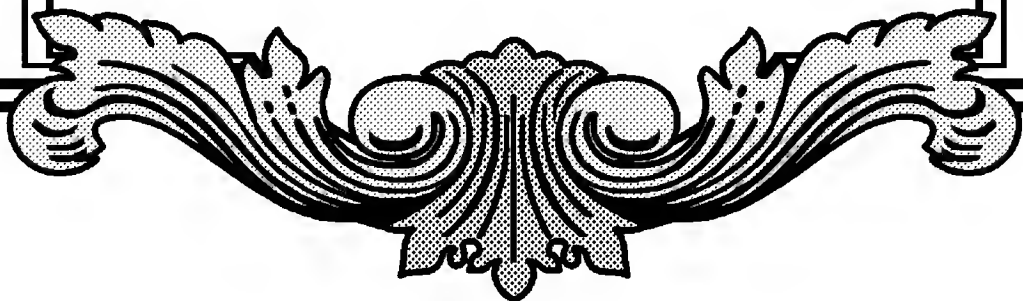
آواز بیٹھ جائے تو تین علاج

﴿1﴾ نمک کا چھوٹا سا ٹکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر فوراً ٹھنڈے پانی کے گلاس میں بھجھا دیجئے، پھر وہ نمک کی ڈلی پانی سے نکال کر اس پانی کو پی جائیے۔ دو تین بار یہ علاج کرنے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فائدہ ہو جائے گا۔ ﴿2﴾ ایک چھچ جو شریف کے دانے چبائیے اور چوسے پھر آخر میں نگل جائیے۔ ﴿3﴾ خشخاش کے چھلکے اور اجوائن ہم وزن لیجئے اور پانی میں ابال کر برداشت کے قابل ہو جانے کے بعد اس پانی سے غرارے کیجئے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۶۰۱)

(۱).....دومبارک سیارے، یہاں مراد مولیٰ مشکل کُشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَفِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں (۲).....نسلِ پاک (۳).....جائے پیدائش۔



خاتونِ جنت کی کرامات



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کی کرامات

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل کتاب ”مدنی پنج سورہ“ صفحہ 164 پر ہے: شہنشاہِ کون و مکاں، غمخوارِ بیکساں، شفیعِ مگرِ ماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیتِ نشان ہے: اے لوگو! بے شک تم میں سے بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا ہوگا۔

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الیاء، ج ۹، ص ۱۲۹، الحدیث ۲۷۶۸۶)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت پیارے پڑھوں نہ کیوں کرتم پر سلام ہر دم
کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو تم ہو شفیعِ مَحْشَر تم پر سلام ہر دم
(ذوقِ نعت از شہنشاہِ سُخْن مولانا حَسَن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہی دعوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346

صفحات پر مشتمل کتاب ”کراماتِ صحابہ“ صفحہ 330 تا 333 پر شیخ الحدیث حضرت

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: روایت ہے کہ ایک روز حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی۔ جب دونوں عالم کے میزبان حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! میری تمنا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک قدم کے عوض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان تک جس قدر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پڑے تھے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اس دعوت سے متاثر ہو کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! آج میرے دینی بھائی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنا

ہے کہ کاش! ہم بھی حضورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔
 حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے اس جوشِ تاثر سے متاثر ہو کر کہا: بہت اچھا، جائیے، آپ بھی حضورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اسی قسم کی دعوت دیتے آئیے
 اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا انتظام ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت سیدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خلوت (یعنی تنہائی) میں تشریف لے جا کر خداوندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اصحابِ محبوب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسہ ہے لہذا اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تو عالمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے انتظام فرما۔“
 یہ دعا مانگ کر حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ خداوند تعالیٰ کا دِزِ یائے کرم ایک دم جوش میں آ گیا اور

اس رَزَّاقِ مُطْلَق (بغیر کسی قید کے رزق عطا فرمانے والے) نے دَمِ زَدَن میں (یعنی فوراً) ان ہانڈیوں کو جنت کے کھانوں سے بھر دیا۔

حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہو گئے لیکن خدائے وَجَلَّ کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ان کھانوں کی خوشبو اور لذت سے حیران رہ گئے۔ حُضُورِ اکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو مَتَحِیَّر (مُ - ت - ح - ی - ر - یعنی حیران) دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کیا: نہیں، یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے جنت سے بھیج دیا ہے۔

پھر حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا گوشہ تنہائی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت عثمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عوض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو اتنی استطاعت نہیں ہے لہذا اے خداوند

عالم عَزَّوَجَلَّ! جہاں تو نے میری خاطر جنت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے گنہگار بندوں کو جہنم سے آزاد فرما دے۔

حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جُوس ہی اس دعا سے فارغ ہوئیں ایک دم ناگہاں (یعنی اچانک) حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام یہ بشارت لے کر بارگاہِ رسالت میں اُتر پڑے کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دُعا بارگاہِ الہی میں مقبول ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک 1000 گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

(جامعُ الْمُعْجَزَات (مصری)، ص ۶۵، بحوالہ سچّی حکایات)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت محبوب رب العزت صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عِلْمِیَّت، حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبہ سخاوت اور مملکتِ جنت کی عظمت و کرامت کی بین (یعنی واضح) دلیل ہے۔

نہی غیبِ داں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہچان لیا کہ یہ آج کی دعوت کا کھانا

کہاں سے آیا، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دولت کدہ (یعنی مکانِ عالیشان) کی طرف بڑھنے والے ہر قدمِ نبی پر غلامِ آزاد کئے، اور اللہ مُعْطٰی عَزَّوَجَلَّ نے بنتِ رسول رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنے مہمانوں کی میزبانی کے لئے جنت کا کھانا بھیج کر اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر اس دعوت کی طرف اٹھنے والے ہر قدمِ نبی کے صدقے ہزار ہزار گناہ گاروں کی شفاعت کا وعدہ فرما کر خاتونِ جنت کو تاجِ کرامت سے نوازا دیا۔

اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ حَسْبِيَ اُنْ بِرَحْمَتِہٖ اُوْر اُنْ کِے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

کرامت حق ہے

اہلِ سنت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ اور اولیاء عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامات کا صدور و ظہور ہوتا رہا اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع (مُن۔ ق۔ طع یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہ سے کرامات صادر و ظاہر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 58 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کرامت کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ”ولی سے جو بات خلافِ عادت صادر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔“

قرآن سے کرامات کا ثبوت

قرآن و سنت میں کئی مقامات پر اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے اس سلسلے میں دو قرآنی واقعات پیش کئے جاتے ہیں:

﴿1﴾ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿١﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُ اٰمْرًا لَا تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِیْتُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿٢﴾ وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَیِّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿٣﴾ اَلَا یَسْجُدُوْنَ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْحَبَّ فِی السَّوْبِ وَالْاُرْمٰضَ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٤﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿٥﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصْدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٦﴾ اِذْهَبْ بِكُنُیْیْ هٰذَا فَالْقَهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿٧﴾ قَالَتْ یٰۤاٰیُّهَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اِنِّیْۤ اُنْقِیْ اِلَیْ کِتٰبٍ کَرِیْمٍ ﴿٨﴾ اِنَّهُ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿٩﴾ اَلَا

تَعْلُوا عَلَيَّ وَاتُّونِي مُسْلِمِينَ ﴿٢١﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا افْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّى تَشْهَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أَوْلُوْا قَوْلًا وَأَوْلُوْا بِأَسْ شَدِيْدٍ ۖ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَافَ أَهْلِهَا آذِلَّةً ۚ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنْظُرُهُمْ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمٌ قَالَ أَتَسْتَدُوْنَ بِهَالِكٍ ۖ فَبَا اِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ مِّمَّا تُشْكُمُ ۚ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِرْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا أَيُّكُمْ يَأْتِيَنِي بِعَمْرِشَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٢٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِيْنٌ ﴿٢٩﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِي رَآبِي ۖ لِيَبْلُوَنِي ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۚ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَآبِي عَنِّي كَرِيْمٌ ﴿٣٠﴾ (پ ۱۹، النمل: ۲۲ تا ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: (ہد ہد نے کہا) اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا بڑا تخت ہے میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ راہ نہیں پاتے۔ کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے

آسمانوں اور زمین کی چٹھی چیزیں اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو، اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا: اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے، میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ عورت بولی اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا، بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو۔ بولی: اے سردارو! میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو، میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔ وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے بولی: بیشک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر پلٹے پھر جب وہ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا بلکہ تم اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر

حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن بولا: میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پر قوت والا، امانتدار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔

﴿2﴾..... اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ

مِیْنِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ۚ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ ۚ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ سَبَّيْتُهَا مُرِیْمَ وَ اِنِّیْ

اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْبَتَهَا

نَبَاتًا حَسَنًا وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْحَرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَہَا رِزْقًا ۚ

قَالَ یٰرِیْمُ اَنْیُّ لَكَ هٰذَا ۙ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یَرِزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ

حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پ ۳، ا ۱، عَمْرُن: ۳۵ تا ۳۷) ترجمہ کنز الایمان: جب عمران کی بی بی نے

عرض کی: اے رب میرے! میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ

خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو مجھ سے قبول کر لے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر

جب اُسے جنا بولی: اے رب میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ

وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سنا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اُسے اچھا پروان چڑھایا اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا: اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ بولیں: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

أَفْضَلُ الْأَوْلِيَاءِ

علماء کرام و اکابرین اسلام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ”أَفْضَلُ الْأَوْلِيَاءِ“ ہیں، قیامت تک کے تمام اولیاء اللہ رَحِمَهُمُ اللہُ اگرچہ درجہ ولایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کمالات ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ رسالت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں کو ولایت کا وہ بلند و بالا مقام عطا فرمایا اور ان مُقَدَّس ہستیوں رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ایسی ایسی عظیم الشان کرامتوں یعنی بزرگیوں سے سرفراز فرمایا کہ دوسرے تمام اولیاء کرام رَحِمَهُمُ

اللہُ السَّلام کے لئے اس معراجِ گِمال کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا، اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ سے اس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اولیاءِ کرام رَحْمَہُمُ اللہُ السَّلام سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفْضَلِیَّتِ وِلَایَتِ کی دلیل نہیں کیونکہ وِلَایَتِ دَر حَقِیْقَتِ قُرْبِ بَارِگاہِ اَحَدِیَّتِ کا نام ہے اور یہ قربِ الہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرَجَہ وِلَایَتِ بلند سے بلند تر ہوگا۔ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ چونکہ نگاہِ نبوَّت کے انوار اور فیضانِ رسالت کے فیوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیض ہوئے، اس لئے بَارِگاہِ دِربِّ لَمْ یَزَلْ میں ان بُرگوں کو جو قُرْب و تَقَرُّبِ حَاصِل ہے وہ دوسرے اولیاءِ اللہ رَحْمَہُمُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اس لئے اگرچہ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجَہ وِلَایَتِ دیگر اولیاءِ کرام رَحْمَہُمُ اللہ السَّلام سے حد درجہ اَفْضَلِ و اَعْلٰی اور بلند و بالا ہے۔

سرکارِ دو عالم سے ملاقات کا عالم عالم میں ہے معراجِ گِمالات کا عالم

یہ راضی خدا سے ہیں خدا ان سے ہے راضی کیا کہئے صحابہ کی کرامات کا عالم

(بَيَانَاتِ عَطَارِیَّہ، حصہ ۳، ص ۳۴۲)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کرامت پر مشتمل ذکر کردہ روایت میزبانی و مہمانی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ ہمارے اسلافِ کرام مہمان نواز تھے وہ اپنی بساط بھر میزبانی کرتے اور مہمان کو عزت دیتے، ان نفوسِ قدسیہ کے نقشِ قدم کو راہِ منزل بناتے ہوئے مہمان نوازی کا ذہن رکھنا چاہئے اور اس کے لئے حَتَّى الْوُسْعِ کوشش کرنی چاہئے۔ احادیثِ مبارکہ میں کھانا کھلانے کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں، جیسا کہ

”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی 5 فرامینِ مصطفیٰ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 519 پر ہے:

﴿1﴾..... تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور جو سلام کا جواب دیتا ہے۔ (مُسْنَدِ أَحْمَد، مسند الانصار، حدیث صہیب رضی اللہ عنہ، ج ۹، ص ۷۰۲، حدیث ۲۴۶۵۲)

﴿2﴾..... مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے کھانا کھانا اور سلام کو عام کرنا ہے۔ (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام، ص ۳۷۰، حدیث ۱۵۸)

﴿3﴾..... جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہتا ہے، فرشتے اس پر رحمتیں نازل

کرتے رہتے ہیں۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، باب فی اکرام الضیف، فصل فی التكلف

للضيف، ج ۷، ص ۹۹، حدیث ۹۶۲۶)

﴿4﴾..... جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا

کھلائے یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو جائے اور اسے (پانی) پلائے حتیٰ کہ وہ (پانی پی

کر) سیراب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔

(مسند ابی یعلیٰ، ثابت البنانی عن انس، ج ۳، ص ۱۳۸، الحدیث ۳۴۲۰)

﴿5﴾..... جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے سایہ عرش تلے جگہ عطا

فرمائے گا۔ (مَكَارِمُ الْأَخْلَاق لابن ابی الدنیا، باب فضل اطعام الطعام،

ص ۳۷۳، حدیث ۱۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ احادیثِ مبارکہ سے پتا چلتا

ہے کہ مغفرت، دعائے ملائکہ اور سایہ عرش پانے اور بارگاہِ الہ میں بہتر آدمی قرار

پانے کا ایک ذریعہ دوسروں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ ان عظیم الشان انعامات کے

حُصُول کے لئے اس عمل پر ضرور کاربند رہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت کے ساتھ

نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

أَمِينُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سایہ عرش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! از روئے حدیث کھانا کھلانے والے کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا اس کے علاوہ بھی کئی ایسے اعمال ہیں جن کے صلے میں روزِ قیامت سایہ عرش نصیب ہوگا، اس کو بالتفصیل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب ”سایہ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟“ کا مطالعہ فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نیک اعمال کثرت سے بجالانے کا مدنی ذہن نصیب ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکمِ مادر سے ندا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 532 پر حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: جب گفّارِ بدِ اطوار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دنوں حضرت سیدنا خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطنِ اطہر میں حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حملِ مبارک ٹھہر چکا تھا۔ حضرت سیدنا خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”وہ کتنا ذلیل و رسوا ہے جس نے

ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر نبی اور رسول ہیں۔“ تو حضرت سیدتنا فاطمہؑ الرضیاء رضی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن کے شکم مبارک سے ندا دی: ”اے امی جان (رضی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! آپ غمزہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہُ عَزَّوَجَلَّ میرے والدِ مُحَرَّم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مددگار ہے۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والعشرون فی ازواج علی بن ابی طالب ... الخ ص ۲۷۴)

اللہُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّے بچّے نُور کا

تُو ہے عینِ نُور، تیرا سب گھرانہ نُور کا

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتْ)

شرحِ کلامِ رضا:

یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی پاکیزہ اولاد میں بچہ بچہ نور ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بھی سراپا نور ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا گھرانہ نورانی ہے۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

خاتونِ جنت کی کرامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ میں سرورِ ذیشان، صاحبِ کون
 و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہَا کی عظمت و شان کے ساتھ ساتھ حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا
 کی فضیلت و عظمت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بے شک یہ اُس پیکرِ عفت و رفعت کی عظیم
 الشان کرامت ہے کہ ماں کے پیٹ میں ہی گفتگو کو سن کر سمجھ لیا اور آنے والے
 حالات کے مطابق اُس کا جواب بھی دے دیا۔ اللہ قادرِ مُطلق عَزَّوَجَلَّ کی قدرت
 سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ماں کے پیٹ میں پلنے والے کو فہم و گویائی کی قوت دے کر
 با کرامت بنا دے۔ حضرت سیدتنا فاطمہ، زہرا، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولادِ
 اطہار میں سے ایک عظیم الشان شخصیت حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدَسَ سِرُّہُ
 الرَّبَّانِی کو بھی اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے مادرِ زاد با کرامت ولی بنا کر شکمِ مادر میں
 بولنے سمجھنے کی قوت عطا فرمادی، چنانچہ

غوثِ جلی مادرِ زاد با کرامت ولی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

415 صفحات پر مشتمل کتاب ”رسائلِ عطاریہ“ حصہ دوم صفحہ 273، 274

پر ہے: ہمارے غوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَمِ مادرِ زاد ولی تھے۔ (۱) آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتیں تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہتے۔ (۲) پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کی رسم کے لیے کسی بُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر سُورَةُ فَاتِحَہ اور اَلْمَدَّ سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُس بُرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔

اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدمِ اعلیٰ تیرا

ابنِ زہرا کو مبارک ہو عروسِ قدرت قادری پائیں تصدّقِ مرے دولہا تیرا

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بوقتِ ولادتِ فضا مُنَوَّر

حضرت سیدنا شیخ شعیب حرّیفیش رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نقل فرماتے

ہیں: جب حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رُخِ انور کے نور سے ساری فضا متور ہو گئی۔
(الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والعشرون فی ازواج علی بن ابی طالب... الخ
ص ۲۷۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نسوانی عوارض سے مُبرا (۱)

نہی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
”میری بیٹی فاطمہ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک
ہے۔“ (کَنْزُ الْعَمَالِ، کتاب الفضائل، فضل اہل البیت، ج ۱۲، ص ۵۰،
حدیث ۳۴۲۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ ربُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت
سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پُر نور بنایا، حیض و نفاس جیسے نسوانی عوارض سے
دور رکھا اور اس کے علاوہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذاتِ ستودہ صفات کو منع
برکات (یعنی برکتوں کا سرچشمہ) بنایا جیسا کہ

(۱)..... یعنی عورتوں کو پیش آنے والے معاملات سے پاک۔

برکت والی سینی (۱)

زمانہ قحط میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی تو بنتِ رسول حضرت سیدتنا فاطمہؑ بُولِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (سینی میں) ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! ادھر آؤ۔ حضرت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جب اس سینی کو کھولا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے استفسار فرمایا: ”اَنْتِ لَکِ هٰذَا؟“ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟“ تو حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا: ”هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ“ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔“ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے مشابہ بنایا۔

(۱)..... یعنی دھات کا بنا ہوا روٹی سالن رکھنے والا خوان۔

پھر حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علیؓ، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہل بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناول فرمایا اور سب سیر ہو گئے پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرت سیدِ ثنابی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔

(تَفْسِیْرُ رُوْحِ الْبَیَّان، پ ۳، اِلِ عِمْرٰن، تحت الْاٰیۃ ۳۷، ج ۲، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیاری بندی، آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرت سیدِ ثنایا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عظیم الشان کرامتیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دلجوئی کے لئے کبھی جنتی کھانے حاضر ہوں اور کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی برکت سے تھوڑا سا کھانا اہل بیت اور پڑوس کے کئی افراد کو کفایت کرے اور جب پوچھا جائے کہ یہ سب کیسے ہو گیا تو سیدہ، عابدہ، زایدہ کا جواب کہ یہ سب کچھ اللہ رَزَّاق عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اس میں ہمارے لئے تعلیم ہے کہ جب بھی کوئی فضل و کمال حاصل ہو، دینی و دنیوی عزّت و عظمت نصیب ہو تو اس کو مِنْ جَانِبِ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) ہی تصوّر کرنا چاہئے، اپنی ذات کی طرف اس کی نسبت نہیں کرنی چاہئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بندے کو جو بھی دین و دنیا کی

نعمت و کرامت ملتی ہے مَشِیَّتِ ایزدی (م۔ شئی۔ یَت۔ ایز۔ وی یعنی اللہ کی مرضی، تقدیرِ الہی) اور جنابِ الہی سے ملتی ہے، اب بندے کی مرضی کہ وہ اس حقیقت کا مُقَرَّر ہے یا نفس کی چالوں اور شیطان کے جالوں میں الجھ کر اپنی محنت و کوشش کا نتیجہ تصوّر کرے۔ بہر کیف قول و فعل اور زبان و دل ہر لحاظ سے اپنے آپ کو عاجز تصوّر کرنا اور ہر کمال کی نسبت ذاتِ الہی کی طرف کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں اور بندیوں کا شعار ہے۔ وہ بلند سے بلند تر مقام تک رسائی پا کر بھی خود کو عاجز و مُتَوَاضِع (م۔ ت۔ وَا۔ ضِع یعنی انکساری کرنے والے) رکھتے ہیں اور بتقاضائے بَشَرِیَّت (یعنی انسان ہونے کے ناطے) اگر دل میں اپنے بلند مقام کا تصوّر بھی آجائے تو اس تصوّر کو بھی تکبر جانتے اور اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ

اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 97 صفحات پر مشتمل کتاب ”تکبر“ صفحہ 50 پر ہے: حضرت سیدنا بایزید بسطامی قُدَس سرُّہ السَّامی کو ایک مرتبہ یہ تصوّر ہو گیا کہ میں بہت بڑا بُرگ اور شیخِ وقت ہو گیا ہوں، لیکن اس کے ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ میرا یہ سوچنا فخر و تکبر کا آئینہ دار ہے۔ چنانچہ فوراً خراسان کا رخ کیا اور ایک منزل پر پہنچ کر دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

جب تک ایسے کامل بندے کو نہیں بھیجے گا جو مجھ کو میری حقیقت سے رُشناس (یعنی آگاہ) کرا سکے اُس وقت تک یہیں پڑا رہوں گا۔“ تین دن اسی طرح گزر گئے تو چوتھے دن ایک بُزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَوْنُٹ پر آئے اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو قریب آنے کا اشارہ کیا لیکن اس اشارے کے ساتھ اُونٹ کے پاؤں زمین میں دھستے چلے گئے۔ انہوں نے چُھتے ہوئے لہجہ میں کہا: ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر لوں اور بند آنکھ کھول دوں اور بایزید سمیت پورے بسطام کو غرق کر دوں؟“ یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور پوچھا: ”آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟“ جواب دیا کہ ”جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اُس وقت میں یہاں سے 3,000 میل (تقریباً 4828 کلومیٹر) دُور تھا اور اس وقت میں سیدھا وہیں سے آ رہا ہوں، میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ اپنے قلب کی نگرانی کرتے رہو۔“ یہ کہہ کر وہ بُزرگ غائب ہو گئے۔ (تَذْکِرَةُ الْأَوَّلِيَاءِ، مترجم)، حضرت بایزید کے حالات و مناقب، ص ۱۰۳)

اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو اَوْر اُنْ كے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب دریائے دجلہ استقبال کے لئے بڑھا.....

حضرت سیدنا بایزید بسطامی قُدَس سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ

میں دریائے دجلہ پر پہنچا تو پانی جوش مارتا ہوا میرے استقبال کو بڑھا لیکن میں نے کہا: ”مجھے تیرے استقبال سے (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ!) شتمہ برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی غرور نہ ہوگا کیونکہ میں اپنی 30 سالہ ریاضت کو تکبر کر کے ہرگز ضائع نہیں کر سکتا۔“ (ایضاً ص ۱۱۲)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ وَأَنْ كَىٰ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْأَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فخر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے پہچانا

یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ دو حکایتوں سے یہ درس ملتا ہے

کہ بندہ خواہ کیسا ہی بلند مقام پالے اور کتنے ہی انعامات حاصل کر لے اپنے نفس

کو قابو سے باہر نہ ہونے دے۔ اگر دل میں کوئی ایسا خیال ابھرتا محسوس ہو تو فوراً

بارگاہِ الہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ حاضر ہو کر تائب ہوتا کہ وساوسِ

شیطانی سے دل پاک ہو اور عمل شفاف ہو اور اسی طرح شیطانی و نفسانی شرور سے

محفوظ رہتے ہوئے با ایمان موت سے ہم کنار ہوں کہ با ایمان موت دُنوی

زندگی کی انتہائی کامیابی ہے اور اس کامیابی تک رسائی نیکی اور نیک ماحول سے

ممکن ہے، اس پر آشوب دور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی بہترین ماحول فراہم کر رہی ہے۔ دنیا و آخرت کی بہتری پانے کے لئے اس مدنی ماحول سے وابستگی بہت مفید ہے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں انوکھی انوکھی مدنی بہاروں کا ظہور بھی ہوتا رہتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 35 صفحات پر مشتمل رسالے ”سینگوں والی دُلہن“ صفحہ 10 پر ہے:

دل کا سوراخ

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کی دادی اماں دل کی مریضہ تھیں جس کی وجہ سے سینے میں شدید درد اٹھتا تھا، ٹیسٹ کروانے پر پتا چلا کہ دل میں سوراخ ہے لہذا آپریشن کے بعد بھی بچنے کے Chances (یعنی امکانات) کم ہیں، بظاہر یہ چند دن کی مہمان ہیں، دُعا کریں اور بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر ان کی خدمت کریں۔ بہر حال وہ اسلامی بھائی دادی اماں کو گھر لے آئے تو کسی نے مشورہ دیا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تعویذات استعمال کروائیں۔ یہ اسلامی بھائی جامعۃ المدینہ (سردار آباد) میں زیرِ تعلیم تھے لہذا انہوں نے وہیں سے تعویذاتِ عطار یہ حاصل کر لئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! چند دن کے

اندر اندر درد بالکل ختم ہو گیا، جب دوبارہ ٹیسٹ وغیرہ کروایا تو ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گئے کہ دل کا سوراخ بند ہو چکا تھا انہوں نے پوچھا کہ پچھلے دنوں کون سی دوا استعمال کی ہے؟ جواب دیا کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات استعمال کروائے ہیں۔ یہ سن کر ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ ہماری زندگی کا پہلا واقعہ ہے کہ اس قسم کی مریضہ کو اس طرح شفایابی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہماری دادی جان (یہ بیان دینے تک) حیات ہیں اور انہیں دل کی کوئی تکلیف نہیں۔

(سینگوں والی دِلہن، ص ۱۰)

کھلا میرے دل کی کُلی غوثِ اعظم

مٹا قلب کی بے کُلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

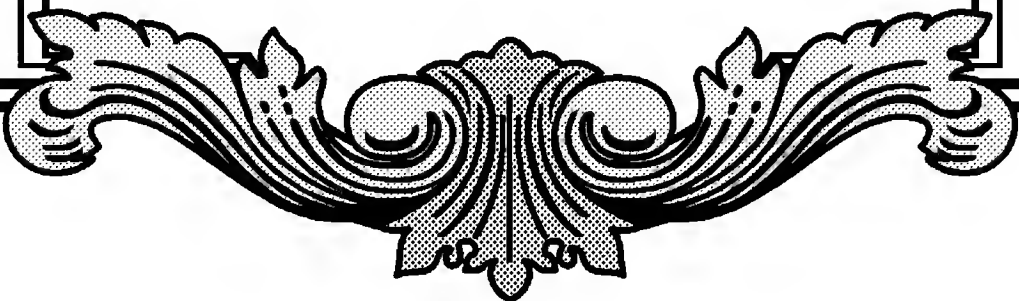
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی یاد میں بھوکے رہنے والی عورت

حضرت سیدتنا معاذہ عَدَوِیَّہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا رَوْزَانہ صبح کے وقت فرماتیں: (شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵، ص ۱۵۱)



خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616
صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد دوم کے ایک باب ”نیکی کی دعوت
حصہ اول“ صفحہ 147 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت
علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے
ہیں: حضرت سیدنا ابومظفر محمد بن عبد اللہ خیام سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی
فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور انہوں
نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرت
سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میرے استفسار (یعنی پوچھنے) پر
انہوں نے اپنا نام خضر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُرگ بھی تھے، میں نے ان
کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ الیاس علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ
عزَّوجلَّ آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شہنشاہ
موجودات، محبوبِ ربُّ الارضِ والسَّمَوٰتِ، احمدِ مُجْتَبٰی، مُحَمَّد
مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا:

ہاں۔ میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنَا ہوا ارشادِ پاک بتائیے تاکہ میں آپ سے روایت کر سکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: ”جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دلِ نفاق سے اس طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيعُ، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ ، ص ۱۳۷)

ساقیِ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام

جس کا ابرِ کرم سب پہ سایہ فگن ایسے پیارے پیغمبر پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو سے طیبہ کی گلیاں بسیں

ایسے جسمِ معطر پہ لاکھوں سلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی ”صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ“

پڑھنے کی عادت بنائیے اور اپنے اوپر رحمتوں کے خوب خوب دروازے کھلوائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

سیدہ فاطمہ کا ذوقِ نماز

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ”مدارجُ

النُّبُوَّہ“ میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے

ہیں: میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیکھا کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (بسا اوقات) گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی۔ (مدارج النبوة (مترجم)، قسم پنجم، در ذکرِ اولادِ کرام، سیدہ فاطمہ الزہراء، ج ۲، ص ۶۲۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کس قدر عبادت کا ذوق تھا کہ پوری پوری رات اللہ عزَّوجلَّ کی عبادت میں گزار دیتی تھیں لہذا آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے حقیقی اُلفت و محبت کا تقاضا ہے کہ ہم نہ صرف فرائض بلکہ سُنن و نوافل کی ادائیگی کو بھی اپنا معمول بنائیں۔ نماز کی اُلفت و محبت کو اُجاگر کرنے کی نیت سے فضائل و برکاتِ نماز پر مشتمل 3 احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

نماز کی برکتیں

﴿1﴾..... حضرت سیدنا ابو ذر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موسمِ سرما میں باہر تشریف لائے جبکہ درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے، آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان کے پتے جھڑنے لگے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔ تو ارشاد فرمایا: بیشک جب کوئی مسلمان بندہ اللہ عزَّوجلَّ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے

گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔ (مسند احمد،

مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ج ۸، ص ۵۷۳، حدیث ۲۲۱۷۷)

﴿2﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،

تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

نماز ایک بہترین عمل ہے جو اس میں اضافہ کر سکے تو وہ ضرور کرے۔ (الترغیب

والترہیب، کتاب الصلاة، الترغیب فی الصلاة مطلقاً، ص ۱۳۰، الحدیث ۹)

﴿3﴾..... نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صفائی نصف

ایمان ہے اور ”الْحَمْدُ لِلّٰہ“ میزان کو بھر دیتی ہے اور ”سُبْحَنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ“

زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل یعنی رہنما

ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف جُت ہے۔

(صحیح مُسْلِم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ص ۱۰۶، حدیث ۲۲۳)

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

نے اسلامی بہنوں کے لئے نماز کی ترغیب پر مشتمل منظوم کلام لکھا ہے، فرماتے ہیں:

دیدارِ حق دکھائے گی اے بیویو نماز جنت تمہیں دلائے گی اے بیویو! نماز

دربارِ مصطفیٰ میں تمہیں لے کے جائے گی خالق سے بخشوائے گی اے بیویو! نماز

عزت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیویو! نماز

جنت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر آرام سے سلائے گی اے بیویو! نماز

خدمت تمہاری کریں گی حوریں ادب کے ساتھ رتبہ بہت بڑھائے گی اے بیسیو! نماز
 کوثر کے سلسبیل کے شربت پلائے گی میوے تمہیں کھلائے گی اے بیسیو! نماز
 سب عطر و پھول ہوں گے نچھاور پسینے پر خوشبو میں جب بسائے گی اے بیسیو! نماز
 رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بیسیو! نماز
 باغِ بہشت روضۂ رضواں بہارِ خلد سب کچھ تمہیں دکھائے گی اے بیسیو! نماز
 حوریں ترانے گائیں گی اور جھوم جھوم کر نغمے تمہیں سنائے گی اے بیسیو! نماز
 پڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دلانے گی اے بیسیو! نماز
 فاقے سے مفلسی سے جہنم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بیسیو! نماز
 پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بیسیو! نماز
 باتِ اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے ملانے گی اے بیسیو! نماز

(جنتی زیور، ص ۶۵۸-۶۵۹)

بے نمازی کا درد ناک انجام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! احادیثِ مبارکہ میں جہاں نماز پڑھنے
 کے اس قدر فضائل وارد ہیں وہیں نماز نہ پڑھنے کے بے شمار دُنیوی و اُخروی
 نقصانات و عذابات بھی بیان کئے گئے ہیں چنانچہ اس ضمن میں 5 فرامینِ مصطفیٰ
 ذکر کئے جاتے ہیں:

”مصطفیٰ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے ترک نماز کی وعیدوں پر مشتمل 5 فرامین مصطفیٰ

﴿1﴾..... جس نے نماز چھوڑی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔

(المعجم الكبير، عكرمه عن ابن عباس، ج ۵، ص ۳۸۱، الحديث ۱۱۶۱۷)
﴿2﴾..... جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دے گا جس سے وہ اس میں داخل ہوگا۔ (کَنْزُ الْعَمَالِ، کتاب الصلاة،

الترغیب عن ترک الصلاة، ج ۴، الجزء السابع، ص ۱۳۲، حدیث ۱۹۰۸۶)
﴿3﴾..... جس نے نماز چھوڑی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و دولت چھن گئے۔ (ایضاً، حدیث ۱۹۰۸۵)

﴿4﴾..... جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا۔

(مسند احمد، مسند القبائل، حدیث ام ایمن، ج ۱۱، ص ۲۷۱، الحديث ۲۸۱۲۶)
﴿5﴾..... جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عمل پر باد کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا جب تک کہ وہ توبہ کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب

الصلاة، الترہیب من ترک الصلاة تعمداً... الخ، ص ۱۸۵، الحديث ۱۸)

ہو گیا تجھ سے خدا ناراض گر قبرِ سن لے آگ سے جائے گی بھر
 بے نمازی تیری شامت آنے گی قبر کی دیوار بس مل جائے گی
 توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جوں انگلیاں
 عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز جلد ادا کر لے تو آ غفلت سے باز
 کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہو گی گڑی
 (وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۶۷، ۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ
 أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
 اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
 هُمُ الْخٰسِرُونَ ⑨
 ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو!
 تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز
 تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے
 اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان

(پ ۲۸، المنافقون: ۹) میں ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ صفحہ 173 پر شیخ طریقت، امیر

اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری
 دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نقل فرماتے ہیں: مُفسِّرینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَامُ فرماتے ہیں
 کہ اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مُراد ہیں، پس
 جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد
 میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے
 ہے۔ (الزواج عن اقتراح الكبائر، الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تاخیر
 الصلاة... الخ، ج ۱، ص ۲۴۹)

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو
 عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! جو شخص
 نماز کو ضائع کرتا ہے، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر
 فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔
 (المرجع السابق، ج ۱، ص ۲۵۵)

بیماری و کُلفت کے باوجود مشغولِ عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہَا کی طبیعتِ عالیہ ہمہ وقت عبادتِ الہی کی طرف مُتوجّہ رہتی تھی، آپ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا اپنے گھریلو کام کاج کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو عبادتِ الہی میں بھی مشغول رکھا کرتی تھیں خواہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کسی بھی کام میں ہوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہر وقت یادِ الہی میں مگن رہتیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ الہی سے غافل نہ ہوتیں اور بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ترک نہ کرتیں۔ آپ نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جذبہ عبادت کے متعلق ملاحظہ فرمایا اب ذوقِ تلاوت ملاحظہ کیجئے۔

مصرفیت میں بھی ذکرِ ربوبیت

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سورہ ہے تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالتِ رِقَّت طاری ہوئی۔ (سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تلاوت کرنے کا کس قدر ذوق تھا کہ اپنی گھریلو مصرفیت کے دوران زبان سے تلاوتِ قرآن کا ورد بھی جاری رکھتیں جبکہ ہماری

مصروفیت کے دوران گانوں باجوں اور موسیقی کا شور و غل جاری رہتا ہے جس کی
 نحوست سے گناہوں کا میٹر چلتا رہتا ہے اے کاش! سب اسلامی بہنوں کا یہ
 مدنی ذہن بن جائے کہ گھریلو کام کاج میں مشغولیّت کے ساتھ ساتھ اپنی زبان
 کو ذکر و اذکار سے تر رکھیں اس سے نہ صرف اپنی نیکیوں میں اضافہ ہوگا بلکہ اولاد
 بھی اس سے مستفید ہوگی، جیسا کہ

شکمِ مادر میں ہی 18 پارے یاد کر لئے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26
 صفحات پر مشتمل رسالے ”منے کی لاش“ صفحہ 5 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت،
 بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت
 بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: (حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) پانچ برس کی عمر میں
 جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ
 اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سُورۃ فاتحہ اور اَلَم سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا
 دیئے۔ اُس بُرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا، بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیوں
 کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وقت
 وہ پڑھا کرتی تھیں۔ میں نے سن کر یاد کر لیا تھا۔

قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب

قرآنِ مجید، قرآنِ حمید اللہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارک کلام ہے،

اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، چنانچہ خاتمُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ لَٰئِشِین ہے: ”جو شخص کتابِ اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس (10) کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا اَلَمْ ایک حرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حرف، لَام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ (سُنَنُ التِّرْمِذِی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرآن، ص ۶۷۶، حدیث ۲۹۱۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 868
 صفحات پر مشتمل کتاب ”اصلاحِ اعمال“ جلد اول صفحہ 277 پر عارف باللہ،
 ناصحُ الامم حضرت علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی اس
 حدیثِ پاک کو نقل کر کے فرماتے ہیں: اگر ہم اس ”اَلَمْ“ کے ہر حرف یعنی
 ”اَلِف، لَام اور میم کو مزید پھیلانے کا اعتبار کریں تو ان تینوں کے اپنے حروف 9
 بنیں گے تو یوں تمام کے مجموعے کے برابر 90 نیکیاں ہوں گی۔“

تلاوت کی توفیق دے دے الہی!
 گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بہترین شخص

نبی مکرمؐ، نورِ مجسمؐ، رسولِ اکرمؐ، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم کا فرمانِ معظمؐ ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ يَعْنِي تَمَّيَّنَ
بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، کتاب
فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، ص ۱۲۹۹،
حدیث ۵۰۲۷) حضرت سیدنا ابو عبد الرحمنؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنِ پاک
پڑھایا کرتے اور فرماتے: اسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔
(فَيْضُ الْقَدِيرِ، حرف الخاء، ج ۳، ص ۶۱۸، تحت الحدیث ۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافظِ قرآن بنا دے

قرآن کے احکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قرآن شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا

حضرت سیدنا انسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمؐ،
نورِ مجسمؐ، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظمؐ ہے:
جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل

کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق، باب العین، عقیل بن احمد، ج ۴۱، ص ۳، المكتبة الشاملة)

الہی! خوب دے دے شوقِ قراں کی تلاوت کا

شرف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ قیامت تک اجر بڑھاتا رہے گا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا

علم کا ایک باب سکھایا اللہ عزوجل قیامت تک اس کا اجر بڑھاتا رہے گا۔ (الجامع

الصغیر مع فیض القدیر، حرف المیم، ج ۶، ص ۲۳۶، الحدیث ۸۸۶۴)

عطا ہو شوقِ مولیٰ مدرّسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت جلد اول“، صفحہ 545 تا 546 پر صدر الشریعہ،

بدرِ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: ایک آیت کا

حفظ کرنا ہر مسلمان مُکَلَّف (یعنی عاقل و بالغ) پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا

حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور سُورۃ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل

مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجبِ عین ہے۔ (الذُّرُّ الْمُخْتَارُ،

کتاب الصلاة، باب فی صفة الصلاة، ویجهر الامام، ج ۲، ص ۳۱۵)

دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارس کی تعداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے قرآنِ پاک کی تعلیم و تعلّم کے متعلق ملاحظہ فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستگان اس سعادت سے کس قدر فیض یاب ہو رہے ہیں، یہ بھی ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616

صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنت جلد دوم کے ایک باب ”نیکی کی دعوت

حصہ اول“ صفحہ 564 پر ہے: ۱۴ رَمَضانُ الْمُبَارَک ۱۴۳۲ھ، 15 اگست

2011ء تک صرف پاکستان میں برائے حفظ و ناظرہ مدنی مٹوں کے تقریباً

766 اور مدنی مٹوں کے تقریباً 316 مدارس المدینہ چلائے جا رہے ہیں جن

میں مدنی مٹوں اور مدنی مٹوں کی ملا کر کل تعداد تقریباً بہتر ہزار (72,000)

ہے۔ نیز اسلامی بھائیوں کے مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ بِالْغَان (عموماً وقت: بعدِ عشاء

دورانیہ: تقریباً 40 منٹ) کی تعداد تقریباً تین ہزار تین سو سولہ (3,316) ہے اور اسلامی

بہنوں کے مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ بِالْغَات (عموماً وقت: صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف

اوقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً اُنتالیس ہزار نو سو اڑتیس (39,938) ہے۔ نیز (۱۰ رَجَبُ الْمُرجَّبِ ۱۴۳۲ھ - 12-6-2011 تک) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً توے (90) اور اسلامی بہنوں کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً بہتر (72) ہے، طلبہ کی تعداد تقریباً چھ ہزار چھ سو اکہتر (6671) اور طالبات کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو اکتالیس (2841) ہے۔ ان تمام جامعات المدینہ (لِّلْبَنِّیْنَ وَلِلْبَنَاتِ) اور مَدَارِسُ المدینہ (لِّلْبَنِّیْنَ وَلِلْبَنَاتِ) میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے اخراجات مُخیر (مُنْجَی۔ پر) اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ برائے کرم! آپ بھی اپنی زکوٰۃ وعشر اور صدقات وخیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر دعوتِ اسلامی کو دینے کا ذمہ بنائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نئی دُلہن عبادت میں مگن

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب، ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 541 پر مبلغِ اسلام حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَدِیْرِ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جب رخصتی ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے گھر تشریف لے گئیں تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت بھری گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے پوچھا: ”اے تمام عورتوں کی سردار! کیا آپ خوش نہیں کہ میں آپ کا شوہر ہوں اور آپ میری بیوی ہیں؟“ کہنے لگیں: ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر پوری ہو جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“ اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر رب قدر عزوجل کی عبادت کرنے لگے۔ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن)

والاربعون فی ازواج علی بفاطمۃ... الخ، ص ۲۷۸ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا الفاظ ”آپ

تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس پر اسلامی بہنوں کو غور کرنا چاہئے کہ ان کے دل میں اپنے ”بچوں کے ابو“ کا کتنا احترام ہے اور وہ اپنے ”بچوں کے ابو“ کے کتنے حقوق ادا کرتی اور ان کی رضا کے لیے کیا کیا کوششیں کرتی ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ“ میں سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے بیان کردہ حقوق کا مفہوم پیش خدمت ہے: شوہر و بی بی کے متعلقہ امور میں مطلقاً شوہر کی اطاعت یہاں تک کے ان امور میں شوہر کی اطاعت والدین کی اطاعت پر بھی مقدم ہے، شوہر کی عزت اور مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی، ہر وقت جائز کاموں میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اُسے اپنا مولیٰ جاننا اور نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو درست شکایت سے بھی بچنا، اس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں نہ جانا (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر جانا پڑ جائے تو صرف محارم یعنی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن اور وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد جاسکتی ہے اور بلا اجازت شوہر رات کو کہیں بھی نہیں جاسکتی۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۸۰ ملخصاً) اور اگر وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو، یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۷۱ ملخصاً)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86

صفحات پر مشتمل رسالے ”سُنَّتِ نِکاح“ میں سے بھی ایک حدیثِ مبارک
ملاحظہ فرمالیجے! چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قسم ہے
اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر
کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے
تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔“

(مُسْنَدِ أَحْمَد، مسند انس بن مالک ج ۵، ص ۴۴۵، الحدیث ۱۲۹۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں
کہ سیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت
جاری رکھتیں، نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ جب نماز کے لئے تشریف لاتے اور
راستے میں سیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر سے گزرتے اور گھر سے چکی کے
چلنے کی آواز سنتے تو نہایت درود و محبت کے ساتھ بارگاہِ رَبِّ العَزَّوَجَلَّ میں دُعا
کرتے: یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ! فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو ریاضت و قناعت کی
جزائے خیر عطا فرما اور اسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

(سفینۃ نوح، حصہ دُوم، ص ۳۵)

خاتونِ جنت کی دعائیں

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بعض مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شام سے صبح تک عبادت و ریاضت اور اللہ تعالیٰ کے آگے گریہ و زاری اور نہایت عاجزی سے التجا و دعا کرتے دیکھا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ دعا میں اپنے واسطے کوئی درخواست کی ہو بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمام دعائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی بخشش اور بھلائی کے لئے ہوتیں۔ (المَرْجِعُ السَّابِقُ)

شیخ محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”مَدَارِجُ النُّبُوَّة“ میں فرماتے ہیں، امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے حق میں بہت زیادہ دعائیں کرتے دیکھا، انہوں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہ مانگی۔ میں نے عرض کیا: ”اے مادرِ مہربان! کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لیے کوئی دعا نہیں مانگتیں؟ فرمایا: اے فرزند! الْجَوَارُ ثُمَّ الدَّارُ یعنی پہلے ہمسایہ ہیں پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّة) (مترجم)، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد کرام،

ج ۲، ص ۶۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرتِ فاطمہ پر ہمارے دل و جان

قربان! آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو اُمّتِ مُسْلِمَہ کا کس قدر درد تھا کہ ہم ناتوانوں کے لئے بعض اوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں اور اپنی سہولت و آسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی مُلتجی نہ ہوتیں حالانکہ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے گھر میں اکثر و بیشتر فاقہ رہتا، مکمل تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا تک نہ ہوتا لیکن خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں تو کُل اس درجے کا تھا کہ کبھی بھی دنیا کی فانی نعمتوں کے متعلق سوال تک نہ کیا۔

ہمیں بھی اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہئے کہ مسلمان کی دُعا مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں بہت جلد قبول ہوتی ہے نیز دُعا کی قبولیت کے سلسلے میں کسی کے حق میں دوسروں کا دُعا کرنا خود اس کے اپنے حق میں دُعا کرنے سے بہتر ہے چنانچہ منقول ہے کہ ”حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دُعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی: الہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں؟ (یہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تواضع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اوروں سے دُعا کرو، کہ ان کے منہ سے تو نے گناہ نہ کیا۔

(مَثْنَوِی مولانا روم (مترجم)، دفتر سوم، ص ۲۴۵)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ

منورہ کے بچوں سے اپنے لئے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عمر بخشا جائے۔

(فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲)

دُعا کے 3 فوائد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی:

﴿1﴾..... اُسے دنیا میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔..... ﴿2﴾..... یا اُس کے

لئے آخرت میں جمع کی جاتی ہے۔..... ﴿3﴾..... یا بقدر دُعا اُس کے گناہ مٹائے

جاتے ہیں۔ (سنن ترمذی، احادیث شتی، باب فی الاستعاذۃ، ص ۸۲۳،

الحديث ۳۶۰۷) ایک روایت میں ہے مومن (کہ جب آخرت میں اپنی دُعاؤں کا

ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَحَب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں) تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں

میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی (اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں)۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل... الخ،

باب یدعو اللہ بالموئن یوم القیامۃ، ج ۲، ص ۱۶۴، الحديث ۱۸۶۲)

دُعا میں 4 سعادتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعا رائیگاں تو جاتی ہی

نہیں۔ اس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی

جائے گا۔ لہذا دُعا میں سستی کرنا مناسب نہیں۔

”یا کئی“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے 4 مَدَنی پھول

﴿1﴾.....: پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا

حکم ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ خدائے پاک ہے:

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ
ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے دُعا کرو

(پ ۲۴، مؤمن: ۶۰) میں قبول کروں گا۔

﴿2﴾: دُعا مانگنا سنت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر اوقات دُعا مانگتے۔ لہذا دُعا مانگنے میں اتباعِ سنت کا

بھی شرف حاصل ہوگا۔

﴿3﴾: دُعا مانگنے میں اطاعتِ رسول بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم اپنے غلاموں کو دعا کی تاکید فرماتے رہتے۔

﴿4﴾: دُعا مانگنے سے یا تو بندے کے گناہ مُعاف کئے جاتے ہیں یا دُنیا ہی

میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذخیرہ

بن جاتی ہے۔

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دُعا مانگنے میں اللہ ربُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب، مہر رسالت، ماہِ نُبُوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عِبَادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدَّد فَوَائِد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قَبُولِیَّت کیلئے بہت جلدی مچاتی بلکہ مَعَاذَ اللہ باتیں بناتی ہیں کہ میں تو اتنے عرصہ سے دُعائیں مانگ رہی ہوں، بزرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہی ہوں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتی ہوں، وہ اوراد پڑھتی ہوں مگر اللہ ربُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کرتا ہی نہیں بلکہ بعض یہ بھی کہتی سنی جاتی ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی مجھے سزا مل رہی ہے۔“

نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ”بھڑاس“ نکالنے والیوں سے اگر دریافت کیا جائے کہ بہن! آپ نماز تو پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے، ”جی نہیں۔“ دیکھا آپ نے! زبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی

ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!“ اور نماز کے معاملے میں ان کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ اللہ) کوئی گناہ ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبولیتِ دعا میں جلدی نہ کرے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعا کی قبولیت میں جلدی نہیں مچانی چاہئے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائلِ دعا“ صفحہ 97 پر رئیسُ الْمُتَكَلِّمِینِ حضرت علامہ مفتی تقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ دُعا کے آداب اور قبولیت کے اسباب ذکر کرتے ہوئے 48 واں آدب یہ بیان فرماتے ہیں: ”دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے“ اس آدب کے تحت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: سگانِ دنیا کے اُمیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری میں گزارتے ہیں، صبح و شام ان کے دروازوں پر دوڑتے ہیں اور وہ ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، دل تنگ ہوتے ہیں، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، مگر یہ نہ امید توڑیں نہ پیچھا چھوڑیں اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِینِ، اَکْرَمُ

الْاَكْرَمِينَ عَزَّ جَلَّالُهُ کے دروازے پر اُڑل تو آتا ہی کون ہے اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی، صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اپنے لیے اجابت (قبولیت) کا دروازہ خود بند کر لیتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”تمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی تھی، قبول نہ ہوئی۔“ (سنن الترمذی، احادیث شتی، باب فی الاستعاذۃ، ص ۸۲۳، الحدیث ۳۶۰۸)

اور پھر بعض تو اس پر ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال و ادعیہ (یعنی وظائف و دعاؤں) کے اثر سے بے اعتقاد بلکہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے وعدہ و کرم سے بے اعتماد۔ والعیاذ باللہ الکریم الجواد

ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اوّل تو آپ لجاؤ (یعنی شرماء) گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں اور اگر ”غرض دیوانی ہوتی ہے“ کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا تو اصلاً (یعنی بالکل بھی) محلّ شکایت نہ جانو گے کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو کہ تم مالِک علی الاطلاق عَزَّوَجَلَّ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔
 اس کا حکم بجانہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی (یعنی زبردستی رنا چار) قبول چاہنا
 کیسی بے حیائی ہے، اواحق! پھر فرق دیکھا اپنے سر سے پاؤں تک، نظر غور کر، ایک
 ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں، تو
 سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے
 ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت،
 کھانے کا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں
 روشنی، بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض
 خواہشیں عطا نہ ہوں کس منہ سے شکایت کرتا ہے، تو کیا جانے کہ تیرے لیے
 بھلائی کا ہے میں ہے، تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس دُعا نے دفع
 کی، تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لیے ذخیرہ ہو رہا ہے، اس کا
 وعدہ سچا ہے، اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں (جو پیچھے گزر چکیں) جن میں ہر پہلی
 پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں! بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین
 نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ والعیاذ باللہ سُبْحَنَہُ وَتَعَالٰی۔ (فضائلِ دُعا، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسیوں کی خیر خواہی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی چُٹنے کو ملا کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمسایوں کے لیے زیادہ دُعا فرمایا کرتیں اور فرماتیں: پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر۔ ایک ہم نادان ہیں کہ ہمسایوں کا ہمیں خیال تک نہیں۔ ہم اپنے گھر میں طرح طرح کے کھانے کھاتے ہیں، عمدہ عمدہ ملبوسات پہنتے ہیں اور ہم میں سے بعضوں کے ہمسایوں کو یہ چیزیں میسر نہیں ہوتیں اور ہمیں ان کا خیال تک نہیں آتا اور اگر وہ کسی چیز کا سوال کریں تو ہم پھر بھی نہیں دیتے۔

مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِیِ پارہ 30 سُورَةُ الْمَاعُونِ، آیت نمبر 7، ”وَيَسْتَعِزُّونَ الْهَٰمُونَ“ ترجمہ کنز الایمان: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔“ کے تحت ”تفسیر نور العرفان“ میں جو کچھ فرماتے ہیں، اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ معمولی برتنے کی چیزوں کو ماعون کہا جاتا ہے، جیسے سوئی، نمک، آگ، پانی وغیرہ یعنی منافقین کی عبادتیں بھی خراب ہیں اور معاملات بھی گندے کہ اپنے پڑوسیوں کو معمولی برتنے کی چیزیں عاریتہ بھی نہیں دیتے، آگ، پانی، نمک پران کی جان نکلتی ہے، یا یہ لوگ اپنی ضرورت سے بچی چیزیں جو ان کے لیے بے کار ہیں، کسی کو

نہیں دیتے، اگرچہ خراب ہی ہو جاویں، اس آیت سے وہ زمیندارِ عبرت پکڑیں جو اپنا فال تو غلّہ بازار میں نہیں لاتے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عاریتہ کسی کو کوئی چیز نہ دینا منافقین کے کام ہیں۔ مسلمانوں کو تو اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہئے، پڑوسیوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: حضرت جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وراثت کا حقدار بنادیں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الوصاة بالجار، ص ۱۵۰۰، حدیث ۶۰۱۵)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فلاں عورت نماز و روزہ، صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں ہے۔

(مُسْنَدِ أَحْمَد، ج ۴، مسند ابی ہریرہ، ص ۶۳۵، حدیث ۹۹۲۶)

10 چیزیں ظلم سے ہیں

حضرت سید ناسفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: 10 چیزیں ظلم میں سے ہیں۔

(1)..... کوئی مرد یا عورت اپنے لئے تو دُعا مانگے مگر اپنے والدین اور عام مومنین کے لئے نہ مانگے۔

(2)..... جو روزانہ قرآنِ پاک پڑھے اور 100 آیات کی تلاوت نہ کرے۔

(3)..... جو شخص مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت (تَحِيَّةُ الْمَسْجِد) پڑھے بغیر ہی باہر نکل آئے (جبکہ وہ وقت مکروہ نہ ہو)۔

(4)..... جو آدمی قبرستان سے گزرے مگر ان پر سلام نہیں کرے اور نہ ہی ان کے لیے دعا مانگے۔

(5)..... جو شخص جمعہ کے دن شہر آئے پھر جمعہ پڑھے بغیر ہی چلا جائے۔

(6)..... جن لوگوں کے محلے میں کوئی عالم آئے اور اس کے پاس علم سیکھنے کوئی بھی نہ پہنچے۔

(7)..... ایسے دو آدمی جو ایک دوسرے کے رفیق بنے مگر کوئی بھی اپنے دوست کا نام نہ پوچھے۔

(8)..... ایسا آدمی جسے کوئی دعوت پر بلائے مگر وہ نہ پہنچے (کوئی مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں)۔

(9)..... وہ نو جوان جس نے اپنی جوانی بے کار ضائع کر دی، علم و ادب کچھ نہ سیکھا۔

(10)..... ایسا آدمی جو خود شکم سیر ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہے اور یہ اسے کھانے کو

کچھ بھی نہیں دیتا۔ (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ، باب حق الجار، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کا حق کیا ہے؟

نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِيْمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اپنے مال اور اہل پر خوف کرتے ہوئے پڑوسی پر دروازے کو بند کیا تو وہ مومن نہیں اور وہ شخص بھی مومن نہیں جس کے فتنے سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو، جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اگر وہ تجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ مفلس ہو جائے تو اس کی حاجت روائی کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو، اگر کوئی خوشی حاصل ہو تو اسے مبارکباد دو، اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اگر مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ، اس کے مکان سے اپنا مکان اُونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہواروک دو مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں، ہانڈی کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دو مگر یہ کہ ایک چلو اسے بھی بھیج دو، جب پھل خرید کر لاؤ تو اس کے گھر تحفہ بھیجو ورنہ خفیہ لے کر آؤ اور تمہاری اولاد پھل لے کر باہر نہ نکلے تا کہ ان کے بچے ناراض نہ ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم

جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہمسایہ کے حق کو بہت تھوڑے لوگ پورا کرتے ہیں جن پر اللہ ربُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ رحمت فرماتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام کو ہمسائے کے حق کی وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے خیال کیا کہ عنقریب ہمسائے کو وارث بنا دیا جائے گا۔

(شُعَبُ الْاَيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ، باب فی اکرام الجار ج، ۷، ص ۸۳، حدیث ۹۵۶۰)

کتنے گھر پڑوس میں داخل ہیں؟

حضرت سیدنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرِ اِرحمت و شفقت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ہمسایہ کی شکایت کی تو نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا کہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ ساتھ کے 40 گھر ہمسائیگی میں داخل ہیں۔ امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ 40 ادھر، 40 ادھر، 40 ادھر، 40 ادھر اور چاروں طرف اشارہ فرمایا۔ (احیاء العلوم، کتاب الادب الالفہ والاخوة، حقوق الجوار، ج ۲، ص ۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سیدۃ النساء، بتولِ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذوقِ عبادت، نماز میں خشوع و خضوع، کھانا پکاتے بھی تلاوتِ قرآن اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دُعاؤں کے متعلق پڑھا۔ آئیے! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے ایک درس حاصل کریں اور اپنے اوپر غور کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی عبادت و ریاضت کا جذبہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ کیا ہمارے دل میں بھی کبھی خوفِ خدا سے رقت پیدا ہوئی یا نہیں؟ اگر آپ عبادت و ریاضت اور خوفِ خدا کا جذبہ پانا چاہتی ہیں تو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ کو خوفِ خدا کی دولت ملے گی، جب دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے گا تو نمازوں کی پابندی کرنے، سنتوں کا پیکر بننے اور باپردہ رہنے کا جذبہ ملے گا۔

اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے! یقیناً اچھی صحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک موت کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیے اور رشک کیجئے، چنانچہ عطار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری

امی جان غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطار یہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطار یہ بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کا بھی معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی صبح امی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے بیدار کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ میں نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ ابھی مصلے ہی پر تھیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ وضو کیا اور نمازِ اشراق کی نیت باندھ لی۔ جب پہلی رکعت میں سجدہ کیا تو سر نہ اٹھایا۔ گھر والے سمجھے کہ شاید امی جان کو دورانِ نماز نیند آ گئی ہے، جب بیدار کرنے کی غرض سے انہیں ہلایا جلا یا تو وہ ایک طرف لڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو ان کی رُوحِ قفسِ عُصْری سے پرواز کر چکی تھی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ یوں لگتا ہے کہ میری امی جان کو شہنشاہِ بغدادِ خُصْر غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَكْرَم کی نسبت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کام آ گئی۔ خوش قسمت کہ عین سجدے کی حالت میں انہوں نے دَاعِیْ اَجَل کو لَبَّیک کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد اُن کا چہرہ بھی بہت نورانی ہو گیا تھا۔ انتقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی 2 ربیع النور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ اُن کی قبر کی سل گر گئی اور قبر میں مٹی بھر گئی۔ دُرستی کیلئے جوں ہی قبر کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے

پھولوں کی خوشبو پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اُٹھے کہ امی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔ جب قبر سے مٹی نکال لی گئی تو میرے بھائی نے امی جان کے قدموں کو چُھو اتوا لِحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اُن کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے ابو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید نورانی ہو چکا تھا۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سلیں قبر میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے محفوظ رہا تھا وہ یوں کہ ان کا مبارک و تروتازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود اس طرف ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو قبر کے بیچ میں لٹایا گیا تھا!

وہن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا

خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے،

تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جائے گا۔ اسی

طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہونے والا بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور بسا

اوقات ایسی شان سے پیکِ اجل کو لَبَّیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ اس عاشقِ رسول کی دنیا سے ایمان افروز رخصتی اور بعدِ دفن جب مجبوراً قبر کھولی گئی تو قبر سے گلاب کے پھولوں کی خوشبو کا آنا کفن و بدن کا سلامت ملنا مسلکِ حق اہلسنت کی صداقت کی غیبی تائید ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیبِ اسلامی بہن کو پُلِ صراط، حشر اور میزان ہر جگہ سُرخ رو فرما کر جنت الفردوس میں سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پڑوس عطا فرمائے۔ اَمِین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر

میں گر چہ ہوں تمہارا خطا وار یا رسول !

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بن رہا ہوگا کہ

بے پردگی، نمازوں میں سستی، فلموں ڈراموں، گانے باجوں وغیرہ وغیرہ تمام

گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے اور راہِ سنت پر آکر نمازوں کی پابندی، تہجد،

تلاوت اور ذکر و درود میں اپنے شب و روز صرف کرنے چاہئیں۔ لیکن جیسے ہی یہ

کتاب رکھیں گی تو شیطان آپ کو یہ سب کچھ بھلانے کی کوشش کرے گا اور (مَعَاذَ

اللہ) بعض نادانِ اسلامی بہنیں پھر گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گی۔ اگر آپ واقعی

نیک بننا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔
 ہفتہ وار اجتماع میں ہر ہفتے شرکت کا ذہن بنائیے اور مکتبۃ المدینہ سے مدنی
 انعامات کا رسالہ حاصل فرمائیے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنی یہاں کی
 ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے
 پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے گڑھنے کا
 ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری
 دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے
 مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے
 محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اچھی نیت انسان کو جنت میں داخل

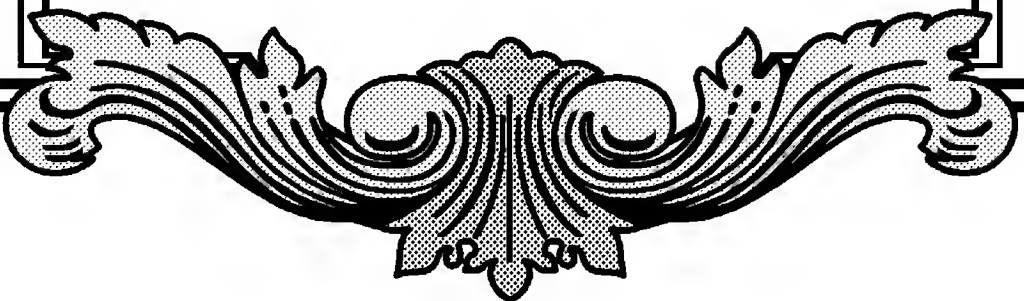
کرے گی۔ (الجامع الصغیر، ص ۵۵۷، حدیث ۹۳۲۶)

علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں ایسے چھپائے

جیسے اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔ (الزواج عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۱۰۲)



خاتونِ جنت کا عشقِ رسول



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا عشق رسول

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ
308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 11 پر شیخ طریقت،
امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار
قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں، اللہ عزَّوجلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب،
مَنْزَہٗ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: ”جس نے مجھ
پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا
ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہدا کے
ساتھ رکھے گا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ، ج ۱۰، ص ۲۵۳، الحدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خواتینِ جنت کی سردار، جگر گوشہ سرکار

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے

بہت محبت تھی اور محبت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جس سے محبت ہو اس کی ہر ادا اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے چنانچہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خود کو ہر اعتبار سے سنتِ رسول کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا۔ عادات و اطوار، سیرت و کردار، نشست و برخاست، چلنے کے انداز، گفتگو اور صداقتِ کلام میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیرتِ مصطفیٰ کا عکس اور نمونہ تھیں۔

ہم شکلِ مصطفیٰ

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سر سے پاؤں تک ہم شکلِ مصطفیٰ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چال ڈھال، وضع قطع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھی۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جیتی جاگتی تصویر بنایا تھا۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا!

کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت^(۱) کا

(۱)..... یعنی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! خاتونِ جنت، اُمُّ الحَسَنِ حضرت سیدتنا فاطمہ

الرّٰہِ ہر اَرْضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عادات اپنے بابا جان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادات جیسی تھیں۔ خاتونِ جنت رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت، آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت جیسی تھی۔ آپ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا آئینہ دار تھا۔ آپ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گفتار رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گفتار جیسی تھی۔ آپ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نَشِیْست و بر خاست یعنی اٹھنا بیٹھنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا تھا۔

(مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَلٰٓئِکَاتِ ”مرآت“ میں فرماتے ہیں:) آپ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جسم سے جنت کی خوشبو آتی تھی جسے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونگھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب زہرا ہوا۔

(مِرَاۃُ الْمَنَاجِیۡحِ، ج ۸، ص ۴۵۳)

بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا

کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت کا

(دیوانِ سالک از مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَلٰٓئِکَاتِ)

خیال رہے کہ حضرت سیدتنا فاطمہ الرّٰہِ، از سر تا قدم بالکل ہم شکل

مصطفیٰ تھیں اور آپ رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادگان میں یہ مشابہت تقسیم کر

دی گئی تھی حضرت سیدنا امام حسن رَضِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہ تھے اور حضرت سیدِ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سے نیچے کے حصّہ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بہت مشابہ تھے۔ حضرت سیدِ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی۔

(مِرَاۃُ الْمَنَاجِیۡحِ، ج ۸، ص ۴۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قدرتی مُشابہت

حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا،) ”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔“ تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے اس کی محبوبیت کا کیا حال ہوگا۔ (الْمَزَجُ السَّابِق)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیثِ پاک کے تحت شارح

مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یعنی جو شخص دنیا میں کفار، فاسق و بدکار کے سے لباس پہنے، ان کی سی شکل بنائے کل قیامت میں ان کے ساتھ اُٹھے گا۔ اور جو متقی مسلمانوں کی سی شکل بنائے، ان کا لباس پہنے وہ کل قیامت میں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! متقیوں کے زُمرہ

میں اٹھے گا۔ خیال رہے کہ کسی کی سی صورت بنانا تشبہ ہے اور کسی کی سی سیرت اختیار کرنا تخلُّق ہے یہاں تشبہ فرمایا گیا ہے۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ج ۶، ص ۱۰۹)

بہرِ وِیا بچ گیا!

غرقِ فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے۔ مگر فرعونیوں کا ایک بہرِ وِیا (بہ۔ روپ۔ یا، نقال) بچ گیا۔ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ کیوں بچ گیا؟ فرمایا! اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔ مسلمان کو چاہئے کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادات میں بھی اچھوں خصوصاً اچھوں سے اچھے یعنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نقل کرنے کی نیت کرے۔ دل لگے یا نہ لگے شکل تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سی بن جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! اصل کی برکت سے خدا ہم نقالوں کو بھی بخش دے گا۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ج ۶، ص ۱۱۰)

عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ہے

یاد رکھئے! عورتوں کو مردانی وضع بنانا یعنی مردوں جیسا لباس وجوتے وغیرہ پہننا اسی طرح بال کٹوا کر مردوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کر دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں

سوال جواب، صفحہ 65 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطا رقا دری دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں:

رحمتِ عالمیان، سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرتِ نشان ہے: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے دیوث اور مردانی وضع بنانے والی

عورت اور شراب نوشی کا عادی۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۴، ص ۵۹۹، حدیث ۷۷۲۲)

مزید فرماتے ہیں: مردوں کی طرح بال کٹوانے اور مردانہ لباس پہننے

والیاں اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچیوں کے لڑکوں جیسے

بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی

احتیاط کریں تاکہ بچی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے ممتاز سمجھے اور ہوش

سنجھانے اور بالغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات و اطوارِ شریعت کے مطابق

بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ”کبھی

جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“ یہاں اس سے طویل عرصے تک جنت میں داخلے

سے محرومی مراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں مَعَاذَ

اللہ دوزخ میں جائیں گے وہ بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوں گے۔ مگر یہ یاد

رہے کہ ایک لمحے کا کروڑوں حصہ بھی جہنم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا لہذا

ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشش اور جنتِ الفردوس میں بے حساب داخلے

کی دُعا کرتے رہنا چاہئے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۶-۶۵)

کفن پہاڑ کراٹھ بیٹھی!

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دامتُ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ ایک بے پردہ عورت کا عبرت ناک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غَالِبُ الشَّعْبَانِ الْمُعْظَمِ ۱۴۱۲ھ کا آخری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (باب المدینہ کراچی) میں مُنْعَقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشَّانِ سُنُّوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سگِ مدینہ عَفِیَّ عَنْہُ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی۔ جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مِیت کے ساتھ قَبْر میں دُفن ہو گیا ہے۔ چنانچہ بامرِ مجبوری دوبارہ قَبْر کھودنی پڑی، جوں ہی قَبْر سے سِل بٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لٹایا تھا وہ کفن پہاڑ کراٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگھی بندھ گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں توں مٹی

پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جرم تو نہیں تھا، البتہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی کو چوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی
(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فرعونى بہروپیا (بہ۔ روپ۔ یا، نقال) کو اللہ عزوجل نے اس وجہ سے غرق نہیں کیا کہ اس کا ظاہر اللہ عزوجل کے پیارے رسول حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا تھا۔ ہم بھی اپنے اوپر غور کر لیں کہ ہمارا ظاہر کس طرح کا ہے؟ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بہنیں جن کو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آ گیا کہ دعوتِ اسلامی

نے انہیں نمازیں پڑھنے کا ذہن دیا، حیا کا درس دیا، مدنی بُرقع پہنایا، اسی ماحول کی برکت سے انہیں تلاوتِ قرآن کا ذہن ملا، درود و سلام کی ترغیب ملی، گھر درس کی سعادت نصیب ہوئی، مٹی کے برتن میں کھانا کھانے کا ذہن ملا اور اس کے علاوہ اچھی اچھی نیتیں کرنے، اذان کا جواب دینے، توبہ کے نوافل ادا کرنے، سنت کے مطابق سونے، فضول سوالات سے بچنے، غصّہ کا علاج کرنے، آنکھ، کان، زبان کی حفاظت کرنے، با وضو رہنے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری، نفاق سے بچنے کا ذہن اسی مدنی ماحول سے ملا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسی مدنی ماحول کی برکت سے ظاہر و باطن دُرست ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ کے چلنے کا انداز

حضرت سیدنا مسروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ہَمَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جمع تھیں اور ہم میں سے کوئی ایک بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت سیدہ فاطمہؓ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہاں تشریف لائیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا چلنا حضورِ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، مَا رَوَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ فَاطِمَةَ ج ۹، ص ۳۷۳، حدیث ۱۸۴۶۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدہ فاطمہؓ
 الرّٰہِ رَاضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت تھی کہ آپ
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ہر ہر اداسنتِ مصطفیٰ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی ابھی آپ
 نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ الرّٰہِ رَاضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چلنے کا انداز حضور
 نَبِیِّ اکْرَمَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چلنے کے انداز کی طرح تھا، ہم بھی اپنے اوپر
 غور کر لیتی ہیں کہ ہم جب گھر سے نکلتی ہیں تو ہمارا کیا انداز ہوتا ہے؟ جاذبِ نظر بننے
 کے لئے ہم کس کس طرح کے فیشن اپناتی ہیں؟ ہمارے چلنے کا انداز کیا ہوتا ہے اور
 چلنے میں ہم کس کی نقل کرتی ہیں؟ اسلامی بہنوں کو گھر سے نکلتے وقت کن کن
 احتیاطوں کی ضرورت ہے ملاحظہ فرمائیے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے
 مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں
 سوال جواب“ صفحہ 268 تا 270 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی
 حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ فرماتے ہیں:

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سوال: عورت کا بناؤ سنگھار کرنا، پُست یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر میک
 اپ کر سکتی ہے۔ باجائز شرعی مثلاً محارم رشتے داروں کے یہاں جانے کے

موقع پر گھر سے باہر نکلنے کیلئے لالی پاؤڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا اور فیشن کے کپڑے پہن کر مَعَاذَ اللہ غیر مردوں کے لئے جاذبِ نظر بننا جیسا کہ آج کل عام رواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک دوپٹا جس سے بالوں کی رنگت جھلکے یا باریک کپڑے کی جڑائیں جس سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے چُست لباس میں ملبوس جس میں جسم کے کسی عُضْو مثلاً سینے وغیرہ کا اُبھار نمایاں ہو غیر محرموں کے سامنے آنا جانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوجود ننگی

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، داناے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو قسمیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک قسم ان عورتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذریعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور اس کی خوشبو اتنی اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب

اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات..... الخ ص ۸۶، حدیث ۲۱۲۸، مَلَخَصاً)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان ذکر کردہ حدیثِ پاک کے ان الفاظ ”جو پہن کر نکلی ہوں گی“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ ننگا رکھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عُیوب آج دیکھے جا رہے ہیں۔ یا، اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے ننگی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ، تقویٰ سے ننگی ہوں گی۔ اور ”کوہانوں کی طرح ہوں گے“ کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ وہ عورتیں راہِ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اُونچی گردن کئے سر اُٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اُونٹ کے تمام جسم میں کوہان اُونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اُونچے رہا کریں گے۔

(مِرَاۃُ الْمَنَاجِیح، ج ۵، ص ۲۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ کا اندازِ گفتگو

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر مشابہت رکھنے

والانہیں دیکھا۔“ (الْآدَبُ الْمُفْرَدُ، باب قیام الرجل لآخیه، ص ۲۷۸،

حدیث ۹۴۷)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ گفتگو بیان کرتے ہوئے اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ معراج، سیارِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (نہایت ہی وقار کے ساتھ) اس طرح (ٹھہر ٹھہر کر) گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جملوں کو گننا چاہتا تو وہ گن سکتا تھا۔ (صَحِیحُ الْبُخَارِی، کتاب المناقب، بابُ صِفَةِ النَّبِیِّ، ص ۹۰۸، حدیث ۳۵۶۷)

آواز کا پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اندازِ گفتگو بھی سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت رکھنے والا تھا اسلامی بہنوں میں سے بعض تو چلا چلا کر باتیں کرتی ہوں گی۔ بعضوں کی آواز سے تو گھر والے کیا ہمسائے بھی پریشان ہوتے ہوں گے۔ آئیے! اس بارے میں بھی معلومات حاصل کیجئے کہ اسلامی بہنوں کی گفتگو کا انداز کیا ہو۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 90 تا 92

اور 254 تا 260 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن نامحرم پیر یا دیگر لوگوں سے بات کر سکتی ہے؟
 جواب: صرف ضرورت کے وقت کر سکتی ہے۔ اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا علی حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تمام محارم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت (یعنی تنہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی (بات کر سکتی ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۳)
 پیر صاحب سے اُن کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مریدنی کی فون پر بات چیت

سوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بذریعہ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعا کی درخواست کر سکتی ہے؟

جواب: کر تو سکتی ہے۔ مگر نامحرم پیر صاحب (یا کسی بھی غیر مرد سے ضرورتاً بھی بات

کرنی پڑ جائے تو اُس) سے لب و لہجہ قدرے رُوکھا سا ہو۔ آواز کو چ دار و نرم اور انداز بے تکلفانہ، نہ ہو۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۷، مُلَخَّصاً)

چونکہ اس کی رعایت بہت مشکل ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے محارم کے ذریعے پیر صاحب تک پہنچائے۔ نیز بلا حاجت نامحرم پیر صاحب سے بھی گفتگو نہیں کر سکتی۔ مثلاً محض سلام دُعا اور مزاج پُرسی وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخل نہیں۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے منع کیا کہ اس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے باہر نہیں جاتی مگر تجربہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے عورت کی آواز عموماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگِ مدینہ عفی عنہ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ محفل میں ایک صاحبہ مائیک پر بیان فرما رہی

تھیں، بعض مردوں کے کانوں میں جب اُس نسوانی آواز نے رَس گھولا تو ان میں سے ایک بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے! جب آواز اتنی پُرکشش ہے تو خود کیسی ہوگی!!! وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات اور اجتماعِ ذکر و نعت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں ذہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوجود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا علیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سنائی دیتی ہے، یونہی مُحَرَّم کے مہینے میں کتابِ شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا علیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی پھپھانے کی چیز) ہے اور عورت کی

خوش الحانی کہ اجنبی سے محَلِ فتنہ ہے۔ (فَتَاوٰی رَضَوِیَّہ، ج ۲۲، ص ۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا علیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ ایک اور سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: عورت کا (نعتیں وغیرہ) خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ ناخرموں کو اُس کے نغمے (یعنی راگ و ترنم) کی آواز جائے حرام ہے۔ "فَتَاوٰی نَوَازِلِ اَزْ فَتَیْہِ ابُو لَیْثِ سَمَرَقَنْدِی (رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا "عَوْرَة" یعنی مَحَلِّ سِتْر (پُچھانے کی چیز) ہے۔ "کافی (از) امام ابو البرکات نسفی" میں ہے، عورت بلند آواز سے تَلْیِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ) نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابلِ سِتْر (پُچھانے کے قابل چیز) ہے۔ (فَتَاوٰی رَضَوِیَّہ، ج ۲۲، ص ۲۴۲)

عَلَّامَہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں، عورتوں کو اپنی آواز بلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز (یعنی ان میں اُتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تَقْطِیْع کرنا (کاٹ کاٹ کر تخلیلی عروض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے، اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا اور اُن مردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ

اذان دے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمَ (رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الصَّلٰوة، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۷، مُلَخَّصًا)

برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سوال: برآمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بلند آواز سے باتیں کرنا، کیسا ہے؟ اسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک دوسرے کو پکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مناسب ہے؟

جواب: یہ انتہائی غیر مناسب ہے کیونکہ اس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں تک آواز پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے کوئی ضروری کام ہے تو اس کے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا انٹر کام کے ذریعے بات چیت کر لے۔

بچوں کو ڈانٹنے کی آواز

سوال: اچھا یہ بتائیے کہ بچوں کو ڈانٹتے وقت اسلامی بہن کا آواز بلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہر نکلے، انتہائی نامناسب اور مضحکہ خیز ہے۔ بچوں پر بات بات پر چلا تے رہنا حماقت بھی ہے کہ اس طرح بچے مزید "آزاد" ہو جاتے ہیں۔ لہذا بار بار ڈانٹنے کے بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچوں کو رسوا کرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اُس کا تنہا

سادل "باغی" ہو جاتا ہے۔ بچے کی موجودگی میں کسی معزز شخص سے اُسی بچے کے بارے میں اس طرح کی شکایات کرنا مثلاً "اس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہت کرتا ہے بہت شرارتی ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ" عقلمندی نہیں، کیوں کہ اس سے بچے کی اصلاح ہونا درگنار اُلٹا ذہن یہ بنتا ہوگا کہ مجھے ماں باپ نے فلاں کے سامنے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات عام ہیں۔ اس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے جا چیخ و پکار کرنا اور بچے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقتاً ذلیل و خوار کرنا بھی شامل ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صداقتِ سیدہ زہراء

اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سچا اُن کے والد کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ (مُسْنَدُ ابْنِ یَعْلٰی، مسندِ عائشہ ج ۴، ص ۶۵، حدیث ۴۶۹۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خود سچی

اور سچے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی ہیں۔ سچ کی بہت زیادہ برکات

ہیں، آئیے! آپ کی خدمت میں اس کی چند برکات پیش کی جاتی ہیں چنانچہ

سچ کی برکتیں

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن حارث بن ابو قریبہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور وضو فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غُسلِ مبارک کی جستجو کی اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کیا، اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عزوجل اور اُس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تم سے محبت کریں تو جب امانتیں تمہارے سپرد کی جائیں تو انہیں ادا کر دیا کرو اور جب تم بولنے لگو تو سچ بولا کرو اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۸، ص ۴۸۴، حدیث ۱۴۰۱۶)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حضورِ نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں ہوں تو تمہیں دنیا کی کسی محرومی کا احساس نہیں ہوگا: (۱)..... امانت کی حفاظت کرنا (۲)..... سچ بولنا (۳)..... حُسنِ اخلاق اور (۴)..... حلال کمائی کھانا۔

(مُسْنَدِ أَحْمَد، مُسْنَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، ج ۳، ص ۵۸۴، حدیث ۶۸۱۲)

حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سیدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر کی ضمانت دیتا (یعنی ذمہ داری لیتا) ہوں، جھوٹ اگرچہ مزاح کے طور پر ہی ہو، تَرَک کرنے والے کو جنت کے وَسْط (یعنی درمیان) میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور اچھے اخلاق والے کو جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔

(سُنَنِ أَبِي دَاوُد، كِتَابُ الْأَدَب، بَابُ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، ص ۷۵۵، حدیث ۴۸۰۰)

حضرت سیدنا منصور بن معتمر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُنْزَّهٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی

میں نجات ہے۔ (مَکَارِمُ الْأَخْلَاقِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا، ص ۱۱۱)

خدا ہم کو سچ بولنے کی دے توفیق

تُو مَنہ سوچ کر کھولنے کی دے توفیق

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کی نحوستیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جھوٹ ایسی بری چیز ہے جو تمام ادیان میں حرام ہے اور ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں، اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی، قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی برائی ذکر کی گئی، چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”صدق کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عزَّوجلَّ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔“ (صَحِيحُ مُسْلِم، کتابُ البر والصلة،

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ..... الخ، ص ۱۰۰۸، حدیث ۲۶۰۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رُؤُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عظیم ہے: جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی ہی چیز ہے) اس کے لئے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے (یعنی حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا)، اس کے لیے وسطِ جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کئے، اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتابُ البرِّ

وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ، ص ۴۸۴، حدیث ۱۹۹۳)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔“

(جَامِعُ التِّرْمِذِی، مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ، ص ۴۸۱، حدیث ۱۹۷۲)

حضرت سیدنا سفیان بن اُسَید حَضَرُمِی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے

ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی

خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔ (سُنَنُ أَبِي دَاوُد، کتابُ الْاَدَب، بَابُ فِي الْمَعَارِضِ، ص ۷۷۸، حدیث ۴۹۷۱)

حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبي پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: ”من کی طبع میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں۔“ (مُسْنَدُ أَحْمَد، ج ۹، ص ۱۷۲، حدیث ۲۲۸۰۶) یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں، مومن کو ان سے دُور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اللہ! ہمیں جھوٹ سے، غیبت سے بچانا مولیٰ! ہمیں قیدی نہ جہنم کا بنانا

اے پیارے خدا! از پئے سلطانِ زمانہ جنت کے محلات میں تُو ہم کو بسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رَضِيَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت زیادہ لگاؤ تھا، سیدہ فاطمہ

الزہرا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی مشقت میں دیکھ کر

برداشت نہ کر سکتی تھیں، چنانچہ

بابا جان کی مشقت کو دیکھ کر رونا

حضرت سیدنا ابوثعلبہ خُشنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد پہلے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر اور پھر ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے گھر تشریف لے جاتے، راوی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے اپنا ہاتھ سرکار کے رخسار پر انوار پر رکھ دیا اور عرض گزار ہوئیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کپڑے پھٹے پرانے ہو چکے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! تیرے باپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا ہے کہ رُوئے زمیں پر کوئی شہری اور دیہاتی گھر نہ بچے گا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے باپ کے ذریعے یہ کام (یعنی دین اسلام) عزّت کے ساتھ پہنچا دے گا، یہ دین وہاں تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک رات کی پہنچ ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ لَحْمِي، ج ۹، ص ۲۶۴، حدیث ۱۸۰۴۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! ضمناً کچھ سفر کی سنتیں اور

آدابِ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ
المدینہ کی مطبوعہ 696 صفحات پر مشتمل کتاب ”نیک بننے اور بنانے کے

طریقے“ صفحہ 568 تا 576 پر ہے: ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے

کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا سنت ہے۔ (أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ، ج ۵، ص ۱۶۱)

چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، حضور نبی

کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہٗ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ

ہوئے اور آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کو روانہ ہونا پسند فرماتے

تھے۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِي، کتاب الجہاد والسير، بَابُ مَنْ اَرَادَ

غَزْوَةً..... الخ، ص ۷۶۰، حدیث ۲۹۵۰)

چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کروائے

اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔

(بَهَارِ شَرِيعَت، ج ۱، حصہ ۶، ص ۱۰۵۲، مفہوماً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ،

راحتِ قلب و سیدنا صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس کے پاس

اس کا بھائی معذرت لے کر آئے تو وہ اس کا عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل

پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب البر والصلة، بدوا آباءکم تبرکم ابناؤکم، ج ۵، ص ۲۱۳، حدیث ۷۳۴۰ مُلْتَقَطًا)

لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل ”الْحَمْد اور قُل“ سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

سفر پر جانے والے کو چاہئے کہ یہ 5 سورتیں پڑھ لیا کرے۔

(۱)..... قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ آخر تک (۲)..... إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحِ آخر

تک (۳)..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخر تک۔ (۴)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر

تک۔ (۵)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا جابر

بن مطعم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ”اے جابر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کیا تم چاہتے

ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشہ سفر میں بڑھ کر رہو

(یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغِ البالی نصیب ہو)؟“ ارشاد فرمایا: یہ 5 سورتیں پڑھ لیا کرو:

(۱)..... قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ آخر تک (۲)..... إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحِ آخر

تک (۳)..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخر تک (۴)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور

(۵)..... قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

ہر سورت کو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرو اور اسی پر ختم

کرو (اس طرح ان پانچ سورتوں میں بِسْمِ اللہِ 6 بار پڑھی جائے گی)۔“ حضرت سیدنا جابر

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے رُفقاء میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشہ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔ (کَنْزُ الْعَمَل، کتاب السفر، من قسم الافعال، ج ۳ الجزء السادس، ص ۳۱۴، حدیث ۱۷۶۴۵)

نوٹ !!

اسلامی بہنیں ناپاکی کے ایام میں سورہ نصر و سورہ کافرون نہیں پڑھ سکتیں باقی تینوں سورتیں لفظِ قل کے بغیر قرآن کی نیت کے بغیر بنیتِ دعا و ثناء پڑھ سکتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنے محارم کو مدنی قافلوں میں سفر کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب سنئے، چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کا چہرہ راہِ خدا میں گرد آلود ہو جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہو جائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرما دے گا۔“

(الْمُعْجَمُ الْكَبِير، ج ۴، ص ۲۵۰، حدیث ۷۳۵۵)

مسافر کو چاہئے کہ وہ دُعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دُعا مقبول ہے اسی طرح مظلوم کی دُعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی دعائیں مستجاب (یعنی مقبول) ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱)..... مظلوم کی دُعا (۲)..... مسافر کی دُعا (۳)..... باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دُعا۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِي، کتاب الدعوات، باب ما ذکر فی دعوة المسافر، ص ۷۹۳، حدیث ۳۴۴۸)

جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں: ”اَعِيْنُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔“ (الْحِصْنُ الْحَصِينُ، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۲ مُلَخَّصًا)

سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جب سفر سے کوئی واپس آئے تو (گھر والوں کے لئے) کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔“ (کَنْزُ الْعُمَال، کتاب السفر، قسم

الاقوال، ج ۳، الجزء السادس، ص ۳۰۱، حدیث ۱۷۵۰۲)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا شوہر یا محرم کے بغیر تنہا تین دن کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے، یہاں تک کے اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان محرم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گنہگار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ البتہ فقہائے متاخرین (م۔ت۔ا۔خ۔خرین) نے ایک دن کی مسافت پر عورت کے بے محرم جانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ (مأخوذ از ردِّ الْمُحْتَار، کتاب الحج، مطلب فی قولہم يُقَدَّمُ حَقُّ الْعَبْدِ..... الخ ج ۳، ص ۵۳۳)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 752 پر ہے: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معذور کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ، الباب الخامس عشر فی صلوٰۃ المسافر، ج ۱، ص ۱۵۶، ۱۵۷)

بیان کردہ مسئلہ میں ”تین دن کی مسافت“ کا ذکر ہے، خشکی کے سفر میں تین

دن کی مسافت سے مراد ساڑھے 57 میل کا فاصلہ ہے۔ (مأخوذ از فتاویٰ

رَضَوِيَّہ (مُخَرَّجَہ) ج ۸، ص ۲۷۰) کلومیٹر کے حساب سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر

بنتی ہے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۳، ۱۶۴، بِتَصَرُّفِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی نبی رحمت سے محبت

سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بچپن ہی سے بے حد صابرو
شاکر، متوکل، متین، سنجیدہ اور اطاعت شعار تھیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت و اُلفت اور خدمت و رفاقت کا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے
خوب خوب حق ادا کیا اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذرا سی
تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک روز ایک نابکار نے راہ میں آپ
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سر مبارک پر خاک ڈال دی۔ آپ اسی حالت
میں گھر تشریف لے گئے آپ کی صاحبزادی نے دیکھا تو پانی لے کر سر مبارک کو
دھونے لگیں اور روتی جاتی تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:
”جانِ پدر! اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو بچا لے گا۔“

(سیرتِ رسولِ عربی، ص ۶۳)

اُونٹنی کا بچہ دان

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32

صفحات پر مشتمل رسالے ”بڈھا بھاری“ صفحہ 28 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہُ نقل فرماتے ہیں: ایک دن حضور سر اپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کعبہ معظمہ زادہا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَظِیْمًا کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور کفارِ قریش ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم ان کو دیکھ رہے ہو؟ پھر بولا: تم میں کون ایسا ہے جو فلاں قبیلے سے دَنَج کردہ اونٹنی کا بچہ دان اٹھالائے اور جب یہ سجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں پر رکھ دے؟ اس پر بد بخت عُقْبہ بن ابی مُعِیْط اٹھ کر چل دیا اور بچہ دان (یعنی وہ کھال جس میں اونٹنی کا بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) لا کر رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان رکھ دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی حال میں رہے اور سر مبارک سجدے سے نہ اٹھایا اور وہ سب کے سب قہقہے مار کر ہنستے رہے، یہاں تک کہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (جن کی عمر اُس وقت بمشکل آٹھ سال تھی) آئیں اور انہوں نے حبیبِ اکبر عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پشتِ اطہر سے اس گندگی کو اٹھا کر پھینکا۔ تب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سر اقدس اٹھایا اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار ہوئے۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان قُریشیوں کو پکڑ۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** ثوابِ جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف

اور عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ۔ اس حدیثِ پاک کے راوی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو بدر کے روز مقتول (یعنی قتل شدہ) دیکھا۔ وہ بدر کے کنوئیں میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب المرأة تطرح عن المصلى شيئاً من الأذى، ص ۱۹۸، حدیث ۵۲۰)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تک خدائے زوجل کی قسم
جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بارگاہِ مصطفیٰ میں محبوبیت

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک فرش پر بٹھا کر ان کی دل جوئی فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہیں یا میں؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مجھے تم سے زیادہ اور تم اس سے زیادہ پیارے ہو۔

ایک اور ایمان افروز روایت سنئے! حضرت سیدنا جمیع بن عمیر تیمی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں میں اپنی پُھوپھی کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے عرض کی گئی: حضورِ اقدس صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا پھر عرض کی گئی: مردوں میں سے؟ فرمایا! ان کے شوہر، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بہت روزے رکھنے والے اور کثرت سے قیام کرنے والے ہیں۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ..... الخ، باب فضل

فاطمہ، ص ۸۷۲، حدیث ۳۸۷۷)

شَارِحِ مَشْكُوۃ، حَکِیْمُ الْأُمّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنَی

اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی حق گوئی کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے یہ نہ فرمایا کہ حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ پیاری ”میں“ تھی اور میرے بعد میرے والد بلکہ جو آپ کے علم میں حق تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اگر یہ ہی سوال حضرت فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ہوتا تو آپ فرماتیں کہ حضور صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زیادہ پیاری جناب عائشہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تھیں پھر ان کے والد۔ معلوم ہوا کہ ان کے دل بالکل پاک و صاف تھے۔ افسوس ان پر جو ان حضرات کو ایک دوسرے کا دشمن کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ محبت بہت قسم کی ہے اور محبوبیت کی نوعیتیں مختلف ہیں اولاد میں سب سے زیادہ پیاری جناب فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

ہیں، بھائیوں میں سب سے زیادہ پیارے علی مرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں اَزْوَاجِ پاک میں بہت پیاری جنابِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں، غرض کہ ایک محبت کے سلسلہ میں جنابِ فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت پیاری دوسرے سلسلہ میں حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت پیاری۔ مقابلہ ایک سلسلہ کے افراد میں ہوتا ہے۔ (مِرَاۃُ الْمَنَاجِیح، اہل بیت کے فضائل ج ۸، ص ۴۶۹)

جگر گوشہ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے رُغُیُوب، مُزَنِّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ”فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) تمام اہلِ جنت یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے۔“ مزید فرمایا: ”فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“ (مَشْکُوۃُ الْمَصَایِیح، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ، ج ۲، ص ۴۳۵-۴۳۶، حدیث ۶۱۳۸-۶۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سفرِ مصطفیٰ کی ابتدا و انتہا

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عُمَر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت سَیِّدُنا فاطمہ الزَّہْرَا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر

سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات فرماتے۔ (الْمُسْتَذْرَكُ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، اذا سافر النبی الخ، ج ۴، ص ۱۴۱، حدیث ۴۷۹۲)

آمدِ مصطفیٰ پر اندازِ استقبال

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ، صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدتنا فاطمہ الزَّہْرَا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، ص ۸۷۱، حدیث ۳۸۷۱ ملقطاً)

امیرِ اہلسنت اور اتباعِ سنت

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کا اندازِ سفر بھی کچھ اس طرح سے ہے کہ جب آپ سفر کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے جاتے ہیں تو اپنی شہزادی سے ملاقات کر کے جاتے ہیں اور جب واپس تشریف لاتے ہیں تو اکثر سب سے پہلے اپنی شہزادی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں بیٹی کے بہت زیادہ فضائل وارد ہیں، چنانچہ

”بیٹی“ کے چار حروف کی نسبت سے 4 فرامینِ مصطفیٰ

(1)..... جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو رپّ ذوالجلال لڑکی کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسے خوب برکت پہنچاتا ہے اور کہتا ہے: کمزوری مخلوق کمزور سے پیدا ہوئی، اس کی نگہداشت کرنے والے کی قیامت تک مدد کی جائے گی۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ، باب الباء، من اسمہ بکر، ج ۲، ص ۲۲۹، حدیث ۳۱۰۱)

(2)..... جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا میں اُس جہاد کرنے والے کی مثلِ اُجر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔ (التَّرْغِيبُ وَالتَّرهيبُ، کتاب البر والصلة، الترغیب فی کفالة الیتیم..... الخ ص ۸۱۷، حدیث ۳)

(3)..... جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو داخلِ جنت ہوگا۔ (جَامِعُ التَّرْمِذِی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة..... الخ، ص ۴۷۰، حدیث ۱۹۱۳)

(4)..... جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحبِ مال ہو جائیں۔ اشْعَثُ اللَّفْعَاتِ، ج ۴، ص ۱۳۲) تو اللہ عزّوجلّ اس کے لئے جنت واجب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سُن کر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو

لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شَرْحُ السُّنَّةِ لِلْبَغَوِی، ج ۶، ص ۴۵۲، حدیث ۳۳۵۱ مُلَخَّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

آقا شہزادی کو نماز کے لئے بیدار کرتے

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: چھ مہینے تک نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ معمول رہا کہ نماز فجر کے لئے جاتے ہوئے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ”اے اہل بیت! نماز، اللہ عَزَّوَجَلَّ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الاحزاب، ص ۷۴۱، حدیث ۳۲۰۶)

پارہ 16، سورہ طہ، آیت نمبر 132 میں ارشادِ ربُّ العلیٰ ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا
ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی

”تفسیر نور العرفان“ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ گھر میں رہنے والے تمام لوگ انسان کے اہل کہلاتے ہیں۔ بیویاں، اولاد، بھائی، برادر وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ نمازی کامل وہ نہیں جو صرف خود نماز پڑھ لیا کرے بلکہ وہ ہے جو خود بھی نمازی ہو اور اپنے سارے گھر والوں کو نمازی بنا دے۔ تیسرے یہ کہ حکمِ نماز کی نوعیتیں جُدا گانہ ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بیوی کو مار کر نماز پڑھائے۔ بھائی برادر کو زبانی حکم دے۔ (تفسیر نور العرفان، پ ۱۶، طہ، تحت الآية: ۱۳۲، ص ۳۸۶)

صدائے مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نئی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر جاتے اور انہیں نماز کے لئے اُٹھاتے۔ اَسلافِ اُمّت کا بھی یہی معمول تھا۔ آپ بھی کوشش کیجئے کہ نمازِ فجر میں خود بیدار ہو کر اپنے محارم کو بھی بیدار فرمایا کریں، اگر آپ سے چھوٹے نماز میں سستی کرتے معلوم ہوں تو انہیں حسبِ موقع ڈانٹ کر نماز پڑھائیں اور بڑوں کو ادب کے دائرے میں رہ کر عرض کریں۔

میں نماز نہیں پڑھتی تھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے!

اس سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول نے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی بنادیا، فیشن کے متوالوں کو سُنّتوں پر عمل کا ذہن دیا، لندن، پیرس کے سپنے دیکھنے والوں کو مدینے کا دیوانہ بنایا اور نہ جانے کیسے کیسے بگڑوں کو راہِ راست پر لایا، ایسی ہی ایک مَدَنی بہارِ مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ پنجاب (پاکستان) میں مقیم اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں تو مذہبی تھا کہ میرے اُبُو جانِ مسجد میں مؤدّن اور بڑی بہن اور بھائی جانِ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، مگر میرا ذہن دُنیاوی لذّتوں میں بدمست اور نفس گناہوں پر دلیر تھا، نمازیں قضا کر ڈالنا میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔ اُن کے مَحَبّت بھرے انداز سے میرا دل پسِچ گیا اور میں نے اجتماع میں شرکت کی نیت کر لی۔ جب وہاں گئی تو ایک مُبلّغہ دعوتِ اسلامی نے "بے نمازی کی سزائیں" کے موضوع پر دل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سُن کر میں تھرّا اُٹھی اور میں نے پکی نیت کی کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ ربیع الثوٰی شریف کا موسم بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے اجتماعِ میلاد میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے "TV کی تباہ کاریاں" بیان کیں۔ اس بیان کو سُن کر میرے رُونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ وہ دن

اور آج کا دن میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اصلاح کی

کوششوں میں مصروف ہوں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! فیشن کی متوالی کا ہفتہ وار

سٹنٹوں بھرے اجتماع میں دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آگئیں اور

ان اسلامی بہنوں کے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن گئیں جنہوں نے اسے اجتماع

کی دعوت دی تھی کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی

شان ہے: ”اِنَّ الدَّالَّ عَلٰی الْخَيْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے

والے ہی کی طرح ہے۔“ (سُنَنُ التَّرمِذِی، ابواب العلم، ما جاء الدال على الخیر

کفَاعلہ، ص ۶۲۸، حدیث ۲۶۷۰) آپ بھی اس فرمانِ عالی پر عمل کی نیت فرمائیجئے

کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی اسلامی بہن کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن

و سنت کی راہ پر آگئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہوگا اور اس کی برکت سے پابندِ

سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا

ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری

دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! اپنی

اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس سے زیادہ ہے،

”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو !

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

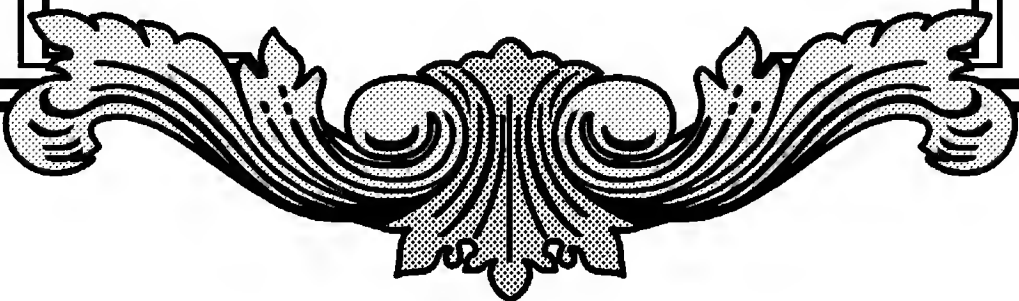
پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اللّٰہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیگِ اَجَل کو لبیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہمُ العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا



خاتونِ جنت کا ایشار و سخاوت



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا ایثار و سخاوت

دُرود شریف کی فضیلت

صاحبِ مرویاتِ کثیرہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باقرینہ ہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سَيَّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جو ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پرا ملین (یعنی ”ایسا ہی ہو“) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِي، قسم الاقوال،

تنمة حرف الهمزة مع النون ج ۳، ص ۱۲۵، الحديث ۷۷۵۰)

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر

بھجج اے میرے کردگار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کون نہیں جانتا کہ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہَا اس فقید المِثَال (بے مثال) عظمت کے مالک باپ کی لُختِ جگر ہیں جن کے

قدموں میں دنیا بھر کے خزانے بچھے رہتے تھے اور اسلام کے اس مایہ ناز فرزند کی

اہلیہ تھیں جن کی شمشیر جو ہر دار نے صفحہ ہستی پر اَنمٹ (نہ مٹنے والے) نُقُوشِ ثبوت

کر کے دنیا کو ورطہ حیرت (وڑ۔ طہ۔ اے۔ نئے۔ رت یعنی انتہائی حیرانی) میں ڈال

دیا تھا، دنیا اس گھرانے کے تقدُّس کی قسم کھاتی تھی، لیکن اس کے باوجود دُخترِ خیرِ الا

نام کی زندگی اس حالت میں گزری کہ کبھی پیٹ بھر کر دو وقت کا کھانا نہ کھایا، جو ملتا اس کو

دوسروں پر نچھاور کر دیتیں اور خود فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتیں اور جس مکاں میں

رہتیں وہاں آرائش و زیبائش کا نام و نشان تک نہ تھا قیمتی اور خوبصورت بستر وغیرہ کا

ذِکر ہی کیا وہاں تو بعض اوقات معمولی سا بستر بھی بمشکل میسر آتا۔ ایک دفعہ رسول

اَوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی محبوب نورِ نظر سے ملنے تشریف لائے تو دیکھا

کہ اس قدر چھوٹی چادر اوڑھ رکھی ہے کہ سر ڈھانپتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور

پاؤں چھپاتی ہیں تو سر کھل جاتا ہے۔

(ماخوذ از مُکَاشَفَةُ الْقُلُوب، باب فی فضل الفقراء ص ۱۸۰)

اس ناداری اور افلاس کی وجہ یہ نہ تھی کہ دنیا کی دولت انہیں مل نہ سکتی تھی بلکہ یہ خاندانِ نبوت کا وہ امتیاز ہے جس نے فقر و استغنا کا آخری تصوّر قائم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جو اللہ عزّوجلّ کے لئے جیتے اور مرتے ہیں دنیا کی زیبائش و آرام اور آٹاشہ و دولت ان کے لئے خاکِ پا سے بھی کم تر حیثیت رکھتی ہے وہ دنیا کو دینے کے عادی ہوتے ہیں، لینے کے نہیں اور ناموری اس وقت مزید عروج و دوام پالیتی ہے جب بندہ افعالِ محمودہ پر کار بند اور اخلاقِ حسنہ سے مُتَّصف ہو جاتا ہے بنتِ رسولِ فاطمہ بتول رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ناموری اور نیک نامی سے کون مسلمان ناواقف ہے حسب و نسب کی برتری اور مذہب و ملت کی طرف سے ملنے والی بڑائی تو ہے ہی مزید نیک افعال و حسنِ اخلاق نے سونے پر سہاگے کا کام کیا اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ہمیشہ کے لئے اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے مکتوب اور اذہانِ مؤمنین میں منقوش ہو گیا۔

سائلین کی حاجتِ روائی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548

صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صَفْحَہ 1442 پر ”تفسیر

خزائنُ العرفان“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: حضراتِ کَرِیمِین رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے

کائنات، علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ و حضرت سیدِ شہابی
 بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سیدتنا فِضَّة رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان شہزادوں رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحت یابی کے لئے تین روزوں کی ممت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے صحت
 دی، نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے؛ حضرت سیدنا مولیٰ
 علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ ایک یہودی سے تین صاع بولا، حضرت خاتونِ
 جنت نے ایک ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) تینوں دن پکایا لیکن جب
 افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک
 دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں
 ان سانکوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خَزَائِنُ
 الْعِرْفَان، پ ۲۹، الذَّہَر تحت الایۃ: ۸ ص ۱۰۷۳، ملخصاً)

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے!

صَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

”حسین“ کے چار حروف کی نسبت سے ذکر کردہ حکایت کے 4 مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْهَا کی ذکر کردہ حکایت سے ہمیں نذر، سخاوت، ایشار اور کھانا کھلانے کے متعلق چند مدنی پھول چُننے کو ملے۔ آئیے! کچھ ان مدنی پھولوں کے بارے میں ملاحظہ فرمائیے:

پہلا مدنی پھول..... نذر

نذر کسے کہتے ہیں؟

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نذر و منت شریعت میں اس عبادت کے کام کو کہتے ہیں جو بندہ خود اپنے اوپر لازم کر لے مثلاً یہ کہا کہ اگر میرا فلاں مقصد پورا ہو گیا تو میں اتنی رکعتیں نفل پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو خدا کی رضا کے لئے کھانا کھلاؤں گا یا کوئی بھی نیک کام کروں گا۔

(مَسَائِلُ الْقُرْآن، منت ماننے کا بیان، ص ۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نذر کے بارے میں اہم معلومات

شَارِحُ مَشْکُوۃ، حَکِیْمُ الْأُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی

”مراۃ المناجیح“ جلد 5 صفحہ 202 پر فرماتے ہیں: غیر واجب عبادت کو اپنے

پر واجب کر لینا نذر ہے، نذر شرعی میں یہ شرط ہے کہ ایسی چیز کی نذر مانی جائے جو

کہیں نہ کہیں واجب ہو، جو چیز کہیں واجب نہ ہو اس کی نذر شرعی درست نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ وہ کام عبادت ہو، تیسرے یہ کہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو کسی بندے کے لئے نہ ہو کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف رب تعالیٰ کی ہی ہو سکتی ہے، ہاں! نذر لغوی بمعنی نذرانہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں فاتحہ بُرگان، گیارہویں شریف کی نذر ماننا شرعی نذر نہیں۔ لغوی نذر ہے۔ (مراۃ المناجیح، باب فی النذور الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۲)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے^(۱) یا فلاں بُرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ^(۲) یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا گونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرے تو اچھا ہے۔ ہاں! البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے (یعنی رات بھر جاگتے ہیں) جس میں کنبہ (یعنی خاندان) اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی

(۱)..... مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔ (۲)..... یعنی کسی ولی یا بُرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے بعض لوگ تاشے^(۱) باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بیلا وادینا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔ (بہارِ شریعت، منت کا بیان ج ۲، حصہ نہم، ص ۳۱۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنْت کے بارے میں فرمانِ رَبِّ الْعِزَّت

پارہ 3 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 270 میں مَنْت کے بارے میں

ارشادِ رَبِّ الْعِزَّت ہے:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ

ترجمہ کنز الایمان: اور تم جو خرچ کرو یا

مَنْت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور

لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(1)..... ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی ”تفسیر خزانِ العرفان“ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لئے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا، یارب! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے کہ فلاں بیمار کو تندرست کر دے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔

(تفسیر خزانِ العرفان، پ ۳، البقرة، تحت الآية: ۲۷۰، ص ۹۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنّت پوری کرنے والوں کی مدح سرائی

اپنی مَنّت کو پورا کرنا قابلِ تعریف اور ثواب کا کام ہے جیسا کہ امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلَیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم و حضرت سیدِ ثنائی بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سیدِ شفا فِضّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضراتِ کَسَنِینِ کریمِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شفا یابی پر روزوں کی مَنّت

کو پورا کیا تو ان کی مدح میں اللہ ربُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 29 سُورَةُ الدَّهْر کی آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

يُؤْفُونَ بِالْأُكُوفِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ
شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ①

کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے

(پ ۲۹، الدهر: ۷) ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صحابہ کرام کا منت ماننا

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی ”تفسیر خزانِ عرفان“ میں فرماتے ہیں حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا طلحہ اور حضرت سیدنا سعید بن زید اور حضرت سیدنا حمزہ اور حضرت سیدنا مصعب وغیرہم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے نذر مانی تھی کہ وہ جب رسول کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں، ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ (خزائن العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الایہ: ۲۳، ص ۷۷۷) اور حضرت سیدنا حمزہ و مصعب رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا شہید ہو گئے، چنانچہ

پارہ 21، سُورَةُ الْأَحْزَابِ، آیت نمبر 23 میں ارشاد ہوتا ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا
عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَبِهِمْ مَّنْ قَضَىٰ
نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ ۚ وَمَا بَدَّلُوا
تَبْدِيلًا ۝۲۳

(پارہ ۲۱، الأحزاب: ۲۳) راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کون سی منت مانی جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ منت ماننا جائز ہے اور جائز
منت پوری کرنے پر مدح سے بھی نوازا گیا ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کردہ آیت
مبارکہ میں ملاحظہ فرمایا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر کسی گناہ کی منت مانی ہو تو اسے ہر
گز ہرگز پورا نہ کیا جائے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ
المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد دوم
صفحہ 318 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد
امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیِّ منت کے متعلق بہت ہی اہم مسئلہ بیان کرتے
ہوئے فرماتے ہیں: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں
کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا

جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو (یعنی فضول) خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائے گا، بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچانہ لیں گی۔ منت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں۔

مزید فرماتے ہیں: ”عَلَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور (منت کی) بدھمی (یعنی پٹکا یا پھولوں کا ہار یا گلے میں پہننے کا ایک زیور) پہنانے اور مرثیہ کی مجلس^(۱) کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات (یعنی بیہودہ رسوں) کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت مانی نہ چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔“ (بہار شریعت، منت کا بیان، ج ۲، حصہ ۹، ص ۳۱۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت زینب بنت جحش کی نذر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 59

صفحات پر مشتمل اُمہات المؤمنین کے فضائل و مناقب پر مشتمل ایمان افروز

(1)..... وہ مجلس جس میں شہدائے کربلا کے مصائب و شہادت کا نوحہ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

کتاب ”امہات المؤمنین“ صفحہ 43، 44 میں ذکر کردہ کلام کا خلاصہ ہے:
 جب اُم المؤمنین حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سرکار ابدِ قرار، شفیع
 روز شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح کے متعلق قرآنِ پاک کی یہ آیت
 مبارکہ نازل ہوئی:

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا تَرَجَّهُ كُنْزَ الْإِيمَانِ: پھر جب زید کی غرض
 زَوَّجْنٰکَہَا اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح
 (پ ۲۲، الأحزاب: ۳۷) میں دے دی۔

تو حضور پر نور، شفیعِ یومِ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے
 مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور اس کو یہ خوشخبری
 سنائے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ فرما دیا ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خادمہ حضرت سیدتنا سلمیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دوڑتی ہوئی
 حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سنا کر
 خوشخبری دی۔ حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس بشارت سے اس قدر
 خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اتار کر اس خادمہ کو انعام میں دے دیا، سجدہ شکر بجالائیں
 اور غڈِ رمانی کہ 2 ماہ روزہ دار رہوں گی۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت (مترجم)، باب

دوم ذکر امہات المؤمنین... الخ، ج ۲، ص ۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

”نذر“ کے تین حروف کی نسبت سے نذر کے متعلق 3 احادیث مبارکہ

﴿1﴾..... اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ زَوْجَةُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ سَيِّدَهُ، عَالِمَهُ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے مروی ہے کہ نذر کے پیکر، انبیاء کے سرور، دو عالم کے ولبر صلی اللہ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ارشادِ روح پرور ہے: ”مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ“ یعنی جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اس کی اطاعت کرے اور جو اس کی نافرمانی کی نذر مانے، وہ نافرمانی نہ کرے۔“

(صَحِيحُ الْبُخَارِي، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، ص ۱۶۳۵، الحدیث ۶۶۹۶)

شارح مشکوٰۃ، حکیمُ اُُمَّتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِي

”مِرَاةُ الْمَنَاجِيح“ جلد 5 صَفْحَہ 203 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت تو ویسے بھی کرنی چاہئے اور جب نذرِ مان لی تو بدرجہ اولیٰ کرنی چاہئے۔ خیال رہے کہ جو کام بذاتِ خود گناہ ہو، اس کی نذر دُرُست ہی نہیں جیسے شراب پینے، جوا کھیلنے، کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی نذر کہ ایسی نذریں باطل ہیں ان کا پورا کرنا حرام، مگر ان پر کفارہ واجب ہے کہ یہ کام ہرگز نہ

کرے اور کفارہ ادا کرے،^(۱) اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے^(۲) کہ اس نے رب تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی، مگر جو کام کسی عارضہ کی وجہ سے ممنوع ہوں ان کی نذر درست ہے، یا ان کی قضا کرے یا کفارہ دے جیسے عید کے دن کے روزے یا طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھنے کی منت کہ یہ منت دُرست ہے۔ (مرآة المناجیح، کتاب الایمان والنذور، باب فی النذور، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۳)

﴿2﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُفْضَلُ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِیْمِ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا دیکھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے متعلق پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا، نہ سایہ لے گا، نہ کلام کرے گا اور روزے رکھے گا، تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ

(1)..... چنانچہ ”دُرِ مختار“ میں ہے، ”جس نے کوئی گناہ کرنے کی قسم کھائی مثلاً والدین سے کلام نہیں کرے گا یا آج فلاں کو قتل کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔“ (الدُرُ الْمُخْتَار، کتاب الایمان، ص ۲۸۳)

(2)..... جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، ”كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ یعنی نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے۔“ (صَحِیحُ مُسْلِم، کتاب النذر، باب كفارة النذر، ص ۶۴۳، حدیث ۱۶۴۵) اور قسم کا کفارہ تین طرح کا ہے..... غلام آزاد کرنا..... یا ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا..... یا پھر ۱۰ مسکینوں کو کپڑے پہنانا۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ، کتاب الایمان، ج ۳، ص ۴۳۰) اور اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے درپے تین روزے رکھے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الایمان، الباب الثانی..... الخ، الفصل

الثانی فی الکفارة، ج ۲، ص ۸۶)

کلام کرے، سایہ لے لے اور بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (صَحِيحُ
الْبُخَارِي، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فیما لا یملک وفي معصية،
ص ۱۶۳۶، الحدیث ۶۷۰۴)

شارح مشکوٰۃ، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنَی
”مراۃ المناجیح“ جلد ۵ صفحہ 204 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے
ہیں: سب لوگ بیٹھ کر خطبہ سن رہے تھے مگر یہ صاحبِ حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر سن رہے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ پڑھنا
کھڑے ہو کر سنت ہے اور سننا بیٹھ کر سنت، اسی لئے تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے کھڑے ہونے پر تعجب فرمایا۔

مفتی صاحبِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَزِید فرماتے ہیں: خاموش رہنا، سایہ
میں نہ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نماز میں قرأت فرض ہے اور
التحیات میں بیٹھنا واجب بھی ہے فرض بھی، اس طرح ہمیشہ کھڑا رہنا طاقت انسانی
سے باہر ہے یہ نذر توڑ دے مگر روزہ چونکہ عبادت ہے اس لئے اسے پورا کرے۔
خیال رہے کہ ابو اسرائیل نے ہمیشہ کھڑے رہنے، ہمیشہ خاموش رہنے، سایہ میں
نہ بیٹھنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی، حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی
نذریں توڑنے کا حکم دیا مگر روزے کی نذر پوری کرنے کی تاکید فرمائی جو کوئی ہمیشہ

روزہ رکھنے کی نذر مانے وہ سال میں پانچ (5) حرام روزوں (یعنی عید الفطر اور 4 عید الاضحیٰ یعنی 10, 11, 12, 13 ذی الحجہ) کے سوا تمام دن روزے رکھے اور ان پانچ دن روزے نہ رکھنے کی وجہ سے کفارہ دے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الایمان والندور، باب فی الندور، الفصل الاول، ج ۵، ص ۲۰۴)

﴿3﴾..... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (فتح مکہ کے دن) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یَا رَسُولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لئے مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ مدینے کے سلطان، رحمت عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ دوبارہ پھر اُس نے وہی سوال کیا، فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ پھر سوال کا اعادہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: ”اب تم جو چاہو کرو۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان والندور، باب فی الندور، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۳۰، حدیث ۳۴۴۰)

شرح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ مکہ معظمہ کی مسجد کا ثواب بیت المقدس سے دو گنا ہے کہ وہاں ایک کا ثواب پچاس ہزار ہے اور حرم شریف میں ایک لاکھ اور مسجد نبوی کا

ثوابِ بیٹ المقدّس کے برابر، مگر مسجدِ نبوی میں نماز کا درجہ زیادہ ہے کہ یہاں حضور
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قُرب ہے اور چونکہ نڈر تھی بیٹ المقدّس کی اور یہ صاحبِ ادا
 کرتے مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں جو وہاں سے اعلیٰ ہے لہذا بہر حال نڈر پوری
 ہو جاتی۔ مساجد میں اعلیٰ مسجدِ حرام ہے پھر مسجدِ نبوی پھر مسجدِ قدسی پھر اپنے شہر کی
 جامع مسجد پھر محلّہ کی مسجد پھر گھر کی مسجد (جائے نماز)۔ (مرآة المناجیح، کتاب الایمان
 والنذور، باب فی النذور، الفصل الثانی، ج ۵، ص ۲۱۰، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہارِ شریعت کا مطالعہ کیجئے!

نڈر کے بارے میں فقہی مسائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے
 اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 2 صفحہ 311
 318 تا کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا مدنی پھول: سخاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں سخاوت
 کرنی چاہئے اور بخل نہیں کرنا چاہئے کہ سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں اور
 مسلمانوں کی تکالیف دُور کرنے کی خاطر اپنی مُشکلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں

کرتے جیسا کہ آپ نے حدیثِ فاطمہ میں ملاحظہ فرمایا کہ وقتِ افطار کے لئے جو تین صاع بھولائے وہ بجائے اس میں کچھ رکھنے کے سب کے سب سائلین پر یکے بعد دیگرے خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا یہ اعلیٰ قسم کی سخاوت تھی اور پھر ان کو جس انعام سے نوازا گیا وہ بھی کم نہیں کہ تاقیامت پڑھی جانے والی کتاب میں اللہ ربُّ العلیٰ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا تذکرہ فرمادیا جو کہ آپ ابتدائی صفحات میں ملاحظہ فرما چکی ہیں۔ اب یہاں سخاوت کے متعلق کچھ مدنی پھول اور اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کے ارشادات و واقعات نقل کئے جائیں گے تاکہ ان کی سخاوت سے ہمیں بھی کچھ حصہ مل جائے۔ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ سخاوت کرنے سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے اور مال بھی گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ دینِ اسلام کی تبلیغ بھی سخاوت و حسنِ اخلاق پر منحصر ہے، جیسا کہ

دینِ اسلام کی اصلاح کس پر منحصر ہے

رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”یہ وہ دین ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے لئے چن لیا اور تمہارے دین کی اصلاح سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہی پر منحصر ہے، پس ان دونوں کے ساتھ اپنے دین کو آراستہ کرو۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، ج ۲، ص ۲۳۲، الحدیث ۵۲۵۳)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 417

صفحات پر مشتمل کتاب ”احیاء العلوم کا خلاصہ“ صفحہ 265 پر حُجَّةُ الْإِسْلَام

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیِ حدیثِ پاک نقل

فرماتے ہیں: ”فَاكْرِمْوْهُ بِهَمَّا مَا صَحِبْتُمُوْهُ“ ترجمہ: جب تک اس دین پر

رہو ان دونوں چیزوں کے ذریعے اس کا احترام کرو۔“

(المعجم الاوسط، من اسمه مقدم، ج ۶، ص ۳۲۳، الحديث ۸۹۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت کسے کہتے ہیں؟

حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا گیا کہ

سخاوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سخاوت یہ ہے کہ تو اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستے

میں خرچ کر دے۔ (احیاءُ علُومِ الدِّین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان

فضيلة السخاء، ج ۳، ص ۳۰۴)

تہلیاں بھر بھر کر تقسیم فرما دیں

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے پوچھا گیا کہ

سخاوت کسے کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: (مسلمان) بھائیوں سے

نیکی کا سلوک کرنا اور مال عطا کرنا سخاوت ہے۔ فرمایا: میرے والد ماجد کو

دراشت میں 50,000 درہم ملے تو انہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیں اور فرمایا کہ میں نماز میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے لئے جنت کا سوال کیا کرتا تھا تو مال میں ان سے بخل کیوں کروں؟ (المَرْجَعُ السَّابِقُ ، ص ۳۰۵)

سخاوت کی خصلت عنایت ہو یا رب!
دے جذبہ بھی ایثار کا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب ”152 رحمت بھری حکایات“ صفحہ 163 پر ہے:

حضرت سیدنا ابوسلیمان عبد الرحمن بن احمد بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق و موافق ہو (کہ سامنے والے کو جس چیز کی حاجت ہو وہ دی جائے)۔ (شعب الایمان، الرابع والسبعون من شعب

الایمان ، باب فی الجود والسخاء، ج ۷، ص ۴۴۷، الرقم ۱۰۹۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جود و کرم ایمان کا حصہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415

صفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صدقات“ صفحہ 219 پر ہے: حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: عقل سے زیادہ مددگار کوئی مال نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، مشورہ سے بڑھ کر کوئی پشت پناہ نہیں۔ سنو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جو اد و کریم ہوں کسی بخیل کے لئے مجھ سے راہِ فرار نہیں اور بخلِ کفر (ناشکری) سے ہے اور کفار (نافرمان) جہنم میں جائیں گے جبکہ جو د و کرم ایمان کا حصہ ہے اور اہل ایمان جنت میں جائیں گے۔ (اَحْيَاءُ عُلُومِ

الدِّينِ، کتاب ذم البخل و ذم حُب المال، بیان فضیلة السخاء، ج ۳، ص ۳۰۴)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں مدفنِ مر محبوب کے قدموں میں بنادے

ہو بہرِ ضیا نظرِ کرم سُوئے گنہگار جنت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھا اندازِ سخاوت

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جو دو سخاوت کا یہ

عالم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیار ہو جاتے تو احاطے کی دیوار میں شگاف

فرما دیتے پھر لوگوں کو اجازت دیتے کہ وہ آکر کھائیں اور اٹھا کر بھی لے

جائیں۔ دیہاتی لوگ باغ کے گرد آتے، پس وہ اس میں داخل ہو کر پھل کھاتے

اور اٹھا کر بھی لے جاتے۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ 15 سُورَةُ الْكَهْف کی آیت نمبر 39 کا تکرار کرتے تھے حتیٰ کہ باغ سے باہر تشریف لے جاتے۔

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ترجمہ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں
(پ ۱۵، الکھف: ۳۹) کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

(حلیۃ الاولیاء، عروہ بن زبیر، ج ۲، ص ۲۰۵ الرقم ۱۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سخاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 680

صفحات پر مشتمل کتاب ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ صَفْحَہ 571 پر حُجَّةُ الْاِسْلَام

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِیِ حدیثِ پاک نقل

فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ میں نے

رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے پہلے میزانِ عمل

میں حُسْنِ خُلُق اور سخاوت رکھی جائے گی، جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا

تو اس نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے قوت عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے اسے حُسْنِ خُلُق

اور سخاوت سے تقویٰ بخشی اور جب اللہ تعالیٰ نے کُفر کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے قوت بخشی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بُخل اور بد خلقی سے تقویٰ بخشی۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی فضل حسن الخلق، ص ۴۰۸، کوئٹہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابراہیم بن اَدَہم کی سخاوت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مشتمل کتاب ”عُیُونُ الْحِکَايَات“ حصہ اول صفحہ 110 پر ذکر کردہ حکایت کا خلاصہ ہے: حضرت سیدِ نایجی بن اسود کلابی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: ”میں نے حضرت سیدِ نایم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کو اپنے باغ کی دیکھ بھال کے لئے اجیر (یعنی ملازم) رکھا، تقریباً ایک سال بعد میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں گیا ایک شخص عمدہ اونٹ پر سوار ہو کر ہمارے پاس آیا اور اس نے حضرت سیدِ نایم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے بارے میں پوچھا، میں نے اسے بتایا کہ ”آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَلَائِ جَلَّ جَوْدُہِہِ۔“ وہ شخص آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس آیا، دست بوسی کی اور نہایت مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت سیدِ نایم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: ”میں ”بلخ“ شہر سے آیا ہوں، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

کے چند غلاموں کا انتقال ہو گیا ہے، میں ان کا مال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ یہ تیس ہزار (30,000) درہم آپ کے ہیں انہیں قبول فرمائیں۔“

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْرَم نے اس مال کے تین حصے کرتے ہوئے فرمایا: ”ایک تمہارے لئے کیونکہ تم سفر کی صعوبتیں اور مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے ہو، دوسرا حصہ لے جاؤ اور اسے بلخ کے غربا و مساکین میں تقسیم کر دینا۔“

پھر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت سیدنا یحییٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی طرف متوجہ ہوئے جن کے باغ میں آپ بطور اجیر (ملازم) کام کرتے تھے، ان سے فرمایا: ”یہ ایک حصہ تم لے لو اور اسے ”عسقلان“ کے غربا و فقرا میں تقسیم کر دینا۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وہاں سے تشریف لے گئے اور ان تیس ہزار (30,000) درہم میں سے ایک درہم بھی خود نہ لیا۔

(عیون الحکایات، ص ۷۱ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی کا کھانا دوا ہے!

شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سخی کا کھانا دوا اور بخیل کا کھانا بیماری

ہے۔“ (جمع الجوامع، حرف الطاء، الطاء مع العين، ج ۵، ص ۱۱۸، الحديث ۱۳۸۹۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میرے آقا کی سخاوت

ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مُبالغہ کیا کہ حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے، یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب صاحبِ فضل و کمال ہیں، حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جو دونوں میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جو دو کرم کی آزمائش کرادی جائے، چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قمیص مانگ لائے، اس وقت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیپ تن تھی وہی اُتار کر عطا فرمادی۔

(تَفْسِیْرُ خَزَائِنِ الْعِرْفَان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایہ: ۲۹، ص ۵۳۱)

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے

ترے در کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سخاوت کے بارے میں احادیث

مبارکہ اور اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات اور آخر میں پیارے آقا،

مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کے متعلق بھی ملاحظہ

فرمایا۔ سخاوت کرتے وقت یہ بات ذہن نشین رہے کہ اتنا مال خرچ نہ کرے کہ اپنی

ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے اور لوگوں سے سوال کرنا پڑے۔ لہذا خرچ

کرنے اور مال روکنے دونوں میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

پارہ 15 سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيل آیت نمبر 29 میں ارشادِ ربّ جلیل ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا ہاتھ اپنی

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا

مَحْسُورًا ① (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۹) کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا

تھکا ہوا۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد

آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی ”تفسیر خزانِ العرفان“ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت تحریر

فرماتے ہیں: یہ تمثیل ہے جس سے اتفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گیا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے، دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا۔ ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب بُرا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الایہ: ۲۹)

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾
کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی

(پ ۱۹ الفرقان: ۶۷) کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر

رہیں۔

حدیثِ پاک میں بھی اعتدال میں رہنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی،

چنانچہ فقیہِ اُمتِ محبوب حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ رسولِ کریم، صاحبِ خلقِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا

عَالَ مَنْ اقْتَصَدَ یعنی جو شخص اعتدال اختیار کرے گا تنگدست نہیں ہوگا۔

(شُعَبُ الْإِيمَان، باب الاقتصاد فی النفقة... الخ، ج ۵، ص ۲۵۵، حدیث ۶۵۶۹)

ایک اور روایت میں رسولوں کے سالار، نبیوں کے تاجدار صلی اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اقْتَصَدَ اَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ بَدَّرَ اَفْقَرَهُ اللّٰهُ یعنی جو شخص (اخراجات میں) اعتدال قائم رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مالدار بنا دیتا ہے اور جو آدمی ضرورت سے زائد خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دیتا ہے۔ (کَنْزُ الْعَمَالِ، کتاب الاخلاق، الاقتصاد والرفق فی المعیشتہ، ج ۲، الجزء الثالث، ص ۲۴، الحدیث: ۵۴۳۴)

ضرورت سے زیادہ مال و دولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یا رسول اللہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاں! جو شخص توکل کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہو وہ راہِ خدا میں سارا مال خرچ کر

سکتا ہے، جیسا کہ

یارِ غار کا مالی ایثار

(غزوہ تبوک کے موقع پر) نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِیْمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ

نے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (محبوبِ رحمن، شاہ کون

و مکان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے) صحابہ

کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ اپنا کثیر مال راہِ خدا میں لائے سب سے پہلے صحابی ابن

صحابی، عاشق اکبر حضرت سیدِ ناصدِ یق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا سارا مال چار ہزار درہم لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے، نئی مختار، دو عالم کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اس ایثار کو دیکھ کر) استفسار فرمایا: کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ عَرَض گزار ہوئے: ”ان کے لیے میں اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔“ (مطلب یہ کہ میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے اللہ و رسول کافی ہیں)۔ (سُبُلُ الْهَدٰی وَالرِّشَادِ فِی سِیْرَةِ خَیْرِ الْعِبَاد، الباب الثلاثون فی غزوة التبوک... الخ، ج ۵، ص ۴۳۵)

شاعر نے اس جذبہ جاں نثاری کو یوں نظم کیا ہے:

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آگیا جس سے بنائے عشق و محبت ہے اُسٹوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
بولے حضور، چاہیے فکرِ عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و مَحَبَّت کا ازدار
ہے تجھ سے دیدہ دمہ و انجمِ فروغ گیر^(۱) ہے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس

صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱)..... اے وہ ذات کہ جس سے چاند اور تاروں کی آنکھیں روشنی حاصل کرتی ہیں۔

کنجوسی باطن کا روگ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات پیش نظر رہے کہ دنیوی مال و متاع اس وقت تک آخرت کا سامان نہیں بنتا جب تک اسے آخرت کے ارادے سے خرچ نہ کیا جائے اور کنجوس آدمی نہ بندوں میں نیک نام اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و عزیز ہوتا ہے، کنجوسی باطن کا روگ ہے جو لگ جانے کے بعد کبھی نہیں جاتا اور کنجوس، مال کو کسی نیک کام کے لئے بھی خرچ نہیں کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور دوسروں کو بھی فائدہ دینا چاہئے یعنی خود بھی کھانا چاہئے اور فقرا و غریب پر خرچ کر کے آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا چاہئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت پر مشتمل روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کو مال و دولت کی لالچ نہیں ہوتی جبکہ دنیا والوں کو مال و دولت کی حرص ہوتی ہے۔ جو زاہد مال و دولت کو پسند کرے وہ حقیقت میں زاہد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کھانے پینے اور مال و متاع کے شیدائی نہیں ہوتے، سخاوت کی عادت بلند اخلاق کی سند ہے، سخاوت کرنے سے دشمن بھی سر جھکا کر غلام بن جاتے ہیں۔

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

تیسرا اور چوتھا مدنی پھول:

ایثار اور کھانا کھلانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ابتدا میں خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ایثار و سخاوت کو ملاحظہ کیا اور اس کے ضمن میں اخلاص و ریاکاری، نذر و منت اور سخاوت کے بارے میں احادیثِ طیبہ اور اقوال و افعالِ صحابہ و تابعین سے مدنی پھول چُھنے کی خوب کوشش بھی کی آئیے! اب ایثار اور کھانا کھلانے کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، چُنانچہ

ایثار کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 44 صفحات پر مشتمل رسالے ”مدینے کی مچھلی“ صَفَحہ 3 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامتُ برکاتُہمُ العالیہ ایثار کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایثار کا معنی ہے: ”دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کا ثواب بے حساب جنت

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِیِّ ”اِحْیَاءُ الْعُلُوْم“ میں نقل فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ

کَلِمَةُ اللَّهِ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے فرمایا: اے موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام)! کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ عمر بھر میں چاہے ایک ہی مرتبہ ایثار کرے اور میں بروز قیامت اُس سے حساب طلب کرتے ہوئے حیا نہ فرماؤں، میں اس کو اپنی جنت میں ٹھکانہ عطا فرماؤں گا جہاں وہ چاہے گا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان الایثار و فضله، ج ۳، ص ۳۱۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جگر گوشہ رسول حضرت سیدتنا فاطمہؑ الزہراءؑ اتول رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی حیاتِ مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کا ہر پہلو بیش بہا کمالات اور انمٹ خصوصیات کا مظہر ہے۔ دینِ اسلام کی بے لوث خدمت، نسبی و ازدواجی و دینی رشتوں سے بے پناہ محبت اور اولاد کی بہترین تربیت آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے بہترین اخلاق کا ایک حصہ ہے۔ اعلیٰ اقدارِ انسانی کا تحفظ، خلقِ خدا کی خیر خواہی، بے کسوں اور بے چاروں کی چارہ گری آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے نمایاں اوصاف میں سے ہے۔ اس خیر خواہی، چارہ گری اور فریاد رسی کی ایک جھلک بیان کے ابتدائی واقعہ میں آپ ملاحظہ فرما چکی ہیں۔

ایثار و سخاوت دو وصف ہیں: اپنی ضرورت کے سوا کو خیرات کرنا ”سخاوت“ اور ضرورت کا بھی خیرات کر دینا ”ایثار“ کہلاتا ہے۔ دیگر اوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ ایثار و سخاوت جیسی خوبیوں میں بھی حضرت سیدتنا

فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک امتیازی شان و مقام پایا اور جب بھی ان دو خوبیوں کے اظہار کا موقع آیا آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بساط بھر اس میں حصہ لیا حتیٰ کہ اپنی ضرورت کا سامان سائلوں کو عطا کیا، منگتوں کا دامن بھرا اور بھوکوں کو کھانا کھلایا، جیسا کہ

ایثار و سخاوتِ فاطمہ

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اکاڑوی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ”سفینہ نوح“ حصہ دُوم، صفحہ 33 پر نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بنی سلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آ کر یوں گستاخی کی: اے محمد (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا تو وہی جادوگر ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری قوم مجھ سے ناراض ہو جائے گی تو میں اس تلوار سے تیرا سراڑا دیتا۔“ یہ گستاخانہ کلام سن کر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آگے بڑھ کر اس گستاخ کو سبق سکھانا چاہا مگر حضور رحمۃ اللعالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روک دیا اور اس شخص سے فرمایا: تو آخرت کے عذاب سے ڈر اور دوزخ سے خوف کھا، بتوں کی پوجا چھوڑ دے اور خدائے وحدۃ لا شریک کی عبادت کر، میں جادوگر نہیں ہوں

بلکہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اخلاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کر وہ بت پرست اسی وقت مسلمان ہو گیا، اب سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا کی قسم! بنو سُلَیْم میں 4,000 آدمی ہیں لیکن اس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ خرید کر دے دے؟ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میرے پاس ایک اُونٹنی ہے وہ میں اسے دے دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے اپنا مبارک عمامہ اُتار کر اس کے سر پر رکھ دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اس وقت انتظام کر دے؟ حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن اتفاق سے کچھ نہ ملا۔ پھر نوریٰ مصطفیٰ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: کون ہے؟ عرض کی، سلمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سارا ماجرا سنا

دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اس خدا کی قسم جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقہ سے ہیں مگر تم دروازے پر آگئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنت محمد (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جو قرض دے دو۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس ردائے مبارکہ کو دیکھتا رہا اسی وقت اس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا:

اے سلمان (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! واللہ! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صدقِ دل سے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے باپ محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرت سیدنا سلمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جو دیئے اور نہایت ادب و احترام سے ردائے مبارکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شمعون کو دُعا خیر دی اور جو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے

دیا۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔
 فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے اب اس میں سے لینا
 دُرست نہیں۔ حضرت سیدنا سلمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت
 میں حاضر ہو گئے اور تمام قصہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 نے وہ روٹی نو مسلم کو عطا فرمائی اور اپنی نو نظر حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی
 عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور
 ضَعف کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی فاطمہ
 رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! فاطمہ
 (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) تیری بندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔

ہمیں بھوکا رہنے کا اوروں کی خاطر

عطا کر دے جذبہ عطا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سائل کی عرض اور سیدتنا فاطمہ کا سخاوت بھرا جواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہَا کا ایثار و سخاوت آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خود فاقہ سے ہیں، گھر

میں بھی کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیت سے پکایا ہے۔ ایک طرف خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت۔ اللہُ اکْبَر! وہ خود فقر و فاقہ میں رہ کر غریبوں کی حاجتوں کو پورا کرتیں اور ہم اپنے ہی پیٹ بھرنے اور جو باقی بچ جائے اسے بجائے غریبوں، فقیروں پر خرچ کرنے کے آنے والے وقت کے لئے رکھ لیتی ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی غریبوں و فقیروں کی حاجت روائی کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اگرچہ خود فاقے سے رہتی تھیں لیکن اس تنگی و عسرت کے عالم میں بھی اپنے پڑوسیوں سے غافل نہ رہتی تھیں، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا معمول تھا کہ ہمسایوں کی خبر گیری کرتیں کہ کوئی بھوکا تو نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنی ضرورت کو بھی خَلْقِ خدا پر خرچ کر دینا بلکہ خود فاقے سے رہ کر بھی بھوکوں کو سیر کرنا جو لی ایثار کی وہ شاندار مثال ہے جس کی ہم سری تو درکنار پیروی کرنا بھی ہم جیسوں کے لئے مُشکل ہے، مخلوق میں

ایثار و سخاوت کے حوالے سے بلند ترین نام سید الاصفیاء، محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ
صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کے بعد نبی کی صحبت میں رہنے والوں اور نبی کے
گھر والوں کا ہے۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے!
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمر بن خطاب کا ایثار

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم، رسولِ عظیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ مجھے عطیہ دینا چاہتے تو میں
عرض کرتا کہ یہ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو عطا فرمائیے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے یہ خود لے کر غنی ہو جاؤ اور پھر صدقہ کر دو، تمہیں جو مال بغیر
طمع اور بغیر مانگے ملے اسے لے لیا کرو اور جو نہ ملے اس کے پیچھے خود کو نہ لگاؤ۔
(مَشْکُوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له المسألة... الخ، ج ۱،
ص ۳۵۱، حدیث ۱۸۴۵)

شَارِحِ مَشْکُوۃ، حکیمُ اُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی
”مِرَاۃُ الْمَنَاجِح“ جلد 3 صَفْحَہ 60 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: صحبتِ پاک مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ تاثیر تھی کہ حضرت سیدنا عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) صرف غنی نہیں بلکہ غنی تر، غنی گر ہو گئے۔ مانگنا تو کیا بغیر مانگے آتی ہوئی چیز میں بھی ایثار ہی کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے دورِ خلافت میں جب فارس اور روم کے خزانے مدینہ میں لاتے ہیں، تو اس وقت بھی خود ایک قمیص ہی دھو دھو کر پہنتے ہیں۔

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! کیا بے مثال تعلیم ہے مقصد یہ ہے کہ جو بغیر مانگے اور بغیر طمع کے ملے وہ رب تعالیٰ کا عطیہ ہے اسے نہ لینا گویا اس عطیہ کی بے قدری ہے۔ دنیا والوں سے استغنا اچھا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہمیشہ محتاج رہنا اچھا۔ مشائخِ کرام (رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام) معمولی نذرانہ بھی قبول کر لیتے ہیں، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے پھر کیا خوب فرمایا کہ تم خود لے کر صدقہ کر دو تا کہ تمہیں لینے کا بھی ثواب ملے اور دینے کا بھی۔

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

سَلْمَانِ فَارَسِی کا ایثار

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (مدائن کی گورنری

میں) وظیفہ 5000 درہم تھا اور آپ تقریباً 30,000 مسلمانوں کے امیر (گورنر) تھے۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو خطبہ دیتے وقت ایک چوغمہ پہنتے (جو کپڑوں پر پہنا جاتا ہے) اس کا کچھ حصہ نیچے بچھاتے اور کچھ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔ جب آپ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو وظیفہ ملتا اسے صدقہ کر دیتے اور خود زنبیل (یعنی ٹوکریاں) بنا کر گزارہ کرتے۔ (حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاء، ذکر الصحابة من المهاجرين، سلمان الفارسی، ج ۱، ص ۲۵۵، رقم ۶۲۳)

ہمیں اپنے فضل و کرم سے تُو کر دے

سخاوت کی نعمت عطا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو علی دقاق کا جذبہ ایثار

حضرت سیدنا ابو علی دقاق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّزَّاق کو کسی نے ”مرو“ میں دعوت پر بلایا، راستہ میں جاتے ہوئے ایک بڑھیا کی آواز کو سنا جو اپنے مکان میں کہہ رہی تھی کہ اے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! تو نے مجھے کثیر اولاد ہونے کے باوجود فقر و فاقہ میں مبتلا رکھا ہے آخر اس میں تیری کیا مصلحت ہے؟ آپ اس کے یہ جملے سننے کے بعد خاموشی سے چلے گئے اور جب ”مرو“ میں اپنے میزبان کے ہاں پہنچے، تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ ایک طباق میں بہت سا کھانا بھر کے لے آؤ، یہ سن کر وہ شخص بہت خوش ہوا اور یہ خیال کیا کہ شاید آپ گھر پر لے جا کر کھانا

چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر پر کچھ بھی نہ تھا اور جب وہ میزبان طباق بھر کر لے آیا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس کو سر پر رکھے ہوئے بڑھیا کے مکان کی طرف چل دیئے اور تمام کھانا اس کو دے آئے۔

(تَذْكِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ (مترجم)، ابو علی دقاق کے حالات، ص ۳۹۱)

ہو مہمان نوازی کا جذبہ عنایت

ہو پاسِ شریعت عطا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی اعلیٰ مثال

صحابی سرکار حضرت سیدِ ناسہل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، ایک خاتون حضورِ انور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں ایک بردہ لے کر حاضر ہوئی۔ حضرت سیدِ ناسہل بن سعد نے (ابوحازم سے) کہا: کیا تم جانتے ہو، یہ بُردہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ ایک چادر ہے جس میں حاشیے بنے ہوئے ہیں اس عورت نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ میں آپ کو پہناؤں۔ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمایا کہ آپ کو اس کی حاجت تھی آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو وہ چادر آپ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تہ بند تھی ایک شخص نے اس کو ٹوٹا اور عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ چادر مجھے پہنا دیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، (تجھے پہناؤں گا) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جتنی دیر اللہ نے چاہا مجلس میں تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لائے اس چادر کو لپیٹا اور اس (طلب کرنے والے) کی طرف بھیج دی لوگوں نے اس کو کہا: جب تم جانتے ہو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کو واپس نہیں لوٹاتے تو تم نے چادر کا سوال کر کے اچھا نہیں کیا۔ اُس نے جواب دیا: ”وَاللّٰہِ مَا سَأَلْتُهُ اِلَّا لِتَكُوْنَ کَفَنِی یَوْمَ اَمُوْتُ یَعْنِی اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے یہ مبارک چادر فقط اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن بنے۔“ حضرت سیدنا سہیل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: یہی مبارک چادر بعد میں اُس شخص کا کفن بنی۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ص ۱۴۶۵،

الحديث ۵۸۱۰)

مجھ پر کرم ہو داؤر، اتنا بروزِ محشر
سایہ فگن ہو سر پر، بیٹھے نبی کی چادر
کیا خوفِ عاصیوں کو، محشر کی اب تپش کا
سایہ کرے گی سر پر، بیٹھے نبی کی چادر
مردہ ہو عاصیوں کو، بشریٰ ہو عاصیوں کو
آئی شفیع بن کر، بیٹھے نبی کی چادر

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عطائے مصطفیٰ پر بھی قربان کہ خود کو ضرورت ہونے کے باوجود ایثار کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چادر عطا فرمادی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا کتنا پیارا عقیدہ تھا کہ وہ نَبِیِّ رَحْمَت، شَفِیعِ اُمّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیز کو اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کو عین سعادت سمجھتے تھے۔ یَقِیْنًا اللہُ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایثار کا ثواب بے شمار ہے، ایثار کی فضیلت کے متعلق سرورِ دُنیان، رَحْمَتِ عَالَمِیَّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، الباب الاول فی المواعظ والرغیبات، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۳۳۲، حدیث ۴۳۱۰۵)

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بَطْحَا تیرا

”نہیں“ سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

ایثار کی مدنی بہار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہر نیکی کی طرح ایثار کا ثواب بھی اللہ

عَزَّوَجَلَّ چاہے تو آخرت میں عطا فرمائے گا مگر بعض اوقات دنیا کے اندر بھی انعام مل جاتا ہے، مثلاً کوئی مشکل آسان ہوگئی، اچھا خواب نظر آ گیا، مدینے شریف کا ویزہ مل گیا۔ ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی اسی طرح کی ایک مدنی بہار مختصر اپیش خدمت ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”پُر اسرار بھکاری“ صفحہ 28 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاؒ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: بمبئی کے ایک علاقے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صَفَرُ الْمُظَفَّرِ ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمے دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپل کی گمشدگی کی شکایت کی۔ ذمے دار اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیش کش کی۔ وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے ابھی تقریباً سات ہی ماہ ہوئے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!“ بِاصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابز ہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی

لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں، نیز ایک مُعَمَّر
(م. عم. مر) مبلغِ دعوتِ اسلامی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر
ہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبہائے مبارکہ کو جُنُش ہوئی،
رَحمت کے پھول جھروانے لگے اور الفاظِ کچھ یوں ترتیب پائے: پچیل ایثار کرتے
وَقْت تمہاری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ”کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی
بھی نہیں دے سکتی!“ ہمیں بہت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی یاد رہے ایسی چیز ایثار کرنا زیادہ
افضل ہے کہ جو ہمیں خود پسند ہو جیسا کہ پارہ 4 سُورۃِ اِلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر
92 میں ارشادِ خدائے رَحْمٰن ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا
تُحِبُّونَ ۚ (پ ۴، ا ۱۱، عمرون: ۹۲)
ترجمہ: کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے
جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید حافظ مفتی محمد نعیم الدین مراد
آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت
نقل فرماتے ہیں: (حضرت سیدنا) حَسَن (بصری) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کا قول ہے: جو

مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اُسے رضائے الہی کیلئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(تَفْسِيرِ كَبِير، پ ۴، اَلْإِمْرَان، تحت الآية: ۹۲، ج ۳، ص ۲۸۹)

دے جذبہ تو ایسا ترے نام پر دوں

پسندیدہ چیزیں لُٹا یا الہی!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

آسلافِ اُمتِ آئینہ قرآن و سنت تھے

ہمارے آسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ قرآن و سنت پر کس قدر عمل پیرا تھے کہ ایک چیز کی خود کو طلب ہونے اور تلاشِ بسیار (یعنی کافی ڈھونڈنے) کے بعد ملنے کے باوجود دوسرے کو ایثار کر دینے کی اعلیٰ مثال قائم فرماتے۔ اپنے اندر ایثار کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاءِ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 44 صفحات پر مشتمل رسالہ ”مدینے کی مچھلی“ کا مطالعہ کیجئے۔ ترغیب کے لئے اسی رسالے سے ایک روایت پیش خدمت ہے: حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیمار تھے، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خادمِ حضرت سیدنا نافع رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تلاشِ بسیار (یعنی بہت زیادہ تلاش کرنے) کے بعد مجھے ڈیڑھ درہم

کی ایک مچھلی مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں مل گئی، میں نے اُسے بھون کر خدمتِ سراپا سخاوت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک سائل آگیا، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نافع! یہ مچھلی سائل کو دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ مدینے کی مچھلی میں نے خریدی ہے، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے تناول فرمالیجئے، میں اس مچھلی کی قیمت سائل کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں تم یہ مچھلی ہی اس کو دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ مدینے کی مچھلی سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اُس سے خرید لی اور آ کر حاضر کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ مچھلی اُسی سائل کو دے دو اور جو قیمت اُس کو ادا کی ہے وہ بھی اُسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تَوَالَّیْہُ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔ (اَحْيَاءُ الْعُلُوم، کتاب کسر الشهوات، بیان طریق الرياضة فی کسر شهوات

البطن، ج ۳، ص ۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

رابعہ عدویہ کا ایثار

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649

صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صَفَحَہ 119 پر مبلغِ اسلام

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: حضرت سیدنا رابعہ عدویہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ننگے پاؤں پیدل بیت اللہ شریف کاج کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو جو بھی کھانا عطا فرماتا اس کو ایثار کر دیتیں۔ کعبہ مشرف پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ ہوش میں آنے کے بعد اپنے رخسار کو بیت اللہ شریف پر رکھ کر عرض کی: ”یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تو ان سے محبت کرتا ہے اب تو آنکھوں میں آنسو ختم ہو گئے ہیں۔“

(الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللہ الحرام، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کرنے والی ماں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188

صفحات پر مشتمل کتاب ”تربیتِ اولاد“ صفحہ 61 پر ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک کھجور دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف اٹھائی تو اس کی دونوں بیٹیاں اس کی بھی خواہش کرنے لگیں تو اس نے وہ کھجور بھی دو ٹکڑے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔

مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے رسول اکرم، نورِ مجسم،

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللّٰهُ تَعَالٰی نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔“ (صَحِیح مُسْلِم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۰۱۴، حدیث ۲۶۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنا کھانا کتے پر ایثار کر دیا!

حضرت سیدنا امام ابو قاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْأَكْبَرُ اپنی کسی زمین کو دیکھنے نکلے اور اثنائے راہ (یعنی راستے میں) کسی باغ میں اُترے، وہاں ایک غلام کو کام کرتے دیکھا، جب اُس کے پاس کھانا آیا تو کہیں سے ایک کُتّا بھی آپہنچا، غلام نے ایک ایک کر کے 3 روٹیاں اُس کے آگے ڈالیں، وہ کھا گیا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْأَكْبَرُ نے غلام سے پوچھا: آپ کو دن میں کتنا کھانا ملتا ہے؟ عرض کی: وہی جو آپ نے دیکھا۔ پوچھا: تو آپ نے کتے پر کیوں ایثار کر دیا؟ عرض کی: اس علاقے میں کتے نہیں ہوتے، یہ کہیں دُور سے آنکلا ہے، غریب بھوکا تھا، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں سیر ہو کر کھاؤں اور یہ بے چارہ بے زبان جانور بھوکا رہے۔ فرمایا: آپ آج کیا کھائیں گے؟ عرض کی: فاقہ کروں گا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْأَكْبَرُ

اُس غلام کے ایثار سے بے حد متاثر ہوئے، چنانچہ باغ کے مالک سے وہ باغ، غلام اور بقیہ سامان وغیرہ خرید لیا، غلام کو آزاد کر کے وہ باغ وغیرہ سب کچھ اُسی کو بخش دیا۔ (الرِّسَالَةُ الْقُشَيْرِيَّة، باب الجود والسخاء، ص ۲۸۳، مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ایثار کا ثواب مُفت لوٹنے کے نسخے

کاش! ہمیں بھی ایثار کا جذبہ نصیب ہو جائے، اگر خرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خرچ کے بھی ایثار کے کئی مواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً کہیں دعوت پر جانا ہوا، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیت سے نہ اُٹھائیں کہ ہماری دوسری اسلامی بہنیں اُن کو کھالیں۔ گرمی میں کمرے کے اندر کئی اسلامی بہنیں سونا چاہتی ہیں، خود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسری اسلامی بہنوں کو موقع دے کر ایثار کا ثواب کما سکتی ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اندر بیٹھنے کی صورت میں دوسری اسلامی بہن کو بِاصِرہ اپنی نشست پر بٹھا کر اور خود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع میسر ہونے کے باوجود دوسری اسلامی بہن کے لئے قربانی دے کر اُسے کار میں بٹھا کر اور خود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سنتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دہ جگہ مل جائے تو دوسری اسلامی بہن کے لئے جگہ کشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہوا اور کھانے والے

زیادہ ہوں تو خود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شمار مواقع پر اپنے
نفس کو تھوڑی سی تکلیف دے کر مُفت میں ایثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا
فاتوں کے باؤ جو داپنا کھانا ایثار فرمادیتی تھیں! مگر افسوس! اہل بیتِ نبوت کی محبت
کا دم بھرنے کے باؤ جو دہم اپنی ضرورت کا کُجا، بچا گھچا کھانا بھی کسی کو پیش کرنے
کے بجائے آئندہ کیلئے فریج میں رکھ چھوڑتے ہیں۔ یقین مانئے! بھوکوں کو کھانا
کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس ضمن میں دو فرامین
مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:

﴿1﴾..... جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلائے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے
بروزِ قیامت جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی مسلمان کو پیاس میں پانی پلائے، تو
اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بروزِ قیامت مہر والی پاک و صاف شراب پلائے گا اور جو
مسلمان کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنائے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت کے سبز
کپڑے پہنائے گا۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِ، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع،

ص ۵۸۱، حدیث ۲۴۴۹)

﴿2﴾..... جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ عزَّوَجَلَّ اُسے جنت میں اُس دروازے سے داخل فرمائے گا جس میں سے اس جیسے لوگ ہی داخل ہوں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي، باب الميم، معاذ بن جبل الانصاری الخ، ج ۸، ص ۴۱۸، حدیث ۱۶۵۸۹)

کھانے پلانے کی توفیق دے دے
پئے شاہِ کرب و بلا یا الہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الہی کو واجب کرنے والا عمل!

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعْظَم ہے: ”مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ الْمُسْكِنِ یعنی رحمتِ الہی کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے مسکین مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔“ (التَّرْغِیْبُ وَالتَّوْهِيْب، کتاب الصدقات، التَّوْهِيْب فِي اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَسَقْيِ الْمَاءِ... الخ، ص ۳۲۰، حدیث ۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذرا غور کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات کے تناظر میں اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو اگرچہ اشیائے ضرورت کو بھی خیرات کر دینا اور بارِ قرض تلے

دب کر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا ہم پر لازم نہیں لیکن کیا ہم ضرورت سے زائد اشیاء کو صدقہ و خیرات کرنے کا ذہن رکھتے ہیں یا مزید کے ہی چکر میں رہتے ہیں، بچ جانے والا کھانا فریز کرتے ہیں یا خیرات؟ مستحق کو مال سے نوازتے ہیں یا جھڑکیوں سے؟

صحابہ و اہل بیت اطہار بالخصوص حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایثار و سخاوت کی طرف نظر کیجئے اور اپنی حالتِ زار کو بھی دیکھئے خود ہی واضح ہو جائے گا کہ ہمارے، اُسلافِ اُمت سے محبت کے دعوے میں کتنی جان ہے؟ صرف خیرات نہ کرنے کی ہی بات نہیں، افسوس بالائے افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں افراد کی ایک ایسی تعداد موجود ہے جو دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے میں تھکتے ہیں نہ شرماتے ہیں۔ بے مُروّتی اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ معمولی سی چیز بھی مانگ مانگ کر استعمال کرتے اور سوال کر کر کے گزارہ کرتے ہیں۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ (اسلامی بہنوں کے لئے) بنام ”63 مدنی انعامات“

بصورتِ سوالات عطا فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 22 میں ہے: کیا آج آپ نے گھر کے افراد کے علاوہ (کپڑے، فون، زیورات وغیرہ) چیزیں دوسروں سے مانگ کر تو استعمال نہیں کیں؟ یقیناً دوسروں سے سوال کرنے سے بچنے والے لوگ ہر ایک کی نگاہ میں قابلِ قدر ٹھہرتے ہیں جیسا کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ عرب کے مشہور اور بہت بڑے سخی حاتم طائی سے کسی نے پوچھا: کیا تو نے اپنے سے زیادہ کسی کو ہمت و حوصلے والا دیکھا ہے؟ جواب دیا: ہاں! ایک دن میں نے 40 اونٹ ذبح کر کے عرب کے مال داروں کو مدعو کیا۔ اس دوران میرا گزرا ایک جنگل کی طرف سے ہوا دیکھا کہ ایک غریب و مفلس شخص جو مجھے نہیں جانتا تھا، لکڑیاں جمع کرنے میں مشغول تھا، میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے بھلے انسان! حاتم طائی کے گھر شہر بھر کے لوگ جمع ہیں اور دعوت کھا رہے ہیں، تم اپنی روٹی کے لئے یہاں محنت و مزدوری کر رہے ہو۔ اس غریب لیکن قانع و معزز شخص نے جواب دیا: جو اپنی محنت سے روٹی کماتا ہے اسے حاتم طائی جیسے امر کی منت نہیں کرنی پڑتی۔ حاتم طائی نے کہا: ”حق یہ ہے کہ میں نے اسے اپنے سے زیادہ باہمت و جواں مرد دیکھا۔“ (حکایاتِ سعدی (مترجم)، ص ۱۵۶)

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے کہ اس مدنی ماحول کے پیغام کو لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دلدل سے نکل کر اُمّہاتِ المؤمنین اور شہزادیٰ کوئین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی دیوانیاں بن گئیں اور اپنی سابقہ گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نہ صرف خود نیکیاں کرنے والی بلکہ دوسروں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دینے میں مشغول ہو گئیں۔ ترغیب کے لئے ایک ایسی ہی مدنی بہار ملاحظہ کیجئے، چٹانچہ

بیٹی کی اصلاح کا راز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308 صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 281 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مدنی بہار تحریر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِ لباب (خلاصہ) ہے کہ میری بیٹی فلموں، ڈراموں اور بے پردگیوں وغیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد پریشان تھی، بارہا

سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی اور اجتماع میں مانگی جانے والی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات بھی سنا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے گیارہویں شریف کے اجتماع ذکر و نعت میں اپنی بیٹی کی اصلاح کے لئے گڑ گڑا کر دُعا مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ اسلامی کی مُبلّغہ بنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میری دُعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی نہ کسی طرح اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے پر رضامند ہو گئی۔ اس نے جب شرکت کی تو اتنی مُتاثّر ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی ہی کی ہو کر رہ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ترقی کی منزلیں طے کرتے کرتے (تادمِ تحریر) میری بیٹی حلقہِ ذمّہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الہی اب سنگِ درِ جانانہ

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے

اجتماعات میں رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقاتِ رسول اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مقرب بندیاں ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 24 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکَت ہے اور دُعائے مَجْمَعِ مُسْلِمِیْنَ اقْرَبَ بِقَبُولِ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے)۔ عُلَمَاءُ فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک وَلِیُّ اللہ ضرور ہوتا ہے۔

(التَّيْسِيْرُ شَرْحُ جَامِعِ الصَّغِيْرِ، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

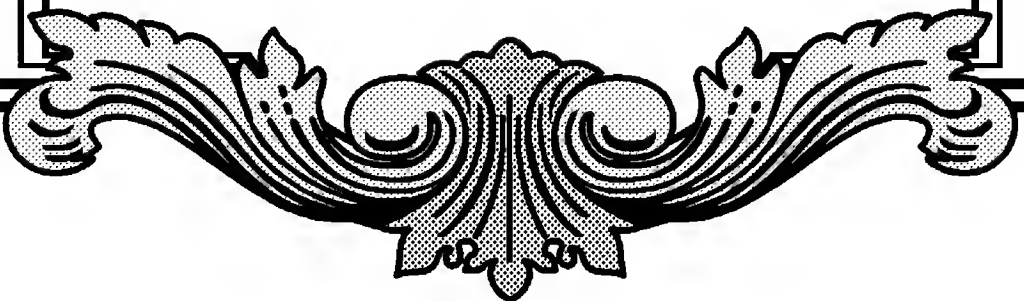
دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (ترمذی، ج ۳، ص ۳۵۲، حدیث ۱۸۹۲) ﴿۲﴾ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ج ۳، ص ۴۷۴، حدیث ۳۷۲۸) مُفَسِّرِ شہیر حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخَنَانِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ

منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج ۶ ص ۷۷)

البتہ درود پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حرج نہیں ﴿پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے﴾ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿پانی تین سانس میں پیئیں﴾ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ﴿لوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشاہت رکھتا ہے، ان دو﴾ (یعنی وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، ج ۲۱، ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پیئیں ﴿پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے﴾ (اتحاف السادة للربیدی، ج ۵، ص ۵۹۴) ﴿پی چکنے کے بعد الْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے﴾ ﴿حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِیِّ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں الْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد الْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور تیسرے سانس کے بعد الْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے﴾ (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۸) ﴿گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے﴾ ﴿منقول ہے: سُورَةُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے﴾ (کشف الخفاء، ج ۱، ص ۳۸۴) ﴿پی لینے کے چند لحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔



خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397
صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 1 پر شیخ
طریقہ، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس
عطاء قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں:
حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے ورد، وظیفے،
دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرود خوانی میں صرف کروں گا۔ تو سرکارِ
مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”یہ تمہاری فکروں کو دُور کرنے
کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (سُنَنِ
التِّرْمِذِی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء فی صفة اوانی
الحوض، ص ۵۸۳، حدیث ۲۴۵۷، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَرَکَاتِ دُرود و سلام

شارح مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنٰی

”مِراءُ المناجیح“ جلد 2، صفحہ 103 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں: یعنی (حضرت سیدنا ابی بن کعب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں) سارے وظیفہ دعائیں چھوڑ دوں گا سب کی بجائے دُرود ہی پڑھوں گا کیونکہ اپنے لیے دعائیں مانگنے سے بہتر یہ ہے کہ ہر وقت آپ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دعائیں دیا کروں (جس کے جواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی پیاری بشارت سے نوازا) یعنی اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری دین و دُنیا دونوں سنبھل جائیں گی، دُنیا میں رنج و غم دفع ہوں گے، آخرت میں گناہوں کی مُعافی ہوگی۔

اسی بنا پر علما فرماتے ہیں کہ جو تمام دعائیں وظیفے چھوڑ کر ہمیشہ کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرے تو اسے بغیر مانگے سب کچھ ملے گا اور دین و دُنیا کی مشکلیں خود بخود حل ہوں گی۔ پتا لگا کہ حضور (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود پڑھنا درحقیقت رب (عَزَّوَجَلَّ) سے اپنے لیے بھیک مانگنا ہے ہمارے بھکاری ہمارے بچوں کو دعائیں دے کر ہم سے مانگتے ہیں، ہم رب (عَزَّوَجَلَّ) کے بھکاری ہیں، اس کے حبیب (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دعائیں دے کر اس سے بھیک مانگیں، ہمارے دُرود سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھلا نہیں ہوتا بلکہ ہمارا اپنا بھلا ہوتا ہے، اس تقریر سے یہ اعتراض بھی اٹھ گیا کہ جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر وقت رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے تو ان کے لیے دعائے رحمت کرنے

سے فائدہ کیا؟ شیخ عبدالحق (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الوہاب
مُتَّقِی (عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی) جب بھی مدینہ (زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا) سے وداع کرتے
تو فرماتے کہ سفرِ حج میں فرائض کے بعد دُرود سے بڑھ کر کوئی دُعا نہیں، اپنے
سارے اوقات دُرود میں گھیرا اور اپنے کو دُرود کے رنگ میں رنگ لو۔ (مرآة
المناجیح، کتاب الصلاة، باب الصلوة علی النبی ﷺ وفضلہا، الفصل
الثانی، ج ۲، ص ۱۰۳، ملقطاً)

وَرِدِ لَبِ ہر دم دُرودِ پاک ہو
یا شہِ عَرَب و عجم! پشیمِ کرم

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ کا نکاح

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: جب
آسمانِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہَا کا آفتابِ حسن و جمال چمکا اور اُفقِ عظمت و جلال پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا
بدِ رکمال طلوع ہوا، تو نیک خصلت ذہنوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خیال آیا،
مہاجرین و انصار کے معززین نے پیغامِ نکاح دیا۔ لیکن رِضائے الہی و قضائے

خداوندی کے ساتھ مخصوص ذاتِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً ارشاد فرمایا: ”میں خدائی فیصلے کا منتظر ہوں۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی پیغامِ نکاح عرض کیا تو ان سے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی ارشاد فرمایا: ”یہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔“

ابوبکر و عمر کی سیدنا علی کو ترغیب

ایک دن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیدنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف علی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تشریف فرما تھے کہ حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذکر خیر چل نکلا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”تمام معززین نے پیغامِ نکاح عرض کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انکار کرتے ہوئے یہی ارشاد فرمایا: ”یہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔“ لیکن حضرت علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے پیغامِ نکاح عرض نہیں کیا اور نہ ہی اس کا تذکرہ کیا۔ اس کی وجہ میرے خیال میں ان کی غربت ہو سکتی ہے۔ ہمیں حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی

وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کے پاس چل کر ان سے شہزادی رسول رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا معاملہ ذکر کرنا چاہئے اور اگر وہ تنگ دستی کو وجہ بنائیں تو ان کی مدد کرنی چاہئے۔“ پھر یہ سب حضرات والاعزّت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کی تلاش میں چل دیئے، پتا چلا کہ وہ اس وقت کسی انصاری کے باغ میں اجرت پر اونٹوں کے ذریعے پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔ وہاں جب ملاقات ہوئی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! (بات یہ ہے کہ) قریش کے معززین نے بنت رسول کے لئے پیغام نکاح دیا لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ”یہ معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد ہے۔“ اور (ہم دیکھتے ہیں کہ) آپ ہر اچھی عادت سے کامل طور پر مُتَّصِف ہیں اور حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرابت دار بھی ہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا معاملہ آپ کے لئے روکا ہوا ہے۔“ راوی فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور فرمایا: ”اے ابوبکر (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! غربت نے مجھے اس سے روک رکھا ہے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”اے علی! ایسا نہ کہو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے،

اُڑتے غبار کی مانند ہے۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی

زواج علی ابن ابی طالب بفاطمة... الخ، ص ۲۷۵، ملخصاً)

اسلافِ کرام کا مُبارک شعار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے مسلمان بہن بھائی کی ضرورت کا احساس کرنا اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے حُشی الامکان دامے درمے قدمے سُخنے (یعنی روپے پیسے جان اور زبّان ہر طرح سے) مدد کرنا اور مدد کی نیت کرنا ہمارے اسلافِ کرام کا مُبارک شعار ہے۔ اور ان مُبارک ہستیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ دینی و نسبی طور پر خواہ کتنا ہی فضل و شرف عطا ہو جائے اپنا بوجھ خود ہی اٹھایا جائے اور محنتِ شاقہ کی تکالیف گوارا کر کے خود اپنی دُنیاوی ضروریات پوری کرنے کا سامان کیا جائے۔ بارگاہِ رسالت کے تربیت یافتگان کے قلوب و اذہان میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ دینِ اسلام دُنیا اور اَسبابِ دُنیا کو اَہَمِّیَّت نہیں دیتا بلکہ رِضائے الہی اور قضاے خداوندی کے آگے سرنگوں ہونا (یعنی سر جھکانا) سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ دُنیاوی جاہ و حشمت (یعنی عزّت و شوکت) اور سیم و زر (یعنی مال و دولت) کی حیثیت ڈھلتی چھاؤں اور اُڑتے غبار کی سی ہے۔ نگاہِ اسلام میں عزّت و قبولیت کا مدار تقویٰ و اخلاص پر ہے۔ اسی بنا پر ان صحابہ کرام علیہم الرِّضوان نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا حوصلہ بڑھایا

اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا مَدِّ عَاقِبِش کرنے کا مشورہ دیا۔

سیدنا علی کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ اپنے کام سے واپس آ کر حضرت سیدنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر کی طرف چل دیئے، دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت سیدنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: ”کون؟“ تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اُٹھو اور دروازہ کھولو، یہ وہ ہیں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبت کرتے ہیں اور یہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔“ حضرت سیدنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ”میرے ماں باپ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قربان! یہ کون ہیں؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر پیارا ہے۔“ حضرت سیدنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”میں اس تیزی سے اُٹھی کہ چادر میں الجھنے لگی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حاضر خدمت اَقْدَس ہو کر سلام عرض کیا اور سامنے بیٹھ گئے اور زمین کُردنے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن حیا کا پردہ حائل ہے۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کوئی کام ہے تو بتاؤ، ہمارے ہاں! تمہاری ہر حاجت پوری ہوگی۔“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ”یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے اپنے چچا اور چچی فاطمہ بنتِ اسد سے لیا، میں اس وقت ایک نا سمجھ بچہ تھا۔ آپ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب سکھایا، مجھے شائستہ (شا۔ اس۔ تہ یعنی با اخلاق) بنایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ پر ماں باپ سے بڑھ کر شفقت و احسان فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مجھے ہدایت بخشی۔ یَا رَسُولَ اللہِ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ ہی دُنیا و آخرت میں میرا وسیلہ اور ذخیرہ ہیں، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے ذریعے میری پشت پناہی اس طرح فرمائے کہ میرا بھی ایک گھر اور بیوی ہو، میں جس میں چین حاصل کروں۔ لہذا میں آپ کی بارگاہ میں آپ کی شہزادی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے لئے نکاح کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں (الزَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمہ... الخ،

ص ۲۷۵، ملخصاً)

شانِ مصطفیٰ وعظمتِ مرتضیٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ روایت سے شانِ مصطفیٰ، علمِ غیبِ مصطفیٰ، شفقت و احسانِ مصطفیٰ اور عظمتِ علی المرتضیٰ کے مُعطر و مُعبر مدنی پھول چننے کو ملتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے رُغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو درود یوار کے پیچھے کا بھی علم تھا کہ وہاں کون ہے؟ امیرُ المؤمنین، مولیٰ علی مشکل گشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حاضر ہو کر اپنے کریم، مُحْسِن و مُرَبِّی (۱) آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور شفقتوں کا تذکرہ کیا۔ نبوی تربیت سے ہمیں یہ مدنی پھول چننے کو ملا کہ صلہ رحمی، حُسنِ سُلُوک اور اچھی تعلیم و تربیت کا اہتمام محبوبِ ربِّ العزَّات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک سنت ہے۔ اور احسان لینے والا اپنے مُحْسِن کے احسانات کو یاد رکھے اور اس کا وفادار و شکر گزار رہے۔ مزید برآں (۲) محبوبِ رحمةٌ لِلْعٰلَمِیْنَ، امیرُ المؤمنین، مولیٰ علی مشکل گشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شانِ عظمت نشان کہ محبوبِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو اپنا محبوب قرار دیا۔ اسلام و صحابیت کا شرف ہی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے ساتھ اگر بارگاہِ رسالت میں مقبولیت و محبوبیت کا مژدہ جانفزا (۳) مل جائے تو اس

(۱).....م۔ رَب۔ یعنی تربیت فرمانے والے (۲).....م۔ زید۔ بڑ۔ آں یعنی اس سے بڑھ کر

(۳).....مُو۔ دہ۔ ع۔ جاں۔ ف۔ زَا یعنی جان کو خوش کرنے والی خوشخبری

مُقَدَّر کے سکندر کے کیا کہنے!!!

مرتضیٰ شیرِ حق، اَشْجَعُ الْأَشْجَعِیْنَ ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصلِ نسلِ صفا، وجہِ وصلِ خدا بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیرِ زَن، شاہِ خیبرِ شِکَن پَر تو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة)

شرحِ کلامِ رضا: حضرت سیدنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم
اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شیر اور بہادرِ رول میں سب سے بڑے بہادر ہیں، دودھ اور شربت سے مہمان
نوازی کرنے والے حیدرِ کرار پر لاکھوں سلام ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خالصِ پاک
سادات کی بنیاد ہیں، واصلِ باللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقرب) ہونے کا سبب اور فضائل
ولایت ملنے کا دروازہ ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ رَضِیَ
اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تلوار چلانے والے بہادری میں شیر کی مثل، خیبر کا دروازہ توڑنے والے اور اللہ
عَزَّوَجَلَّ کے یدِ قدرت کا پرتو ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام کا نزول ہو۔

(سُخْنِ رِضَا، ص ۳۷۳ تا ۳۷۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

آسمان پر نکاح اور فرشتوں کی بارات

حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”میں نے دیکھا
کہ حضور سیدُ الْمُبَلِّغِیْنَ، جنابِ رَحْمَةِ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

چہرہ انور خوشی و مسرت سے کھل اُٹھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو دیکھ کر مسکرائے اور استفسار (یعنی دریافت) فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حق مہر ادا کر سکو؟“ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میری حالت پوشیدہ نہیں، میرے پاس میری زِرَّہ^(۱)، تلوار اور پانی بھرنے کے لئے ایک اونٹ کے سوا کچھ نہیں۔“ تو دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دونوں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی تلوار سے تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرو گے لہذا اس کے بغیر گزارہ نہیں اور اونٹ سے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر کر لاؤ گے اور سفر میں بھی اس پر اپنا سامان لا دو گے، لیکن زِرَّہ کے بدلے میں، میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کرتا ہوں اور میں تم سے خوش ہوں، اور اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تمہیں مُبَارَک ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے تمہارا نکاح کرنے سے پہلے آسمان میں تم دونوں کا نکاح کر دیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے آسمانی فرشتہ میرے پاس حاضر ہوا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور پرتھے، اس نے آکر کہا: ”السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہِ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُبَارَک

(۱)..... فولاد کا جالی دار کرتا جوڑائی میں پہنتے تھے۔ (فیروز اللغات ص ۷۸۹)

مِلن اور پاکیزہ نسل کی بشارت ہو۔“

پھر حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے آکر سلام عرض کیا اور مجھے بتایا کہ ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے دُنیا پر نظرِ رحمت فرمائی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ایک حبیب، بھائی اور دوست منتخب فرما کر اس کے ساتھ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کا نکاح فرما دیا ہے۔ اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ساری جنتوں اور حوروں کو آراستہ و پیراستہ ہونے، شجرِ طوبیٰ کو زیورات سے مُزَّیَّن ہونے اور ملائکہ کو چوتھے آسمان میں بیت المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا ہے، اور رضوانِ جنت علیہ السلام نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے بیت المعمور کے دروازے پر منبرِ کرامت رکھ دیا ہے۔ یہ وہی منبر ہے کہ جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے تھے تو انہوں نے اس پر خطبہ دیا تھا۔

پھر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے اس منبر پر راحیل نامی فرشتے نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا کی تو آسمانِ فرحت و سرور سے جھوم اُٹھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے مزید یہ بھی بتایا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے وحی فرمائی کہ ”میں نے اپنے محبوب بندے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ) کا نکاح اپنی محبوب بندی اور اپنے رسول کی بیٹی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا) سے کر دیا ہے، تم ان کا عقدِ نکاح کر دو۔“ پس میں نے عقدِ نکاح کر دیا اور اس پر فرشتوں کو گواہ بنایا اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے شجرِ طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے زیورات بکھیرے۔ جب اس نے زیورات کی بوچھاڑ کی تو ملائکہ اور حُوروں نے سب زیورات چُن لئے اور وہ قیامت تک یہ زیورات ایک دوسرے کو تحفے میں دیتے رہیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ بارگاہِ رسالت میں یہ پیغام پہنچا دوں کہ زمین پر حضرت فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی حضرت عَلِیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے کر دیجئے اور حضرت فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دو ایسے شہزادوں کی بشارت بھی عطا کر دیجئے جو انتہائی ستھرے، عمدہ خصائل (یعنی عادات) و فضائل کے حامل، پاکیزہ فطرت اور دونوں جہاں میں بھلائی والے ہوں گے۔“

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آسمان پر نکاح کی تقریب اور بیتِ المعمور^(۱) میں فرشتوں کی بارات فاطمہ بتول اور محبوبِ رسول رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہی خاصہ (یعنی خاص وصف) ہے۔

پھر مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! میں تمہارے مُتَعَلِّقِ حَکَمِ الہی نافذ کر رہا ہوں، تم مسجد میں پہنچ جاؤ، میں بھی آ رہا ہوں۔ میں لوگوں کی موجودگی میں تمہارا

(۱)..... بیتِ المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے کعبہ معظمہ کے مقابل ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب الفضائل، معراج کا بیان، ج ۸، ص ۱۴۴)

نکاح کروں گا اور تمہارے وہ فضائل بیان کروں گا جن سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

”میں بارگاہ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے جلدی سے نکلا اور میں خوشی کی

شدت کی وجہ سے خود رفته ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد

میں تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ مہاجرین و انصار کو

بلائیں جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر

اقدس پر جلوہ افروز ہو کر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کی اور ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو!

ابھی ابھی حضرت جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ خبر دی کہ اللہ

عزوجل نے بیت المعمور کے پاس ملائکہ کو گواہ بنا کر میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ

عنها) کا نکاح علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا ہے، اور مجھے بھی حکم فرمایا ہے کہ میں

زمین پر ان کا نکاح کر دوں۔ میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا

نکاح علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کر دیا ہے۔“ پھر حضور نبی اکرم، نور مجسم، شاہ بنی

آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ

نکاح پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کھڑے ہو کر یہ

خطبہ پڑھا: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَشُكْرًا لِانْعَمِهِ وَاَيَادِيهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا شَبِيْهَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ نَبِيُّهُ النَّبِيَّةُ وَرَسُولُهُ الْوَجِيْهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَبَنِيْهِ صَلَٰةً دَائِمَةً تَرْضٰيْهِ“ ترجمہ: سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں اور اس کے انعامات و احسانات پر اس کا شکر ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ کیلتا (کیلا) ہے، اس کا کوئی شریک و مثل (یعنی اس جیسا) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت سیدنا) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اس کے معزز نبی اور عظیم الشان رسول ہیں، ان پر اور ان کے آل و اصحاب، ازواجِ مطہرات اور اولاد اطہارِ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر اللہ عزوجل کی ایسی دائمی رحمت ہو جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کر دے (امین)۔“

اس کے بعد فرمایا: ”نکاح اللہ عزوجل کے حکم پر عمل ہے اور اس نے اس کی اجازت دی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مجھ سے کر دیا ہے اور میری اس زرہ کو بطور حق مہر^(۱) مقرر فرمایا ہے۔ حاضرین نے مبارک باد دیتے ہوئے کہا: ”اللہ

(۱)..... خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق مہر کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ تمام اقوال میں نفیس تطبیق دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اصل مہر کریم جس پر عقد اقدس واقع ہوا.....“

عَزَّوَجَلَّ آپ کے جوڑے میں بَرَکت و اِتِّفَاق عطا فرمائے۔“

سیدہ کائنات کا جہیز

حضرت سیدہ ناعلیٰ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ ارشاد فرماتے ہیں:

”میں نے اپنی زِرہ لی اور بازار میں حضرت سیدہ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو 400 درہم میں فروخت کر دی۔ جب میں نے درہموں پر اور انہوں نے زِرہ پر قبضہ کر لیا تو مجھ سے فرمانے لگے: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کیا اب میں زِرہ کا اور آپ دراہم کے حق دار نہیں؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ تو کہنے لگے: ”پھر یہ زِرہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ (ہ۔ دینی۔ یہ یعنی تحفہ) ہے۔“ حضرت سیدہ ناعلیٰ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ فرماتے ہیں: ”میں نے زِرہ اور دراہم لئے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر حضرت سیدہ ناعثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حسنِ سلوک کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دعائے خیر و برکت سے نوازا۔ پھر حضرت سیدہ نابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا کر انہیں (مٹھی بھر) درہم دیئے اور فرمایا: ”ان دراہم کے عوض فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے لئے مناسب اشیاء خرید لاؤ۔“ حضرت سیدہ ناسلمان فارسی اور حضرت سیدہ نابلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خریدی ہوئی اشیاء اٹھانے میں مدد

..... چار سو مثقال (تقریباً 150 تولے) چاندی تھی ولہذا علماء سیر نے اس پر جزم فرمایا۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۸۲، ص ۱۵۵)

کے لئے ساتھ بھیجا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے حضورِ نبي پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 63 درہم عطا فرمائے تھے، میں نے روئی سے بھرا ہوا موٹے کپڑے کا بستر، چمڑے کا دسترخوان، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، پانی کے لئے ایک مشکیزہ اور گوزہ (یعنی مٹی کا آب خورہ) اور نرم اُون کا ایک پردہ خریدا۔ پھر میں، حضرت سلمان اور حضرت بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے تھوڑا تھوڑا کر کے وہ سامان اٹھالیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شِعار (یعنی طریقہ) ”ہی تجھ سے ڈرنا ہے۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن

والاربعون فی زواج علی ... الخ، ص ۲۷۵ تا ۲۷۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کے جہیز کی منظوم^(۱) تفصیل

مفسرِ شہیر، حکیمِ اُمت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی نے شہزادی کوئین، والدہ حَسَنَیْنَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جہیز کی تفصیل نظم میں لکھی ہے، ملاحظہ فرمائیے اور ترغیب حاصل کیجئے۔

(۱)..... اشعار میں لکھا ہوا کلام۔

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا سُن لو! اُن کے ساتھ کیا کیا نقد تھا
 ایک چادر سترہ پیوند کی مُصطفیٰ نے اپنی دُختر کو جو دی
 ایک توشک^(۱) جس کا چمڑے کا غلاف ایک تکیہ ، ایک ایسا ہی لحاف
 جس کے اندر اُون ، نہ ریشم ، رُوئی بلکہ اِس میں چھال خُرے^(۲) کی بھری
 ایک چلی پینے کے واسطے ایک مشکیزہ تھا پانی کے لئے
 ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں نُقْرِئی گنگن^(۳) کی جوڑی ہاتھ میں
 اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا ایک جوڑا بھی کھڑاؤں^(۴) کا دیا
 شاہزادی سیدُ الْکَوْنِین کی بے سواری ہی علی کے گھر گئی
 واسطے جن کے بنے دونوں جہاں اُن کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں
 اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام
 (دیوانِ سالک از حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ ارشاد فرماتے ہیں:

”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیہ درہم حضرت سیدتنا اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہَا کے حوالے کر دیئے اور ارشاد فرمایا: ”ان دراہم کو اپنے پاس رکھو۔“ پھر ایک مہینہ

تک شرم و حیا کے باعث میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر

(۱)..... رُوئی دارِ بستر۔ (۲)..... کھجور کے درخت کا چھلکا۔ (۳)..... کلائی میں پہننے والا چاندی کا زیور۔

(۴)..... لکڑی کی جوتی۔

نہ ہوا۔ جب کبھی اکیلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! میں نے تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا ہے جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔“
(الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی... الخ، ص ۲۷۷)

جہیز کیسا اور کتنا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مخدومہ کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جہیز کس قدر سادہ اور مختصر تھا، اور جو دیا گیا مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے اس کا بھی مطالبہ نہ تھا، اس میں اُمت کے لئے درس و رغبت ہے کہ کثیر اور پُر تکلف جہیز کا اہتمام ضروری نہیں اور نہ ہی لڑکے والے اس کا مطالبہ کریں، یہ سنت جس قدر سادگی سے ادا کی جائے بہتر ہے، جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 153 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ”ماں باپ کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز، قرآن مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر سُسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز بلکہ سنت ہے کیونکہ ہمارے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جہیز میں کچھ

سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشانی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وصول کریں، ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی، داماد کی خواہش پوری کریں، یہ خلاف شریعت بات ہے بلکہ آج کل تِلْک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی، چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لئے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً (یعنی بہ زور) ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں۔“ (جنتی زیور، رسومات، ص ۱۵۳ تا ۱۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بنتِ عطار کا جہیز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس پُر فتن دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو شادی بیاہ کے موقع پر ہونے والی ان ناجائز رسومات سے

اجتناب کرتے ہیں؛ ان میں نمایاں نام شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کا ہے؛ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ شادی بیاہ کی خوشی میں ہونے والی بے ہودہ تقریبات و رسومات کو نہ صرف خود ناپسند کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی ان گناہوں بھرے معمولات سے اجتناب کی شفقت آمیز تاکید فرماتے رہتے ہیں؛ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی بھی سادگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے عین سنت کے مطابق کرنے کی کوشش فرمائی تھی۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جو عنایت فرمایا اس کی پیروی کی جائے۔

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں

ان کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں

اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام

صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

(دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ)

مثلاً مشکیزہ، گیسوں پینے والی ہاتھ کی چکی، نُقْرَی (نُق۔ ر۔ ئی یعنی چاندی

کے) کنگن پیش کئے، اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسر آیا؛

چٹائی، مٹی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چڑے کا تکیہ وغیرہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور رخصت کرتے وقت جس طرح سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنتِ فاطمہؑ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر شفقتیں فرمائی تھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ان سنتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

(سنت نکاح، قسط ۳، ص ۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ کی رخصتی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

”جب مہینہ گزر گیا تو میرے بھائی حضرت عقیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: ”اے میرے بھائی! آج تک میں اتنا خوش نہیں ہوا جتنا یہ سن کر خوش ہوا کہ آپ کی شادی بنتِ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہو گئی ہے، اب اگر آپ ان کو اپنے گھر بھی لے آؤ تو تمہاری ملاقات سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔“ میں نے جواب دیا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی یہی چاہتا ہوں، لیکن مجھے تاجدارِ حرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم آتی ہے۔“ انہوں نے کہا: ”میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔“ لہذا ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے تو راستے میں ہمیں بارگاہِ رسالت کی خادمہ حضرت اُمّ ایمن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ملیں۔

ہم نے ان سے تذکرہ کیا تو کہنے لگیں: ”ذرا انتظار کریں، ہم عورتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُتَعَلِّق بات کرتی ہیں کہ (ان معاملات میں) مردوں کی نسبت عورتوں کی باتیں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔“ وہ واپس مڑ کر حضرت سیدتنا اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئیں اور انہیں اور پھر دوسری ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ساری بات بتائی تو سب اُمہاتِ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اکٹھی ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرہ مبارکہ میں حاضر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاروں طرف بیٹھ کر عرض گزار ہوئیں:

”یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہم ایک اہم معاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوئی ہیں، وہ یہ کہ آپ کے چچا زاد اور دینی بھائی حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بیوی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رخصتی چاہتے ہیں۔“

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا بھیجا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ”کیا تم اپنی زوجہ کی رخصتی چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں!“

یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ارشاد فرمایا: ”بڑی محبت و عزت سے، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! آج رات سے تم اپنی زوجہ کے ساتھ رہا کرو گے۔“

دعوتِ طعام

اللہ عزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آراستہ کرنے کا حکم دیا اور حضرت سیدتنا اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رکھے ہوئے دراہم میں سے 10 درہم حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو دیئے اور ارشاد فرمایا: ”ان سے کھجور، گھی اور پنیر خرید لو۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

”میں یہ چیزیں خرید کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مسلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا پھر ارشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! جسے چاہو بلا لاؤ۔“ میں مسجد گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ سَے کہا: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کریں۔“ سب لوگ اٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی کہ لوگ بہت زیادہ ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کے دسترخوان کو ایک رومال سے ڈھانک دیا اور ارشاد فرمایا: ”دس دس افراد کو داخل کرتے جاؤ۔“ میں نے ایسا ہی کیا۔ سب صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ نے کھانا کھایا لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

برکت سے 700 افراد نے وہ حلوہ تناول فرمایا۔“

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے پاس بلایا اور حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو اپنے دائیں اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنے بائیں طرف بٹھا کر سینے سے لگایا اور دونوں کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! میں نے کتنی اچھی زوجہ سے تیرا نکاح کیا ہے۔“ پھر ان دونوں کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلے۔ پھر گھر سے باہر نکل کر دروازے کے کواڑ پکڑے اور یہ دُعا فرمائی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تم دونوں کو اتفاق و اتحاد عطا فرمائے، میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس الثانی والاربعون فی زواج علی بفاطمہ... الخ، ص ۲۷۷ تا ۲۷۸، ملخصاً)

شہزادی کو شین، والدہ حَسَنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نکاح کے متعلق مُفسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی کا منظوم کلام ملاحظہ فرمائیے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئی:

گوشِ دل سے مومنو! سن لو ذرا ہے یہ قصہ فاطمہ کے عقد کا
پندرہ سالہ نبی کی لاڈلی اور تھی بائیس سال عُمر علی

عقد کا پیغام حیدر نے دیا مصطفیٰ نے مرجبا اہلا کہا
 پیر کا دن سترہ ماہِ رجب دوسرا سنِ ہجرت شاہِ عرب
 پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام ظہر کے وقت آئیں سارے خاص و عام
 اس خبر سے شور برپا ہو گیا کوچہ و بازار میں غل سا مچا
 آج ہے مولیٰ کی دختر کا نکاح آج ہے اس نیک اختر کا نکاح
 آج ہے اس پاک و سچی کا نکاح آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح
 خیر سے جب وقت آیا ظہر کا مسجدِ نبوی میں مجمع ہو گیا
 ایک جانب ہیں ابوبکر و عمر اک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر
 ہر طرف اصحاب و انصار ہیں درمیاں میں احمد و مختار ہیں
 سامنے نوشہ علی مرتضیٰ حیدر کزار شاہِ لا فتنی
 آج گویا عرش آیا ہے اتر یا کہ قدسی آگئے ہیں فرش پر
 چار سو مثقال چاندی مہر تھا وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا
 بعد میں حُرْمے لُٹائے لاکلام ماسوا اس کے نہ تھا کوئی طعام
 ان کے حق میں پھر دُعائے خیر کی اور ہر اک نے مبارک باد دی

گھر سے رخصت جس گھڑی زہرا ہونیں والدہ کی یاد میں رونے لگیں
 دی تسلی احمد مختار نے اور فرمایا شہ ابرار نے
 فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم میکہ و سسرال میں اعلیٰ ہو تم
 باپ تمہارے امام الانبیاء اور شوہر اولیاء کے پیشوا
 ماہِ ذی الحجہ میں جب رخصت ہوئی تب علی کے گھر میں اک دعوت ہوئی
 جس میں تھیں دس سیرجہ کی روٹیاں کچھ پنیر اور تھوڑے خرے بے گماں
 اس ضیافت^(۱) کا ولیمہ^(۲) نام ہے اور یہ دعوت سنتِ اسلام ہے
 سب کو ان کی راہ چلنا چاہئے اور بری رسموں سے بچنا چاہئے
 (دیوانِ سالک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادیاں تو بہت ہوئی ہیں، ہو رہی ہیں اور ہوتی
 رہیں گی لیکن ایسی سادہ مگر عظیم الشان رسمِ نکاح و بیاہ صرف محبوبینِ خدا اور مقرر بین
 مصطفیٰ کا حصہ ہے، تکلف (ت۔ گل۔ لٹ یعنی ظاہرداری) نام کا نہیں لیکن رشک ہر
 مسلمان کو آتا ہے، دھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔
 (۱)..... دعوت۔ (۲)..... نکاح کے بعد کی دعوت جو دولہا کی طرف سے دی جاتی ہے۔

(فیروز اللغات، ص ۱۴۸۲)

ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے چار دانگِ عالم^(۱) بچ رہے ہیں۔ یہ بات بالکل نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی بلکہ اگر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اشارہ کر دیتے تو اس کی مثل و ہمسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والی اُمّت، محبوبِ ربِّ العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سادگی اور بے تکلفی کو سنت بنایا، تاکہ اُمّت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔ اسی جانب حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے بھی توجُّہ دلائی، چنانچہ

شادی بیاہ کی اسلامی رسمیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی زندگی“ صفحہ 54 پر حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی تحریر فرماتے ہیں: سب سے بہتر تو یہ ہوگا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرت خاتونِ جنت، شاہزادیِ اسلام، فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ اور یقین کرو کہ ہماری اولاد ان کے قدمِ پاک پر قربان! اور یہ بھی سمجھ لو کہ اگر حضورِ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی ہوتی کہ میری لختِ جگر کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اس کیلئے چندہ وغیرہ کیلئے حکم فرما دیا جاتا تو عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خزانہ

(1)..... دنیا کی چاروں طرف۔

موجود تھا۔ جو ایک ایک جنگ کیلئے نونو سو اونٹ اور نونو سو اشرفیاں حاضر کر دیتے تھے۔ لیکن چونکہ منشا (یعنی مقصد) یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کیلئے نمونہ بن جائے۔ اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسمیں ادا کی گئیں۔

لہذا مسلمانو! اولاً تو اپنی بیاہ بارات سے ساری حرام رسمیں نکال ڈالو، باجے، آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی، ڈوم وغیرہ کے گیت، رنڈیوں، عورتوں کے ناچ، عورتوں اور مردوں کا میل جول، پھول پتی کا لٹانا ایک دم اللہ عزوجل کا نام لے کر مٹا دو۔ اب رہی فضول خرچی کی رسمیں ان کو یا تو بند ہی کر دو اگر بند نہ کر سکو تو ان کیلئے ایسی حد مقرر کر دو جس سے فضول خرچی نہ رہے اور گھر کی بربادی نہ ہو۔ جنہیں امیر و غریب سب بے تکلف پورا کر سکیں۔ لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ اس طریقہ سے نکاح کی رسم ادا ہونی چاہئے۔

دولہا، دلہن نکاح سے پہلے اُبٹن یا خوشبو کا استعمال کریں مگر مہندی اور تیل لگانے اور اُبٹن کی رسم بند کر دی جائے یعنی گانا باجا عورتوں کا جمع ہونا بند کر دو۔ اب اگر بارات شہر کی شہر میں ہے تو ظہر کی نماز پڑھ کر بارات کا مجمع دولہا کے گھر جمع ہو اور دلہن والے لوگ دلہن کے گھر جمع ہوں۔ دلہن کے یہاں اس وقت نعت خوانی یا وعظ یا درود شریف کی مجلس گرم ہو۔ اُدھر دولہا کو لے کر پیدل یا سوار کر کے اس طرح بارات کا جلوس روانہ ہو، آگے آگے عمدہ نعت خوانی ہوتی جاوے، تمام

بازاروں میں یہ جلوس نکالا جائے۔ جب یہ برات دلہن کے گھر پہنچے تو دلہن والے اس برات کو کسی قسم کی روٹی یا کھانا ہرگز نہ دیں کیونکہ حضرت زہرا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے کوئی کھانا نہ دیا غرضیکہ لڑکی والے کے گھر کھانا نہ ہو۔ بلکہ پان یا خالی چائے سے تواضع کر دی جائے۔ پھر عمدہ طریقہ سے خطبہ نکاح پڑھ کر نکاح ہو جائے۔ اگر نکاح مسجد میں ہو تو اور بھی اچھا ہے نکاح کا مسجد میں ہونا مستحب ہے اور اگر لڑکی کے گھر ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ نکاح ہوتے ہی باراتی لوگ واپس ہو جائیں یہ تمام کام عصر سے پہلے ہو جائیں اور بعد مغرب کو دلہن کو رخصت کر دیا جائے خواہ رخصت ٹانگہ میں ہو یا ڈولی وغیرہ میں۔ مگر اس پر کسی قسم کا نچھاور اور بکھیر بالکل نہ ہو کہ بکھیر کرنے میں پیسے گم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! نکاح کے وقت خُرمے (یعنی کھجوریں یا چھوہارے) لُٹا ناسنت ہے۔ (اسلامی

زندگی، فصل ثانی نکاح اور رخصت کی رسمیں، ص ۵۴ تا ۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ

اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر معاملے میں میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کی کوشش فرماتے ہیں، چنانچہ آپ نے اپنی اولاد کی شادیاں بھی فضول رسموں سے

دور رہ کر اور آقا کی سنتوں پر عمل کر کے سرانجام دیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالے ”سنتِ نکاح“ صفحہ 32 سے 41 تک آپ کے بڑے صاحبزادے کی شادی کا ذکر موجود ہے مختصر اپیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیے:

شہزادہ عطار مدظلہ کی شادی

جہاں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے اپنی شادی خانہ آبادی میں ہر موقع پر شرعی احکام کی پاسداری کی، وہیں آپ نے اپنے شہزادہ خوش لقا، عروسِ دلربا، الحاج مولانا ابوسعید احمد عبیدالرضا قادری رضوی عطاری المدنی دامت برکاتہمُ العالیہ کی ”شادی“ کے پُرسرت لمحات میں تمام معاملات شریعت کے عین مطابق رکھنے پر بھی بھرپور توجہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ شادی مبارک بھی انتہائی سادگی کا منظر اور دورِ حاضر کی مثالی شادی قرار پائی۔

مرحبا عطار کا لختِ جگر دولہا بنا

خوشما سہرا عبید قادری کے سر سجا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تقریبِ نکاح

شہزادہ عطار مدظلہ کے نکاح کی تقریب برقی قلموں سے جگمگاتے شادی

ہال کے بجائے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں 18 اکتوبر 2003ء کو شبِ اتوار بڑی سادگی کے ساتھ انجام پائی۔

براتی ہیں تمامی اہل سنت

عبید قادری دولہا بنا

تلاوت کے بعد پُر سوز نعتیں پڑھی گئیں، رقت انگیز سماں تھا، خطبہ

نکاح پڑھ کر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ ہی نے نکاح پڑھایا پھر چھوہارے

لٹائے گئے جو منچ (اسٹیج) کے قریب موجود مخصوص اسلامی بھائیوں نے لوٹے۔

نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج

نہیں۔ (احکام شریعت، باب ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۲۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مکان پر سجاوٹ

اس موقع پر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ دنیائے اہلسنت کے امیر، بانی

دعوتِ اسلامی دامت برکاتہمُ العالیہ کے شہزادے کی شادی کے موقع پر گھر پر مروّجہ

سجاوٹ یا برقی قُثمیوں وغیرہ کی کوئی ترکیب ہی نہیں تھی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پُر تکلف جہیز لینے سے انکار

حاجی احمد عبید رضا مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلف جہیز دینا چاہا تو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیہ نے انہیں سادگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف شہزادہ عطار دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیہ بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پر رضا مند ہوئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اجتماعِ ذکر و نعت

شہزادہ عطار مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی کی شادی کی خوشی میں دعوتِ اسلامی کی باب المدینہ (کراچی) کی مجلس مشاورت نے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا جس میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماعِ ذکر و نعت کا آغاز تلاوتِ قرآن حکیم سے ہوا، پھر سرکارِ مدینہ، سُر و رِقلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت نعت شریف کی صورت میں پیش کئے گئے۔ اس کے بعد شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیہ نے اس موقع پر مَدَنی مذاکرہ میں اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پھر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیہ کا لکھا ہوا منظوم دعائیہ سہرا شریف پڑھا گیا اور صلوٰۃ و سلام پر اس اجتماع

ذکرِ ولعت کا اختتام ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَسْمِ رُخْصَتِی

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پہلے ہی سے تاکید کر دی تھی کہ کسی صورت میں کوئی غیر شرعی رَسْم یا معاملہ نہ ہونے پائے بلکہ وقتِ رخصتی بھی تمام معاملات عین شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آپ کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنایا گیا اور آخر تک ہر معاملہ عین شریعت کے مطابق رکھنے کی ہی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ رخصتی کے وقت جو خواتین دلہن کو چھوڑنے کیلئے رَسْم کے طور پر آتی ہیں اس سے پیشگی منع کر دیا گیا کہ صرف دلہن کا سگ بھائی شرعی پردے کے ساتھ دلہن کو لے آئے۔ اس شادی میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے گھر والوں کی طرف سے بھی اسلامی بہنوں کے لئے کوئی تقریب نہیں رکھی گئی تھی۔

میری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں

ہو کرم شہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُھومِ دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی مذاکرے کے دوران کچھ

یوں ارشاد فرمایا: دُھوم دھام سے ولیمہ کا بھی بہت اصرار رہا۔ کسی نے آفر بھی کی کہ 200 دیکیں بلا اجرت پکا دیں گے، بس دو لاکھ روپے کا سامان آئے گا۔ میں نے کہا: دو لاکھ روپے تو میرے پاس نہیں ہیں، مگر میرے لیے دو لاکھ روپے جمع کرنا مشکل بھی نہیں ہے، بس یہی ہوگا کہ جس سے کہوں گا اُس کے دل میں میری جو عزت ہوگی وہ ختم ہو جائے گی، دو چار سیٹھوں کو فون کر دوں گا، تھوڑی سی خوشامد کرنا پڑے گی جو کہ میرے مزاج میں نہیں ہے، 200 کی جگہ 1200 دیکیں ہو جائیں گی، یوں میرے بیٹے کا ولیمہ تو دھوم دھام سے ہوگا اور آپ لوگ بھی خوش ہو جائیں گے مگر مجھے اس کے لئے اپنی خودداری کا سودا کرنا پڑے گا۔ پھر آپ نے بطور ترغیب ایک واقعہ بھی سُنایا:

ایک پیر صاحب کے ہاں لنگر خانہ چل رہا تھا۔ ایک صاحبِ ثروت مُرید پیسے دینے کی ترکیب کر رہا تھا۔ لنگر خانے کے منتظم نے عرض کی: حضور! اب مہنگائی بڑھ گئی ہے، بہت دقت ہو رہی ہے، اگر آپ اس لنگر خانے کا خرچہ دینے والے مرید کو اشارہ کر دیں گے کہ وہ رقم دُگنی کر دے تو اپنا لنگر خانہ ذرا آسانی سے چلے گا۔ پیر صاحب اس پر راضی ہو گئے اور اُس مرید کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت دیا ہے، تم ماہانہ چندہ دُگنا کر دو۔ اس مُرید نے سعادت مندی سے جواب دیا: مرشد آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ کچھ عرصے کے بعد لنگر خانے کے منتظم نے پوچھا حضور! آپ نے رقم میں اضافہ کے لئے کہا یا نہیں؟ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہہ دیا تھا اور اس نے دو گنا بھی کر دیا ہے مگر فرق یہ ہے کہ پہلے بڑی عقیدت سے آ کر پیش کرتا تھا، اب خود

نہیں آتا بھجوادیتا ہے۔

(پھر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! میرا بیٹا
(یعنی حاجی احمد عبید رضا عطاری سَلَّمَہُ الباری) خود ولیمہ کی سنت ادا کرے گا۔ دُھوم
دھام سے نہ سہی مگر ولیمہ ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَعْوَتِ وَلِیْمَہ

شہزادہ عطار مدظلہ العالی نے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی حسبِ
خواہش انتہائی سادگی سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں صرف دعوتِ
اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تمام اراکین اور تین یا چار دوسرے اسلامی
بھائیوں کو مدعو کیا لیکن کھانے کے وقت گھر کے باہر جمع ہونے والے دیگر عقیدت
مند اسلامی بھائیوں کو بھی اندر بلوایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیر اہلسنت دامت
برکاتہم العالیہ بھی ولیمے میں شریک تھے۔ دعوتِ ولیمہ میں دال اور چاول پیش
کئے گئے۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے بتایا کہ ”کھانا گھر میں پکایا گیا
ہے، دال پانی میں پکائی گئی ہے اور اس میں تیل کا ایک قطرہ بھی نہیں ڈالا گیا۔“
مگر کھانے والوں کا کہنا ہے کہ دال چاول حیرت انگیز طور پر انتہائی لذیذ تھے۔

(سنت نکاح، قسط ۳، ص ۳۲ تا ۴۱، ملقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادی کے موقع پر رخصتی کے وقت قبر کی طرف رخصتی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اکثر نماز کی پابند اسلامی بہنیں بھی اس موقع پر فرض نماز تک چھوڑ دیتی ہیں۔ دیکھئے! خاتونِ جنت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے شادی کی پہلی رات کیسے گزاری آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو شادی کی پہلی رات بھی فکرِ قبر و آخرت نے بے چین کر رکھا تھا چنانچہ منقول ہے کہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

سیدہ کائنات^(۱) حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی رخصتی کے بعد جب رات کا اندھیرا چھایا تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رونے لگیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے پوچھا: ”اے تمام عورتوں کی سردار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ میں تمہارا شوہر اور تم میری زوجہ ہو؟“ کہنے لگیں: ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر بیت جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں

(۱)..... یعنی کائنات کی سردار۔

عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر پوری رات ربِّ قدیر عزَّوَجَلَّ کی عبادت میں

مصروف رہے۔ (الذَّوْضُ الْفَائِقُ، المجلس، الثامن والاربعون فی زواج علی

بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸)

عبادت ہو تو ایسی ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا پختہ عزم، خواہشات اور مقصود نہ تو دنیا اور اس کی لذات تھیں اور نہ ہی نفس کی راحت و خواہشات۔ بلکہ ان کی بلند ہمتوں کی پرواز ہمیشہ باقی رہنے والے ٹھکانے کی طرف تھی۔ یقیناً ان کا ذکر قرآنِ پاک میں لکھ دیا گیا اور ان کو بشارت دے دی گئی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

تَطْهِيرًا ﴿۳۳﴾

دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳) سترہ کر دے۔ (۱)

(۱)..... مفسر شہیر، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل حافظ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی ”تفسیر خزائن العرفان“ میں اس آیہ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء اور علی مرتضیٰ اور حسین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سب داخل ہیں۔ آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماثریدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

ان دونوں مبارک ہستیوں نے اپنی لذات کے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتا تھی کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ پھر وہ دونوں اپنے بستر پر آرام فرما ہوئے۔ چوتھے دن حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اور فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروز قیامت کنہ گاروں کی شفاعت کرو گے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً ان کے گھر تشریف لائے تو وہاں حضرت سیدنا اسماء بنت عمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پایا تو استفسار فرمایا: ”کس چیز نے تجھے یہاں ٹھہرایا ہے؟ حالانکہ گھر میں ایک مرد بھی موجود ہے۔“ عرض کی: ”یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! میں حضرت سیدنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ اس پر آپ صَلَّی

..... منقول ہے۔ ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں۔“ (خزائن العرفان،

بارہ ۲۲ الاحزاب، تحت الآية، ۳۳)

اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مبارکِ نَمِ ناک (یعنی آنسوؤں سے تر پتر) ہو گئیں اور
دُعا فرمائی: ”اے اسماء (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری دُنیا و آخرت
کی تمام حاجات پوری فرمائے۔“

(الرَّوْضُ الْفَائِقُ، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح
خاتونِ جنتِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عظمت و رفعت عطا فرمائی اسی طرح آپ رَضِیَ
اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد کو بھی عظیم شانوں سے نوازا۔ اہل بیتِ پاک کی عظمت تو
دیکھئے کہ ایک طرف ماں جتنی عورتوں کی سردار ہے تو دوسری طرف بیٹے جتنی
جوانوں کے سردار۔ آئیے! خاتونِ جنتِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولادِ پاک کا ذکر
خیر بھی ملاحظہ فرمائیے!

خاتونِ جنت کی اولادِ پاک

1..... سیدنا امام حسن کی ولادت باسعادت

خاتونِ جنت کے بڑے شہزادے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ ہیں، آپ
کا اسم گرامی حسن، کنیت ابو محمد اور القاب سید شبابِ اہلِ الجنت، سبط و ریحانِ
رسول ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ رَمَضانُ المبارک ۵۳ میں ہوئی۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام حَسَن رکھا پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا، بال اُتروائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ (اُسْدُ الْغَايَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، باب الحاء والسين، حسن بن علی، ج ۲، ص ۱۴-۱۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سَيِّدُنَا اِمَام حَسَن کی ازواج و اولاد

حضرت سیدنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 90 شادیاں کیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)..... حضرت سیدتنا اُمّ بشیر بنت ابوسعود انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۲)..... حضرت سیدتنا خولہ بنت منظور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۳)..... حضرت

سیدتنا رملہ بنت سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۴)..... حضرت سیدتنا اُمّ اسحاق بنت

طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج

ذیل ہیں: (۱)..... حضرت سیدنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (۲)..... حضرت سیدنا

حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (۳)..... حضرت سیدنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴)..... حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (۵)..... حضرت سیدنا

عبد الرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ - (۶)..... حضرت سیدنا قاسم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ -
 (۷)..... حضرت سیدنا ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ - (۸)..... حضرت سیدنا حسین
 اثرم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ - (۹)..... حضرت سیدنا اُم الحسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا -
 (۱۰)..... حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (۱۱)..... حضرت سیدنا اُم
 عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا -

(اَنَسَابُ الْأَشْرَافِ، ج ۳، ص ۳۰۴ تا ۳۰۶، ملخصاً)

سیدنا امام حسن کی شہادت

فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی اپنی کتاب ”خطبات محرم“
 صفحہ 278 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے
 پینتالیس (45) سال چھ ماہ چند روز کی عمر میں بمقام مدینہ طیبہ ۵ ربیع الاول
 ۴۹ھ میں زہر خوانی سے شہادت نصیب پائی اور جنت البقیع میں اپنی پیاری امی
 جان خاتونِ جنت جگر گوشہ رسول حضرت سیدنا فاطمہ بتول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے
 پہلو میں مدفون ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۝

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا راکب دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام
 شہد خوارِ لعابِ زبانِ بنی چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

﴿2﴾..... سیدنا امام حسین کی ولادت باسعادت

آپ کا اسم گرامی حسین، کنیت ابو عبد اللہ اور القاب سید شباب اہل الجنت، سبط وریحانِ رسول ہیں۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت باسعادت ۵ شعبان ۴ھ میں ہوئی حضورِ نَبِیِّ کریم نے پیارے شہزادے کے کان میں اذان ارشاد فرمائی اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والسين، حسین بن علی، ج ۲، ص ۲۵-۲۴، ملخصاً)
آپ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ولادت پر حضرت رُوحُ الامین حکمِ ربِّ العلمین تہنیتِ ولادت (یعنی پیدائش کی مبارکباد) کے ساتھ تعزیت بھی لائے اس وقت حضور آپ کے گلوئے ناز کو چوم رہے تھے رُوح الامین نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ اس بوسہ گاہ پر چھری چلے گی اور یہ قرۃ العین خدا کی راہ میں شہید ہوگا۔
(آوداقِ غم، ص ۲۷۰)

مرحبا سرورِ عالم کے پسر آئے ہیں سپہ فاطمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت کہ چراغِ حرمین آئے ہیں اے مسلمانو! مبارک کہ حسین آئے ہیں
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا امام حسین کی ازواج و اولاد

حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کئی شادیاں کیں، آپ

رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چند بیویوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)..... حضرت سیدتنا لیلیٰ بنت ابی مرہ عروہ بن مسعود ثقفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۲)..... حضرت سیدتنا اُمّ اسحاق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۳)..... حضرت سیدتنا

رُبَاب بنتِ امرئ القیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند شہزادوں اور شہزادیوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)..... حضرت سیدنا علی اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (۲)..... حضرت سیدنا علی اصغر

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اَنْسَابُ الْاَشْرَاف، ج ۳، ص ۳۶۱، ۳۶۲، ملخصاً)

(۳)..... حضرت سیدنا محمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (الْمَرْجِعُ السَّابِق، ج ۲، ص ۴۲۲)

(۴)..... حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (۵)..... حضرت سیدتنا سکینہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ (اَنْسَابُ الْاَشْرَاف، ج ۳، ص ۳۶۱، ۳۶۲، ملخصاً)

سیدنا امام حسین کی شہادت

سید الشہداء، امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہو گئی تھی۔ حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دس محرم الحرام ۵۶۱ بروز جمعۃ المبارک اپنے اہل بیتِ اطہار اور 72 جانثاروں کے ساتھ میدانِ کربلا میں مرتبہ شہادت پر فائز ہو کر سید الشہداء کے لقب سے مُلقَّب ہوئے۔ شہادتِ امامِ عالی مقام کی تفصیل درکار ہو تو سوانحِ کربلا، آئینہ قیامت، کربلا کا خونیں منظر وغیرہ

کتاب کی طرف رجوع کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3,4..... سَيِّدُنَا مُحَسِّن وَسَيِّدَتُنَا رُقِيَّہ

حضرت سیدنا محسن رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیدتنا رُقِیَّہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا اس لئے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

5..... سَيِّدَتُنَا زَيْنَب کا ذکر خیر

حضرت سیدہ زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بڑی شہزادی ہیں۔ ان کی کنیت اُمُّ الحسن تھی اور واقعہ کربلا کے بعد ان کی کنیت اُمُّ المصائب مشہور ہو گئی تھی۔

سَيِّدَہ زَيْنَب کا نکاح

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی لختِ جگر حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح حضرت سیدنا جعفر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا۔ (أَسَدُ الْغَابَةِ فِي

مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، حرف الزای، زینب بنت علی، ج ۷، ص ۱۳۴)

سیدہ زینب کی اولاد

حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چار صاحبزادے تھے جن کے نام درج ذیل ہیں: (1)..... حضرت سیدنا علی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (2)..... حضرت سیدنا عون اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (3)..... حضرت سیدنا عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (4)..... حضرت سیدنا محمد رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ اور حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔ (ایضاً)

6..... سیدہ اُمّ کلثوم

خاتونِ جنت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی بڑی ہمشیرہ حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مشابہ تھیں۔

سیدتنا اُمّ کلثوم کا نکاح

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمایا اور حق مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ (اُسْدُ

الْغَايَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، ج ۷، حرف الكاف، ام كلثوم بنت علي، ص ۳۷۸)

سَيِّدَتُنَا اُمِّ كَلْثُومِ كِي اَوْلَادِ

حضرت سیدتنا اُمِّ کَلْثُومِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطنِ مبارک سے
حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک بیٹا زید بن عمر اکبر اور ایک
بیٹی رقیہ پیدا ہوئی۔

(أُسْدُ الْغَايَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، ج ۷، حرف الكاف، ام كلثوم بنت علي، ص ۳۷۸)
حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کے بعد
آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح ثانی حضرت سیدنا عون بن جعفر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
سے ہوا اور حضرت سیدنا عون بن جعفر کے انتقال کے بعد ان کے بھائی حضرت
سیدنا محمد بن جعفر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا اور حضرت سیدنا محمد بن جعفر رَضِيَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کے بعد ان کے بھائی حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر رَضِيَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔ (الطبقات الكبرى لابن سعد، تسمية النساء اللواتی..... الخ،
ام كلثوم بنت علي، ج ۸، ص ۳۳۸)

سَيِّدَتُنَا اُمِّ كَلْثُومِ كَا اِنْتِقَالِ پُرْمَلالِ

حضرت سیدتنا اُمِّ کَلْثُومِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال حضرت سیدنا
عبد اللہ بن جعفر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں ہوا۔ حضرت سیدتنا اُمِّ کَلْثُومِ رَضِيَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْهَا اور ان کے بیٹے حضرت سیدنا زید بن عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا انتقال ایک ہی ساعت میں ہوا۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة، القسم الرابع، اُم کلثوم بنت علی، ج ۸، ص ۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سیدنا علی و فاطمہ کے حُسنِ معاشرت پر مشتمل ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

علی و فاطمہ کبھی ناراض نہ ہوئے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ فرماتے ہیں: ”ایک انتہائی ٹھنڈی اور شدید سرد صبح رسولِ خدا، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دعائے خیر سے نوازا اور پھر حضرت فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے تنہائی میں پوچھا: ”اے میری بیٹی! تو نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟“ جواب دیا: ”وہ بہترین شوہر ہیں۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلا کر ارشاد فرمایا: ”اپنی زوجہ سے نرمی سے پیش آنا، بے شک فاطمہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے دکھ دے گی مجھے بھی دکھ دے گی اور جو اسے خوش کرے گی مجھے بھی خوش کرے گی، میں تم دونوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں،

اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ اس نے تم سے ناپاکی دور کردی اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دیا۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:
 ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس حکمِ مصطفیٰ کے بعد میں نے نہ تو کبھی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غصہ کیا اور نہ ہی کسی بات پر انہیں ناپسند کیا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا، بلکہ وہ بھی کبھی مجھ سے ناراض نہ ہوئیں اور نہ ہی کسی بات میں میری نافرمانی کی اور جب بھی میں ان کو دیکھتا تو وہ میرے دکھ درد دور کرتی دکھائی دیتیں۔“ (الرَّوَضُ الْفَائِقُ، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة..... الخ، ص ۲۷۸، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیارے پیاری اسلامی بہنو! جس سے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبت کریں اس کو اذیت و تکلیف سے بچانا اور ہر دم اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا ہر صحیح العقیدہ کامل مسلمان اپنے اوپر لازم گردانتا (یعنی لازم مانتا) ہے، جیسے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نصیحتِ مصطفیٰ پر کاربند رہتے ہوئے اپنے اوپر لازم کر لیا تھا کہ بنتِ رسول حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غصے اور ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرنا۔ اور اس خوشگوار ماحول کو مزید تقویت حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْهَا کے طرزِ عمل نے دی کہ اپنے شوہر نامدار، محبوبِ حبیب پروردگار کے دُکھ درد دور کرنے اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش کی، اگر بیوی سیدہ کائنات اور شوہر مولائے کائنات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے طرزِ عمل کو اپنالیں تو گھر ضرور امن کا گہوارہ بن جائیں گے۔^(۱) کیونکہ ان نَفُوسِ قُدْسِيَّہ (ن۔ فُؤَس۔ قُد۔ سِی۔ یہ یعنی پاکباز لوگوں) کی حیاتِ طیبہ (ح۔ یات۔ طِی۔ یہ یعنی پاکیزہ زندگی) کا ہر پہلو تمام مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ (م۔ ش۔ عل۔ راہ یعنی راہنما) ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنا کر ان حضراتِ والا عزّت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر کاربند رہنے کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کو اپنا کر معاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد سُدھرنے میں کامیاب ہو گئے، جیسا کہ

میں نے مدنی بُرقع کیسے اپنایا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 273 پر ہے: باب

(1)..... اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی

حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی VCD ”گھر امن کا گہوارہ کیسے

بنے؟“ خود بھی دیکھئے اور گھروں کو بھی دکھائیے۔

المَدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبُ لُبِا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت زیادہ فیشن ایبل تھی، فون کے ذریعے غیر مردوں سے دوستی کرنے میں بڑا لطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں رسمِ مہندی وغیرہ کے موقع پر مجھے خاص طور پر بلایا جاتا، وہاں میں نہ صرف خود رقص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی ڈانڈیا راس سکھا کر اپنے ساتھ نچواتی، لاتعداد گانے مجھے زبانی یاد تھے، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بد قسمتی سے گھر میں T.V بہت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بہت اہم کردار تھا۔ ربيعُ النُود شریف کی ایک سہانی شام تھی، نمازِ مغرب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنٹوں بھرے بیانات کی تین کیسٹیں تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام ”قبر کی پہلی رات“ تھا خوش قسمتی سے میں نے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل کی، قبر کا مرحلہ کس قدر کٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سن کر ہوا۔ مگر افسوس! میرے دل پر گناہوں کی لذت کا اس قدر غلبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ ہاں! اتنا فرق ضرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا احساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں دعوتِ اسلامی کی ذمے دار اسلامی بہنوں نے بسلسلہ ”گیارہویں شریف“ اجتماع ذکر و نعت کا اہتمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ ”قبر کی پہلی

رات“ سن کر میرا دل پہلے ہی چوٹ کھا چکا تھا، چنانچہ میں نے زندگی میں پہلی بار اجتماعِ ذکر و نعت میں جانے کا ارادہ کیا۔ مگر میری حماقت کہ خوب میک اپ کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اجتماع میں گئی، ایک اسلامی بہن نے وہاں سنتوں بھرا بیان فرمایا، جسے سُن کر میرے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو گئی۔ بیان کے بعد جب منقبت ”یا غوثِ بلاؤ مجھے بغدادِ بلاؤ“ پڑھی گئی، اس نے گویا گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مدنی آقا کی دیوانیوں کی صحبتوں کی برکت سے میرے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر ایسی گامزن ہوئی کہ میں وہی فیشن کی پنتی جو کہ پہلے باہر نکلتے وقت دوپٹا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اوڑھتی تھی، کچھ ہی عرصے میں مدنی برقع پہننے کی سعادت پانے لگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دُھو میں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

اللّٰہ کَرَم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

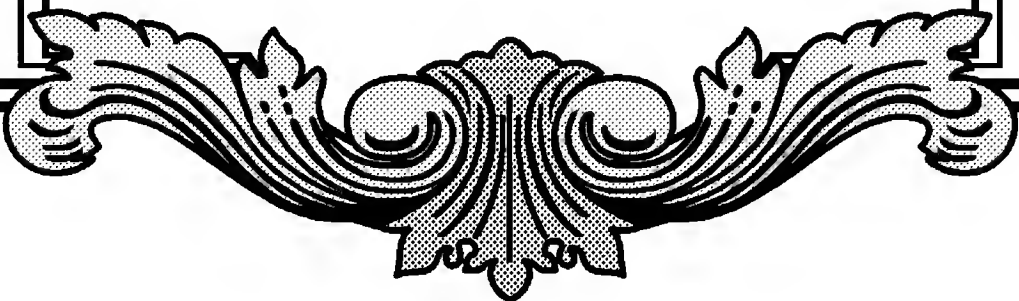
(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۹۳)

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!



خاتونِ جنت اور امورِ خانہ داری



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت اور امور خانہ داری

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308

صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 170 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء رقادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں کہ خاتمُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْنَ، سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، جناب صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کَنْزُ الْعَمَال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة علیہ وعلى

الہ... الخ، ج ۱، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

ازدواجی زندگی

جگر گوشہ رسول، حضرت سیدتنا فاطمہ بتول رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نکاح کے بعد جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دولت خانہ میں تشریف لائیں تو گھر کے تمام کاموں کی ذمہ داری آپ پر آپڑی آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن انداز میں نبھایا اور ہر طرح کے حالات میں اپنے عظیم المرتبت شوہر کا ساتھ دیا، چٹانچہ

گھریلو کاموں کی تقسیم

حضرت سیدنا ضمیرہ بن حبیب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امورِ خانہ داری (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے، کھانا پکانے کے کام وغیرہ) اپنی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سپرد فرمائے اور گھر سے باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا، اُونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذمہ لگا دیئے۔ (الْمُصَنَّف لِابْنِ اَبی شَیْبَةَ، کتاب الزہد، کلام علی بن ابی طالب، ج ۸، ص ۱۵۷، حدیث ۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنتِ اسد رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں عرض کی، ”فاطمہ الزہراء (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) آپ کی خدمت اور گھر کے کام کاج

کیا کریں گی۔“ (الْإِصَابَةُ فِي تَمْيِيزِ الصَّحَابَةِ، ج ۸، ص ۲۹۷)

حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خانہ داری کے کاموں کی انجام دہی کے لئے کبھی کسی رشتہ دار یا ہمسائی کو اپنی مدد کے لئے نہیں بلاتی تھیں۔ نہ کام کی کثرت اور نہ کسی قسم کی محنت مشقت سے گھبراتی تھیں۔ ساری عمر شوہر کے سامنے حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں اور نہ ان سے کسی چیز کی فرمائش کی۔ کھانے کا اُصول یہ تھا کہ چاہے خود فاقے سے ہوں جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلا لیتیں خود ایک لقمہ بھی منہ میں نہ ڈالتیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حیدر کرار، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور رسول اللہ کی شہزادی، جنتی عورتوں کی سردار حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے گھر میں کام کے لئے خادم نہیں رکھا بلکہ اپنے گھر کے کام خود کیا کرتی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں آئے کہ وہ اور دور تھا اب اور زمانہ ہے۔ تو سنئے کہ اس دور کی عظیم روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے گھر میں کبھی کوئی کام کرنے والی نہیں رکھی گئی، اس میں ہر اسلامی بہن، بالخصوص امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مرید، طالب یا

محبتِ اسلامی بہنوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے۔ یاد رہے! فارغِ دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ گھر کے کام کاج میں لگی رہیں، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کرنے کے کام کرو، ورنہ نہ کرنے کے کاموں میں پڑ جاؤ گے۔

گھر کے کام کاج کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رضائے خدا و مصطفیٰ کی خاطر گھر کا کام کاج خود کیا کریں۔ گھر کے کام کرنے کے بھی بہت سے فوائد ہیں اور اس سے بھی بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرتا ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 75 صفحات پر مشتمل رسالہ ”سیرتِ سیدنا ابودرداء“ صفحہ 62 پر ہے: حضرت سیدنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں یہ بھی تھا کہ اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک خادم خریدا ہے میں نے اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”بندہ جب تک کسی خادم سے مدد نہیں لیتا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہوتا رہتا ہے اور جب وہ کسی خادم سے خدمت لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب لازم ہو جاتا ہے۔“ میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا

مطالبہ کیا تھا لیکن حساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جانا، حالانکہ میں ان

دنوں مالدار تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ابو الدرداء، ج ۱، ص ۲۷۴، رقم ۷۰۲)

ذرا ہم اپنا محاسبہ بھی کر لیں کہ ہماری کیفیت کیا ہے اور یاد رکھئے کہ

خاتونِ حُجّت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا گھر کا کام خود کرنا شہنشاہِ

نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی و منشا کے مطابق تھا یقیناً جو کام شاہِ خیر

الانام، محبوبِ ربِّ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پسند فرمائیں وہ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی

بارگاہ میں بھی پسندیدہ اور محبوب ہے۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ جس کام میں خدا و مصطفیٰ

عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی ہو اُس سے جی چرانا، جان

چھڑانا، سستی کرنا کیسا؟ گھر میں کام کاج کی برکت سے بھائی بہنوں اور ماں باپ کی

منظورِ نظر بن جائیں گی۔ شادی شدہ ہیں تو شوہر، نند اور ساس کے دلوں میں جگہ بن

جائے گی۔ اگر پہلے سے ہی کام کرنے کی عادت پڑے گی تو شادی کے بعد گھر

سنجھالنا آسان ہوگا اور گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا، کئی نادان والدین اپنی بچیوں کو

کام نہیں کرنے دیتے نتیجتاً انہیں کھانا پکانے، برتن دھونے، کپڑے دھونے، کپڑے

سینے کی تربیت نہیں ہوتی اور شادی کے بعد آزماتش ہوتی ہے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اب یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“،^(۱) صفحہ ۱۶۱ پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاءِ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہمُ العالیہ فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

سوال: گھر میں ”کام والی“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ تو سکتے ہیں مگر ۵ شرائط کے ساتھ (۱)..... کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔ (۲)..... کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ہینات (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں۔ (۳)..... بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (۴)..... کبھی نا محرم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (۵)..... اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنّہِ فتنہ (فتنہ کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۴۸)

مگر ان پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے۔ اگر بے پردگی

(۱)..... کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ پردے کے متعلق بہترین کتاب ہے، اپنے موضوع پر جامع اور بہت عام فہم ہے، ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے یکساں مفید ہے، اپنے شہر کے مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ حاصل کیجئے یا پھر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ لیجئے یا پرنٹ آؤٹ کر لیجئے۔

کرنے والی ہوئی تو گھر کے مردوں کا بدن گاہیوں اور جہنم میں لے جانے والی حرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہوگا بلکہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے اخلاق بھی تباہ کر دے گی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تنہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لہذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عافیت ہے۔

بعض کام کرنے والیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ گھروں میں چوریاں کرتی ہیں، موبائل لے جاتی ہیں، گھروں میں ناچا قیوں کا سبب بنتی ہیں، بے پردگی کا سبب بنتی ہیں، بسا اوقات گھروں میں ڈکیتیوں کا باعث بنتی ہیں، گھر والی کونشہ آور چیز پلا کر سونے کے زیورات لے اُڑتی ہیں، اگرچہ ساری ایسی نہیں ہوتیں، مگر ایسی بھی ہوتی ہیں، تو کام والیوں یا کام والوں سے بچنے میں ہی عافیت ہے۔

خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرا قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سِکِنہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللہِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوفِ لِعَنِ اللہِ

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔“ (صَحِيحُ مُسْلِم، کتاب الامارہ، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر... الخ، ص ۷۳۷، حدیث ۱۸۴۰)

اس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ ”مَعْرُوف“ کی تعریف بیان کرتے ہوئے مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ اللّٰمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ”معروف وہ کام ہے جسے شریعت مَنع نہ کرے، معصیت وہ کام ہے جسے شریعت مَنع فرمادے۔“

(مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَةِ الْمَصَائِبِ، کتاب الامارۃ والقضاء، ج ۵، ص ۳۴۰)

اگر آپ کا گھر سے نکلنا ضروری ہو تو شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی بُرقع اوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرائیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محکمہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گٹھوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلایا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ

ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا علیہ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جو وضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقہ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں تو سوا خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعاً ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

جہنم میں عورتوں کی کثرت

آہ! عورتوں میں بے پردگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ ”صحیح مسلم“ میں ہے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: میں

نے جہنم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنم میں زیادہ ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب

الرقاق، باب اکثر اهل الجنة الفقراء... الخ، ص ۲۲۸، حدیث ۲۷۳۷)

یہ شرح آیہ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم دل و نظر کی تباہی ہے قربِ نا محرم
حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم
یہ سیر گا ہیں کہ مشکل ہیں شرم و غیرت کے یہ معصیت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نیم باز سا برقع یہ دیدہ زیب نقاب جھلک رہا ہے جھلا جھل قمیص کا ریشم
نہ دیکھ رشک سے تہذیب کی نمائش کو کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!
وہی ہے راہِ ترے عزم و شوق کی منزل جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم

تری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری

ترے فسانے کا موضوع عصمتِ مریم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

گھر خوشیوں کا گہوارہ کیسے بنے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور محبت بھرا

ماحول قائم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گھر کے تمام افراد اپنے سپرد کاموں کو سر

انجام دیں اگر ایسا ہو جائے تو کسی کو بھی شکایت نہیں ہوگی اور گھر کا نظام اچھے طریقے سے چلتا رہے گا اور گھر میں مدنی ماحول بھی بن جائے گا۔ لگے ہاتھوں گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول بھی ملاحظہ فرمائیجئے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالہ ”خاموش شہزادہ“ صفحہ 39 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ فرماتے ہیں:

”یارِ بکریم! ہمیں مثنیٰ بنا کے اُنیس حروف کی نسبت سے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول

- (۱)..... گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔
- (۲)..... والدہ یا والد صاحب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔
- (۳)..... دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔
- (۴)..... والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملایئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات کیجئے۔

(۵)..... ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

(۶)..... سنجیدگی اپنائیے۔ گھر میں ٹوٹکار، اُبے تپے، اور مذاقِ مسخری کرنے،

بات بات پر غصے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بخشش کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رویہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے معافی تلافی کر لیجئے۔

(۷)..... گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر (اور باہر) بھی ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔

(۸)..... ماں بلکہ بچوں کی امی ہو تو اسے نیز گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

(۹)..... اپنے محلے کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے۔ ورنہ کم از کم نماز فجر تو باسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(۱۰)..... گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سر پرست نہیں ہیں، نیز ظن غالب ہے کہ آپ کی نہیں سنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے جاری شدہ سنتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں سنائیے، وڈیوسی ڈیز دکھائیے، مدنی چینل دکھائیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ”مدنی نتائج“ برآمد ہوں گے۔

(۱۱)..... گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ

زبان چلائیں گے تو ”مدنی ماحول“ بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو

سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔

(۱۲)..... مدنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سنت کا درس ضرور، ضرور، ضرور دیجئے یا سنئے۔

(۱۳)..... اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے،
”الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ يَعْنِي دُعَا مَنْ كَاثَمْتُهُ يَارْہے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ،
کتاب الدعاء والتكبير والتهليل... الخ، باب الدعاء سلاح المؤمن..... الخ، ج ۲،
ص ۱۶۲، حدیث ۱۸۵۵)

(۱۴)..... سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سُسر کے ساتھ وہی حُسنِ سُلُوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔ ہاں! یہ احتیاطِ ضروری ہے کہ بہو سُسر کے ہاتھ پاؤں نہ چُومے، یونہی داماد ساس کے۔

(۱۵)..... ”مسائل القرآن“ میں ہے ہر نماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ بال بچے سنتوں کے پابند بنیں گے۔ اور گھر میں مدنی ماحول قائم ہوگا۔ (دُعا یہ ہے:) ”(اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا هَبْ

لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا“ (پ ۱۹،

الفرقان: ۷۴) (اَللّٰهُمَّ اَيِّتِ قُرْآنِیْ کَاحِصَہٗ نَہِیْ) یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔“ (مسائل القرآن، چند قرآنی اعمال، ص ۲۸۲)

(۱۶)..... نافرمان بچہ یا بڑا جب سویا ہو تو ۱۱ یا ۲۱ دن تک اس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۖ بَلَّ مُوقْرًا اِنْ مَّجِیْدٌ ۙ ۚ (۳۰) ۚ (پ ۳۰، البروج: ۲۱، ۲۲) ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع نہایت مہربان رحم والا۔ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔“

(اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف) یاد رہے! بڑا، نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں، یا سو رہا ہے لہذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے، خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

(۱۷)..... نیز نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنانے کے لئے تا حصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رخ کر کے ”یا شہید“ ۲۱ بار پڑھئے (اول و آخر، ایک بار درود شریف)

(۱۸)..... مدنی انعامات کے مطابق عمل کی عادت بنائیے اور گھر کے جن افراد کے اندر نرم گوشہ پائیں ان میں، اور آپ اگر باپ ہیں تو اولاد میں نرمی اور حکمت

عملی کے ساتھ مدنی انعامات کا نفاذ کیجئے، اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت سے گھر میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

(۱۹)..... پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کر کے گھر والوں کے لئے بھی دُعا کیجئے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بھی گھروں میں مدنی ماحول بننے کی ”مدنی بہاریں“ سننے کو ملتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خادم کے لئے درخواست

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس تکلیف کی شکایت کرنے جو ان کے ہاتھ کوچکی سے پہنچتی تھی انہیں جب خبر ملی تھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غلام آئے ہیں۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ قصہ عرض کیا، فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم بستر پکڑ چکے تھے تو ہم اٹھنے لگے تو فرمایا: اپنی جگہ رہو، تشریف لائے میرے اور فاطمہ الزہرا

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے درمیان بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، فرمایا: میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ جب تم اپنے بستر لو تو، 33 بار سُبْحَنَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (مَشْكُوَّةُ الْمَصَابِيح، کتاب الدعوات، باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام، ج ۱، ص ۴۴۶، الحديث ۲۳۸۷)

شَارِحِ مَشْكُوَّة، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنَی

”مراۃ المناجیح“ جلد 4 صفحہ 7 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی پیاری چہیتی صاحبزادی تھیں، شادی سے پہلے کام کاج نہ کیا تھا۔ حضرت علی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے ہاں آ کر تمام کام کرنے پڑے، کام سے کپڑے کالے اور چکی سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے جو پھوٹ کر زخم بن گئے تھے۔ (جب حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں) اس دن حضورِ اَوَّ ر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیام حضرت اُمُّ الْمُؤْمِنِین عاتشہ صدیقہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کے گھر تھا، اس لئے خاتونِ جنت انہیں کے گھر تشریف لائیں، مگر اتنا فاقا حضورِ اَوَّ ر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تھے دولت خانے میں نہ تھے اس لئے والدہ ماجدہ سے عرض کر کے واپس ہو گئیں۔

پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں
والدہ سے عرض کر کے آ گئیں

خود حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا تھا کہ آج قیدی غلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آئے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلام بانٹ رہے ہیں ایک لونڈی تم بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مانگ لو جو گھر کا کام کاج کرے۔

گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
ایک لونڈی آپ اگر ان کو بھی دیں چکی اور چولہے کے دُکھ سے وہ بچیں

حضورِ انور، شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ جواب دیا، نہ دن میں حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے رات کو سوتے وقت تشریف لائے تو بسترِ فاطمہ الزہراء پر اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ ایک قدم حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تھا دوسرا جنابِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر انوار پر، اس سینہ کے قربان جو قدمِ رسول چومے۔ مفتی صاحب حدیثِ مبارک کہ اس حصہ ”میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتا دوں“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لونڈی خادم کا فائدہ تم کو صرف دنیا میں پہنچے گا مگر اس دعا کا

فائدہ دنیا، قبر، حشر ہر جگہ پاؤ گی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خادم کیوں نہ عطا فرمایا۔

شب کو آئے مصطفیٰ زہرا کے گھر اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لیے باپ جن کے جنگ میں مارے گئے تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا آسرا رکھ فقط اللہ کا مفتی صاحب حدیثِ مبارک کہ اس حصہ جب تم اپنے بستر لو تو 33 بار سُبْحَانَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ کے تحت فرماتے ہیں: اس کا نام تَسْبِيحِ فاطمہ ہے جو تمام سلسلوں میں خصوصاً سلسلہ قادریہ میں بہت معمول ہے، اس تسبیح کے لئے عام تسبیحوں میں، ہر 33 دانہ پر چھوٹا امام پڑا ہوتا ہے۔

(مِرَاۃُ الْمَنَاجِيحِ، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصبح..... الخ، ج ۴، ص ۸)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مہاجر فقر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے، فرمایا: یہ کیسے؟ عرض کیا: جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں جبکہ وہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔

تو حضورِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں

جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں سے کوئی افضل نہ ہو اس کے سوا جو تمہارے سے کام کرے؟ بولے ہاں! يٰۤاَيُّهَا سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: ہر نماز کے بعد 33، 33 بار تسبیح، تکبیر اور حمد کرو۔ حضرت ابو صالح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں کہ پھر مہاجر فقراء حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لوٹے اور عرض کیا: ہمارے اس عمل کو ہمارے مالدار بھائیوں نے سن لیا تو انہوں نے بھی یونہی کیا تب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ (السنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلاة، باب الترغیب فی مکث المصلی..... الخ، ج ۲، ص ۲۶۵، ۳۰۲۴، ملقطاً)

حضرت ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی ”مرقاۃ شرح مشکوٰۃ“ میں فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی اُس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے دن کے کام کاج کی تھکن اور درد و آلام دُور ہو جاتے ہیں۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ شَرْحُ مِشْكَاةُ الْمَصَابِيحِ، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصبح والمساء والمنام، ج ۵، ص ۳۰۰)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ نے اسلامی بہنوں کے لئے جو 63 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں ان میں مدنی انعام نمبر 3 میں ہے، ”کیا آج آپ نے نماز پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک

ایک بار آیہ الکُرسی، سورۃ اخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھی؟ نیز رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟“ اگر آج سے پہلے تسبیحِ فاطمہ پڑھنے میں سستی تھی تو ابھی سے نیت فرمائیے اور نہ صرف تسبیحِ فاطمہ کی بلکہ امیرِ اہلسنت کے عطا کردہ تمام مدنی انعامات پر عمل کی نیت کیجئے اور مکتبۃ المدینہ کے بستے سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کیجئے اور اس کے مطابق اپنا محاسبہ فرمائیے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

تربیت و تعلیم کا خزانہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کردہ حدیثِ پاک میں آپ نے سنا کہ سپدہ فاطمہ نے خادم کی درخواست کی تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں پیارے پیارے مدنی پھول عطا فرمائے شارحِ مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی ”مرآۃ المناجیح“ جلد 4 صفحہ 8 پر حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو سختی، عابد، زاہد، متقی بنائیں، انہیں صرف مال دار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ لڑکی کے لئے بہترین جہیز اعمالِ صالحہ ہیں نہ کہ صرف مال۔ (مرآۃ المناجیح شَرْحِ مَشْکُوۃ

الْمَصَابِیْح، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصبح..... الخ، ج ۴، ص ۸)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

خاتونِ جنت اور گھریلو کام کاج

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں نشان پڑھ گئے تھے اور خود پانی کی مشک بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو وغیرہ خود ہی دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے میلے ہو جایا کرتے تھے۔ (سُنَنُ اَبی داود، کتاب الادب، باب فی التسبیح عند النوم، ص ۷۹۰، حدیث ۵۰۶۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا جگر گوشہ تاجدارِ رسالت، خاتونِ جنت، شہزادی کوئین، اُمُّ الْحُسَیْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سنّتِ مبارکہ ہے۔ اسلامی بہنیں اپنے کام خود کریں گی تو ان کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔ اپنے بچوں کے ابو کے سوئے ہوئے کام بھی کریں اور اپنی ساس کے سوئے ہوئے کام بھی کریں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی بیٹی کی اسی طرح تربیت فرمائی، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 86 صفحات پر مشتمل رسالہ ”سنّتِ نکاح“ صفحہ 48 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاءرقادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حوالے سے منقول ہے:

گھر کو خوشیوں کا گھوارہ بنانے اور آخرت سوارانے کے لئے ”عطر“ کی طرف سے ”بستِ عطر“ کیلئے 12 مَدَنی پھول

﴿۱﴾..... شوہر کی طرف سے ملنے والا ہر حکم جو خلافِ شرع نہ ہو، بجالانا ضروری ہے۔

﴿۲﴾..... اپنے شوہر اور ساس کا کھڑے ہو کر استقبال کیجئے اور کھڑے ہو کر ہی رخصت بھی کیجئے۔

﴿۳﴾..... دن میں کم از کم ایک بار (ممکن ہو تو) ساس کی دست بوسی کیجئے۔

﴿۴﴾..... اپنی ساس اور سُسر کا والدین کی طرح اِکرام کیجئے۔ ان کی آواز کے سامنے اپنی آواز پست رکھئے۔ ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے ”جی جناب“ سے بات کیجئے۔

﴿۵﴾..... شوہر ضرور تازہ سزا دینے کا مجاز ہے۔ (۱) ایسا ہو تو صبر و تحمل کا مظاہرہ

(۱)..... مُفسِّر شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی سُوْرَةُ النِّسَاءِ کی

آیت نمبر 34 کے تحت لکھتے ہیں: ربِّ تعالیٰ نے یہاں ان کی (یعنی بیویوں کی) اصلاح کی تین صورتیں

بیان فرمائیں: (۱)..... نصیحت کرنا (۲)..... بایکاٹ کرنا (۳)..... مارنا۔ (مزید لکھتے ہیں): نافرمانی پر خاوند مار

سکتا ہے مگر اصلاح کی مار مارے نہ کہ ایذا (یعنی تکلیف دینے) کی جیسے شاگرد کو اُستاد یا اولاد کو ماں باپ

اصلاح کے لئے مارتے ہیں۔ بلا تصور بیوی کو مارنا سخت ممنوع ہے جس کی پکڑ رب (عزوجل) کے ہاں ضرور

ہوگی۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ۵، النساء تحت الایہ ۳۴، ج ۵، ص ۷۰، ملقطاً).....

کیجئے، غصّہ کر کے یا زبانِ درازی کر کے گھر سے رُوٹھ کر آ جانے کی صورت میں آپ پر ”میکے“ کے دروازے بند ہیں۔

﴿۶﴾..... ہاں! بغیر روٹھے شوہر کی اجازت کی صورت میں جب چاہیں میکے آسکتی ہیں۔

﴿۷﴾..... اپنے میکے کی کوتاہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے گناہِ کبیرہ میں نہ خود مبتلا ہوں نہ اپنے شوہر کو ”مُسْنَنے“ کے گناہِ کبیرہ میں ملوث کریں۔

﴿۸﴾..... اپنی ”بے عملی“ یا ”لا علمی“ کو ڈھانپنے کے لئے اس طرح کہہ دینا کہ ”مجھے تو والدین نے یہ نہیں سکھایا“ سخت حماقت ہے۔

﴿۹﴾..... بہارِ شریعت حصّہ 7 سے ”نانِ نفقہ کا بیان“، ”زوجین کے حقوق“ وغیرہ کا مطالعہ کر لیجئے۔

﴿۱۰﴾..... اپنے لئے کسی قسم کا ”سوال“ اپنے شوہر سے کر کے ان پر بوجھ مت بننا۔ ہاں! اگر وہ مقرر کردہ حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

﴿۱۱﴾..... مہمان کی خدمتِ سعادت سمجھ کر کرنا، اس کے اخراجات کے معاملے میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔ اپنے والد (یعنی سگ مدینہ) سے طلب کر لینا۔

..... بہارِ شریعت میں ہے: ”بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے اسی طرح ترکِ زینت پر بھی مار سکتا ہے اور (بلا اجازت) گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے۔“

(بہارِ شریعت، متفرقات، ج ۳، حصّہ ۱۶۶، ص ۶۵۵)

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ! مایوسی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دلی سے رضا مند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

﴿۱۲﴾..... شوہر کی اجازت کے بغیر ہر گز گھر سے نہ نکلیں۔ (اسلامی بہنوں کو

چاہیں تو تحفے میں اس تحریکی نوٹو کا پی دے سکتی ہیں)۔ (۳ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حُقُوقِ زَوْجِیْنِ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر کو چلانے اور اس کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے میں میاں اور بیوی کا بہت کردار ہے اگر دونوں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تو گھر خوشیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے میاں بیوی کے درمیان ہر ایک کے دوسرے پر بہت سے حقوق واجب ہیں ان میں جو اپنے حقوق ادا نہ کرے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہوگا، اگر بیوی یا شوہر میں سے ایک حق ادا نہ کرے تو دوسرا اسے دلیل بنا کر اس کے حق کی ادائیگی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لہذا میاں بیوی کے حقوق پر مشتمل چند احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

”حُقُوقِ شوہر“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے
شوہر کے حُقُوق سے متعلق ۸ قُرَامِیْنِ مصطفیٰ

﴿۱﴾..... حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم،

كتاب البر والصلة، حق الزوج على الزوجة، ج ۵، ص ۲۴۰، حدیث ۷۴۰۶)

﴿2﴾..... حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر آدمی کا آدمی کے لئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بیہت بڑا حق ہے، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر کی چوٹی تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو (یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اسے چالے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(مُسْنَدِ أَحْمَد، مسند انس بن مالک: ج ۵، ص ۴۴۵، الحدیث ۱۲۹۴۹)

﴿3﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: شوہر نے عورت کو اپنے پاس بلایا اُس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (صَحِيْحُ الْبُخَارِي، کتاب بدأ الخلق، باب اذا قال احدكم

امین والملائكة فى السماء... الخ، ص ۸۲۹، حدیث ۳۲۳۷) اور دوسری روایت

میں ہے: جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عورت سے ناراض

رہتا ہے۔ (صَحِيحُ مُسْلِم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعها من فراش

زوجها، ص ۵۳۹، حدیث ۱۴۳۶)

﴿4﴾..... حضرت سیدنا معاذ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ اَقْدَس صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو

خو رِ عین کہتی ہیں خدا عَزَّوَجَلَّ تجھے غارت کرے، اسے ایذا نہ دے، یہ تو تیرے پاس

مہمان ہے، غم قریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِی،

کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراہیۃ الدخول... الخ، ص ۳۰۵، الحدیث ۱۱۷۴، ملخصاً)

﴿5﴾..... حُسْنِ اَخْلَاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

فرمانِ جنت نشان ہے: ”جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی

تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج

على المرأة، ص ۲۹۷، الحدیث ۱۸۵۴)

﴿6﴾..... خاتمُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ اللّٰلْعَلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: ”جب عورت پانچ وقت نماز پڑھے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے

اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے

جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔“ (الاحسان بترتیب صحیح

ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ذکر ایجاب الجنة للمرأة اذا

طاعت زوجها... الخ، ص ۱۱۲۷، الحدیث ۴۱۶۳)

﴿7﴾..... سید عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شادی شدہ عورت (یعنی حضرت سیدنا حصین بن محسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پھوپھی) سے دریافت فرمایا: ”تیرا اپنے شوہر سے کیسا برتاؤ ہے؟“ اس نے عرض کی: ”میں نے اس کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اب میں اس سے عاجز آگئی ہوں۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”غور کرو! تم کیسے اس سے عاجز آگئی ہو حالانکہ وہ تو تیری جنت اور دوزخ ہے۔“ (مسند احمد بن حنبل، مسند القبائل،

حدیث عمة حصین بن محسن، ج ۱۱، ص ۲۶۷، الحدیث ۲۸۱۱۴)

﴿8﴾..... اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رحمتِ عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: ”عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شوہر کا۔“ پھر میں نے عرض کی: ”مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”اس کی ماں کا۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلة، باب اعظم الناس حقا علی الرجل امه، ج ۵، ص ۲۴۴، الحدیث ۷۴۱۸)

بیوی کے حقوق کے متعلق چند احادیثِ مبارکہ

مردوں کو بھی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس لئے اس کے ٹیڑھے پن سے ہی فائدہ اٹھانا چاہئے۔

﴿۱﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان مرد عورت مومنہ کو مغبوض نہ

رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔“

(صَحِیحُ مُسْلِم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۵۵۶، حدیث ۱۴۶۹)

یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں

گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم

پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

﴿۲﴾..... حضور نبی اکرم صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ

ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (سُنَن اِبْنِ مَاجَہ، کتاب النکاح،

باب حسن معاشرۃ النساء، ص ۳۱۶، حدیث ۱۹۷۸)

﴿۳﴾..... ایک روایت میں ہے: ”عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے

(یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔“ (صَحِیحُ

الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، سورة والشمس وضحاها، ص ۱۲۷۶، حدیث ۴۹۴۲)

یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی

حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار ہے لہذا جوان باتوں کا خیال

کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

میاں بیوی کی اصلاح کے لئے نگرانِ شوریٰ کا VCD بیان ”شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟“ ”بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟“ مکتبۃ المدینہ سے خود بھی حاصل کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اور شوہر کے حقوق کی ادائیگی عورت پر بہت زیادہ لازم اور ضروری ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی زوجہ کا حق اس سے کم بلکہ باپ سے بھی کم۔ یہ اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 24 میں بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: عورت پر مرد کا حق خاص اُمور متعلقہ زوجیت میں اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد تمام حقوق حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے، ان اُمور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرضِ اہم ہے،

بے اس کے اذن کے (یعنی اس کی اجازت کے بغیر) محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور محارم کے یہاں بھی ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد اور شب (یعنی رات) کو کہیں نہیں جاسکتی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۸۰)

ایک اور مقام پر فرمایا: اُمورِ متعلقہ زنِ شوی میں مطلقاً اس کی اطاعت (یعنی میاں بیوی سے متعلق معاملات میں بیوی مطلقاً شوہر کی فرمانبرداری کرے) کہ ان اُمور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مُقَدَّم ہے، اس کے ناموس کی بشدت (یعنی سختی سے) حفاظت، اس کے مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی (یعنی اچھا چاہنا)، ہر وقت اُمورِ جائز میں اس کی رضا کا طالب رہنا، اسے اپنا مولیٰ جاننا، نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا، اور خدا عزّ و جلّ توفیق دے تو بجا (یعنی دُرست شکایت) سے بھی احتراز کرنا (یعنی بچنا)، نہ بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا (کہ) اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔ (ایضاً، ص ۳۷۱)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

دنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اونٹ کے بالوں سے بناموٹا لباس پہنے چکی پیس رہی تھیں، نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(آج) دنیا کی تنگی و سختی پر صبر کرو تا کہ کل جنت کی ابدی نعمتیں حاصل ہوں۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل النبی ﷺ، ج ۱۲، ص ۱۹۰، حدیث ۳۵۴۷۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیسی تربیت تھی کہ اتنے مصائب و آلام مگر زباں پر حرفِ شکایت نہیں بلکہ راضی برضا ہیں اپنی تکلیف کا کسی سے ذکر نہیں کرتیں اور ایک ہم نادان ہیں کہ معمولی سی تکلیف آجائے تو آسمان سر پہ اٹھا لیتی ہیں۔ اللہ والے مصائب پر صبر کرتے ہیں اور صبر کے بارے میں تو ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بھی فرماتا ہے، چنانچہ پارہ 4، سورہ ال عمران، آیت نمبر 200 میں ارشادِ خدائے رحمن ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَبِرُوا وَاصْبِرُوا وَاصْبِرُوا وَاصْبِرُوا وَاصْبِرُوا“ خدا تعالیٰ تمہیں صبر کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے

آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمید پر کہ کامیاب ہو۔“

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 244

صفحات پر مشتمل کتاب ”پہشت کی کنجیاں“ صفحہ 220 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صبر تین ہیں: (۱)..... مصیبت پر صبر (۲)..... عبادت پر صبر (۳)..... گناہ سے صبر، تو جو مصیبت پر صبر کرے یہاں تک کہ مصیبت کو اچھی تسلی سے دُور کر دے تو اللہ عزَّوجلَّ اس کے لئے 300 درجے لکھ دیتا ہے جس کے دودر جوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو عبادت پر صبر کرتا ہے اللہ عزَّوجلَّ اس کے لئے 600 درجے لکھ دیتا ہے جس کے دودر جوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچی کیچڑ اور تمام زمینوں کے منٹھی کے درمیان فاصلہ ہے اور جو گناہ سے صبر کرے تو اللہ عزَّوجلَّ اس کے لئے 900 درجے لکھ دیتا ہے جس کے دودر جوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچی کیچڑوں اور عرش کے منٹھی کے درمیان کے دُو گنے کے درمیان فاصلہ ہے۔ (کَنْزُ الْعَمَالِ، ج ۳ کتاب الاخلاق،

فضیلة الصبر، ص ۱۱۱، الحدیث ۶۵۱۲)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

تشریحات و فوائد

صبر کے معنی ”حَبْسُ النَّفْسِ عَلَى الْمَكَارِهِ“ یعنی نفس کو تکلیفوں کے اوپر روکے رہنا اور کنٹرول میں رکھنا، اب غور کیجئے کہ صبر کی تینوں قسموں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ (1)..... صَبْرٌ عَلَى الْمُصِيبَةِ یعنی ”مصیبت پر صبر“ ظاہر ہے کہ مصیبت کے وقت نفس میں بڑی بے چینی اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ایسی بوکھلاہٹ بلکہ جنون و دیوانگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان رونے پٹینے، بال نوچنے اور کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اب اسی موقع پر اپنے نفس کو رونے پٹینے اور جزع و فزع کی حرکتوں سے روکے رہنا یہی ”مصیبت پر صبر کرنا“ ہے۔

(2)..... صَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ یعنی ”عبادت پر صبر“ ظاہر ہے کہ گرمیوں کا روزہ ہو اور آدمی پیاس کی شدت سے بے قرار ہو اور سامنے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا شربت رکھا ہو اور نفس بار بار شربت کی طرف لپکتا ہے مگر روزہ دار نفس کو روکے ہوئے ہے جو نفس پر گراں اور شاق ہے یہی ”عبادت پر صبر کرنا“ ہے۔

(3)..... صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ یعنی ”گناہ سے صبر“ جو ان آدمی ہے، شہوت کا غلبہ، شباب پر ہے، بدکاری کے لئے نفس بے قرار ہے مگر پرہیزگار مسلمان (مرد و عورت) اپنے نفس کو روکے ہوئے ہے اور بدکاری سے بچا ہوا ہے۔ یہی گناہ سے صبر کرنا ہے۔

حدیث میں آپ نے پڑھ لیا کہ صبر کی ان تینوں قسموں کا بڑا درجہ ہے۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۳﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ

(پ ۲ البقرة: ۱۵۳) صابروں کے ساتھ ہے۔

صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی امداد و نصرت ہوتی ہے اور صابرین کا مددگار اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہوتا ہے۔ سُبْحَنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! اس سے بڑھ کر صبر کا اجر و ثواب کیا ہوگا کہ خدا عَزَّ وَجَلَّ صابرین کے ساتھ ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیا انہوں نے پھر مانگا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمایا حتیٰ کہ وہ مال جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تھا ختم ہو گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کچھ مال میرے پاس ہوگا وہ تم سے ہرگز بچا نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے بچائے گا اور جو غنی بننا چاہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ

اُسے غنی کر دے گا اور جو صبر چاہے اللہ عزَّوَجَلَّ اُسے صبر عطا کرے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔ (سُنَنِ الدَّارِمِيِّ، کتاب الزکاة، باب فی الاستغفار عن المسألة، ص ۴۸۱، حدیث ۱۶۵۲)

شارح مشکوٰۃ، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنَی اس
 حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: وہ حضرات مانگتے رہے اور حضور صَلَّی اللہ
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیتے رہے انہیں سب کچھ دے کر مسئلہ بتایا، اس میں تبلیغ بھی
 ہے اور سخاوتِ مطلقہ کا اظہار بھی۔ خیال رہے کہ جس کو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّم نے کچھ خوش ہو کر دیا ہے وہ بہت عرصہ تک ختم نہ ہوا، چنانچہ حضرت سیدنا
 عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو تھوڑے
 تھوڑے جو عطا فرمائے تھے جو اُن یو رگوں نے ساہا سال کھائے اور کھلائے، پھر
 جب تولے تو اتنے ہی تھے مگر تولنے سے ختم ہو گئے حضرت سیدنا طلحہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی
 عَنْہُ کے ہاں ساڑھے چار سیر (تقریباً چار کلو) جو کی روٹی پر سینکڑوں آدمیوں کی دعوت
 فرمائی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ”اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِیْ یعنی میں اپنے بندے کے
 گمان کے قریب رہتا ہوں۔“ اس کا ظہور آخرت میں تو ہوگا ہی، کہ اگر بندہ معافی کی
 اُمید کرتا ہو امر جائے تَوَانِ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے معافی ہی ملے گی، اکثر دنیا میں
 بھی ہو جاتا ہے کہ جو قرض نہ لینے نہ مانگنے کا خدا کے بھروسے پر پورا ارادہ کر لے تو

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُسے ان سے بچا ہی لیتا ہے اور جو یہ کوشش کرے کہ دُنیا والوں سے لاپرواہ رہوں تو بہت حد تک اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُسے لاپرواہ ہی رکھتا ہے، مگر یہ فقط زبانی دعویٰ نہ ہو عملی کوشش بھی ہو کہ کمانے میں مشغول رہے، خرچ درمیانہ رکھے، گل چھڑے نہ اڑائے اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچے ہیں ان کے وعدے حق، غلطی ہم کر جاتے ہیں۔

”جو صبر چاہے اللّٰہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرے گا“ اس کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: ربّ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے بہترین اور بہت گنجائش والی عطا صبر ہے کہ ربّ تعالیٰ نے اس کا ذکر نماز سے پہلے فرمایا: ”اُسْتَعِیْذُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ“ (پ ۲، البقرة: ۱۵۳) (ترجمہ کنز الایمان: صبر اور نماز سے مدد چاہو۔) اور صابر کے ساتھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہوتا ہے، نیز صبر کے ذریعہ انسان بڑی بڑی مشقتیں برداشت کر لیتا ہے اور بڑے بڑے درجے حاصل کر لیتا ہے، ربّ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرمایا: ”اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا“ (پ ۲۳، ص: ۴۴) یعنی ہم نے انہیں بندہ صابر پایا۔“ صبر ہی کی برکت سے حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سید الشہداء ہوئے۔ (مِراءۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکاة، باب لاتحل له المسألة ومن

تحل له، ج ۳، ص ۶۰، ملتقطاً)

صبر کی حقیقت

قُطْبِ رَبَّانِی، غوثِ صمدانی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدسِ سرُّہ
النُّور کی سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا:
”صبر یہ ہے کہ بلا و مصیبت کے وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ادب رکھے اور
اُس کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔“

(بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ (مُتَرْجَم)، ص ۴۱۷)

اندازِ امیرِ اہلسنت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 101
صفحات پر مشتمل کتاب ”تعارُفِ امیرِ اہلسنت“ صفحہ 47 پر ہے: شیخ طریقت،
امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے محلّے میں
رہنے والے ایک اسلامی بھائی نے جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، حلفیہ بتایا کہ
امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بچپن میں بھی نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک
تھے۔ اگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کوئی ڈانٹ دیتا یا مارتا تو انتقامی کارروائی
کرنے کی بجائے خاموشی اختیار فرماتے اور صبر کرتے، ہم نے انہیں بچپن میں بھی
کبھی کسی کو برا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یقیناً اسلامی بہنوں کے لئے خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اتباع

میں بہترین اجر و ثواب اور عافیت ہی عافیت ہے چنانچہ ترمذی شریف ”کتاب المناقب“ میں ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”تمہیں تقلید کے لئے تمام دُنیا کی عورتوں میں مریم بنتِ عمران رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا خدیجہ بنتِ خُوَیلِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فاطمہ بنتِ مُحَمَّد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور فرعون کی بیوی آسیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کافی ہیں۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِی، ابواب المناقب، باب فضل خدیجہ رضی اللہ عنہا، ص ۸۷۴، حدیث ۳۸۹۳)

شہزادی کوئین، اُمُّ الْحَسَنِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِتِّبَاع کی نیت کیجئے
اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ خوب اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین حاصل کرنے، حقوق و فرائض سیکھنے، ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کاسٹھوں بھرا مَدَنی ماحول بھی ہے۔ بسا اوقات ایک فرد کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بہاریں موجود ہیں، ایک مَدَنی بہارِ مُلاحظہ ہو چنانچہ بابُ المَدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارا

گھرانہ بہت ماڈرن تھا۔ گھر کے افراد فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کے رسیا تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کی۔ اس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اجتماع میں مسلسل حاضری سے بھائی کے کردار میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، وہ نمازوں کے پابند ہو گئے، سنتوں پر عمل کی کوشش اور گھر والوں کی اصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور ہمیں اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش بالآخر رنگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی روحانیت اور سنتوں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیت طاری کر دی، دُعا کے دوران میں نے خوب رورو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو کبھی نہ چھوڑنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔ دعوتِ اسلامی کے صدقے ہمارے گھر کا گھڑا ہوا ماحول، مدنی ماحول میں تبدیل ہو گیا۔ گھر والوں کی باہمی رضا مندی سے TV نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلموں ڈراموں سے بچنا بے حد

دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈرامے اور گانے نہیں بلکہ سرکارِ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۲)

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے

محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بغیر ہمت ہارے خوب خوب انفرادی

کوشش کرتی رہیں اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! ناکامی نہیں ہوگی۔ اِس ضمن میں اگر کوئی

تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر و شکیبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیے کہ آنے والی

مصیبت اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! بہت بڑی بھلائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ حضرت

سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح

پرور ہے، ”اللہُ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے مصیبت میں

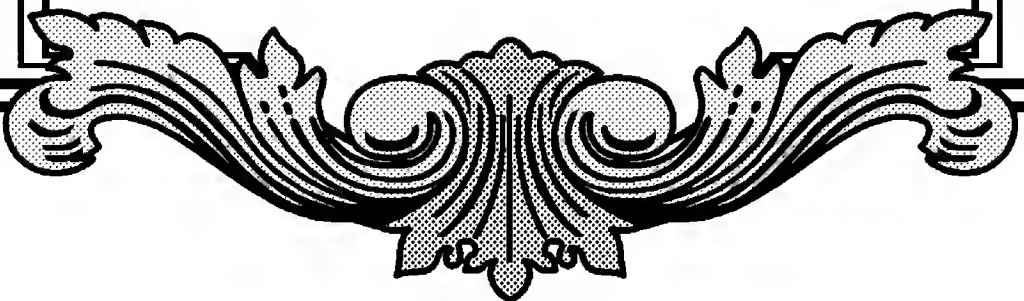
بتلا فرما دیتا ہے۔“ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارة

المرض، ص ۱۴۳۲ حدیث ۵۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی علیہ
رَحْمَةُ اللّٰهِ الشَّافِعِی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ شبلی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے
ہیں: میرا ایک پڑوسی فوت ہو گیا میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: ”مَا
فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ لَعِنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ“ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ اُس نے کہا:
اے شبلی! مجھ پر بہت بڑی مصیبتیں آئیں حتیٰ کہ سوال کے وقت میری زبان بند
ہو گئی میرے دل میں خیال آیا کہ مجھ پر یہ آزمائش کہاں سے آئی، کیا میری موت
اسلام پر نہیں ہوئی؟ تو نہ آئی کہ یہ پریشانیاں دُنیا میں زبان کی غفلت کی وجہ سے
ہیں۔ اسی دوران جب (عذاب کے) فرشتے میرے قریب آنے لگے تو ایک
خوبصورت عُمده خوشبو والا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور
اُس نے مجھے جوابات یاد کروائے جو میں نے فرشتوں کے سامنے پیش کر دیئے
(تو میری جاں بخشی ہو گئی)۔ میں نے اُس (نورانی) شخص سے پوچھا: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ اُس نے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو

تیرے نبی اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب مجھے تمہاری ہر تکلیف پر مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ، ص ۱۲۷)

حضرت علامہ کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الشَّافِی فرماتے ہیں:

نزع میں گور میں قیامت میں

ہر جگہ یارِ غمگسار ہے دُرود

(کافی کی نعت، از مولانا کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الشَّافِی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مُنَادِی کی ندا برائے سَیِّدہ فاطمہ

حافظُ الحدیث حضرت سَیِّدنا امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الشَّافِی نے امیرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعْظَم ہے: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک مُنَادِی ندا کرے گا، اے اہلِ مَجْمَع! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ حضرت فاطمہ بنتِ مُحَمَّد مصطفیٰ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) پُلِ صراط سے گزریں۔“ (الْجَامِعُ الصَّغِیْرُ مَعَ فَيْضِ الْقَدِیْرِ، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كِي اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وہ رِواء جس کی تطہیر اللہ رے آسماں کی نظر بھی نہ جس پر پڑے

جس کا دامن نہ سہوا ہوا چھو سکے جس کا آنچل نہ دیکھامہ و مہر نے

اُس رِوائے نزہت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باعزت و باوفا، پیکرِ شرم و حیا محمد رسول

اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی اور آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی آغوش میں تربیت پانے والی شہزادی زوجہ علی حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی

اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے مقام و مرتبہ کی ایک جھلک از روئے حدیث آپ نے ملاحظہ

فرمائی کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پردہ دار رہنے

کا ایک صلہ یہ دیا کہ روزِ محشر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خاطر اہلِ محشر کو نگاہیں

جھکانے کا حکم صادر کیا جائے گا کیونکہ یہ وہ عقیف و طیب شخصیت ہیں جنہوں نے

ساری زندگی بلکہ بعد از وصال بھی اپنے پردے کا خیال رکھا۔ تو جو اپنی عادات

نکھارنے اور اپنے حالات سدھارنے کا مَتَمَنّیٰ اور اس کے لئے کوشاں ہوتا ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اسے اس کی کوششوں کا بدلہ اس کی

نیّتوں کے مطابق اپنے فضل و کرم سے دنیا یا آخرت یا دونوں جہاں میں عطا

فرماتا ہے۔ پس جو شخص اپنی عزت کو خراب اور اپنے وقار کو مجروح نہیں ہونے دیتا اس کے لئے معزز و باوقار بننا اور اسی حالت پر قائم رہنا آسان ہوتا ہے۔ عورت کے معزز و باوقار ہونے اور رہنے میں شرعی پردے کا بہت بڑا دخل ہے۔ جو اسلامی بہن پردہ دار ہوتی ہے وہ معزز ہوتی ہے اس کا معاشرے میں بھی مقام ہوتا ہے اور بارگاہِ ربُّ الانام میں بھی۔ پیکرِ عفت و عظمت حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چل کر چادر اور چار دیواری کو اپنے اوپر لازم کر لینے والی اسلامی بہن اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! خاتونِ جنت کے جلو میں جگہ پائے گی اور جسے اپنے پردے کا خیال نہیں، تو اس کے لئے معاشرے میں عزت پانا اور اپنا مقام بنانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ معاشرہ اور افرادِ معاشرہ اسی کو عزت دیتے ہیں جو اپنی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ جو جس خصلت کا عادی ہوتا ہے لوگ اس کی اسی خصلت کا لحاظ رکھتے ہیں، عزت اسی کی ہوتی ہے جو اپنی عزت سنبھالتا ہے جیسے محبوبِ مصطفیٰ، سیدُ الاسخیاء، عثمانِ باحیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت باحیا تھے، اس خصلتِ باعظمت نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ عزت دی کہ سیدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ملائکہ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حیا فرماتے تھے جیسا کہ

باحیا سے حیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

649 صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 598 پر حضرت

سیدنا شیخ شعیب حریفیش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حَدِیثِ پَاکِ نَقْل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے، تاجدارِ

رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ

الْعَزَّوَجَلَّ، حَسَنِ انْسانِیَّتِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ سراپا برکت ہے:

”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی، مجھے

اپنی اونٹنی پر سوار کر کے مدینہ پاک لے گئے اور بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ

کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر رَضِیَ اللهُ عَنْہ پر رحم فرمائے، وہ حق بولتے

ہیں اگرچہ کڑوا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عثمان غنی رَضِیَ اللهُ عَنْہ پر رحم فرمائے،

ملائکہ ان سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ پر رحم فرمائے،

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ جہاں چلے حق کو اس کے ساتھ چلا دے۔“

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب علی بن ابی

طالب، ص ۸۴۶، حدیث ۳۷۲۳)

حیائے عثمانی

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِنْتُ امیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ

تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے

گھر میں تشریف فرما تھے اس عالم میں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں مبارک پنڈ لیاں کچھ ظاہر تھیں۔ اس دوران حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے اور اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت عطا فرمائی اور اسی طرح آرام فرما رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت عُمَرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت سَیدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرست کر لئے۔ حضرت سَیدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باتیں کرتے رہے۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت سَیدُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا، جب حضرت عُمَرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تب بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی اہتمام نہیں کیا لیکن جب حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے دُرست کر لئے۔ رسولِ رحمت، نبیِ ربِّ العزَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیانہ

کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (صَحِيحُ مُسْلِم، کتاب فضائل

الصحابہ، باب فضائل عثمان بن عفان، ص ۹۳۷، حدیث ۲۴۰۱)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ أَنْ كَے صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے

حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۴۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدِ ثناء فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا دُنیا میں بہت زیادہ پیکرِ شرم

وحیا اور باپردہ رہیں تو انہیں اس کے صلے میں روزِ محشر بھی باپردہ رکھا جائے گا،

حضرت سیدِ ناعثمان غنی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی زندگی باحیا گزاری اس کے صلے

میں روزِ محشر ان کا حساب ہی نہیں ہوگا، جیسا کہ محبوبِ رحمن، سرورِ دُنیائے اُممِ صَلَّی اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حضرت عثمان رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت زیادہ حیا

کرنے والے شخص ہیں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی ہے کہ وہ عثمان رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ سے حساب نہ لے تو اللہ تعالیٰ نے میری سفارش قبول فرمائی۔ (کنز

العمال، کتاب الفضائل، ذکر الصحابة وفضلهم، ج ۱۱، ص ۲۹۲، حدیث ۳۳۰۹۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جنت میں بھی پردہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے عورت کے حق میں پردے کو کس قدر اہمیت دی کہ جنت جہاں کسی بدنگاہی اور بدکاری کا وہم و گمان تک نہیں وہاں بھی جنتی عورتیں اور حوریں پردے میں ہوں گی جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن قیس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: (مومن کے لئے) جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی یا لمبائی 60 میل (تقریباً 96.54 کلو میٹر) کی ہے اس کے ہر گوشے میں اس کے گھر والے ہوں گے کہ دوسروں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ مومن اس خیمے میں گھومیں پھریں گے۔ (صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب حور مقصورات فی الخیام، ص ۱۲۵۰، حدیث ۴۸۷۹)

بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنَی ”مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح“ میں رقم طراز ہیں: ”یعنی اس موتی کے مکان کے چاروں گوشوں میں اس کے مختلف گھر والے آباد ہوں گے کہیں اپنی دنیاوی بیوی بچے، کہیں وہ دنیاوی عورتیں جن کے خاوند کا فرمرے اور ان کے نکاح میں دی گئیں، کہیں وہ کنواری لڑکیاں جو دنیا میں بغیر شادی فوت ہوئیں، کہیں حوریں، خُدام ان کے علاوہ انہیں ایک دوسرے

کو نہ دیکھنا فاصلہ کی وجہ سے نہ ہوگا کہ جنتی مومن کی نگاہ بہت دُور سے دیکھے گی بلکہ ان جگہوں میں عمارتیں مختلف ہوں گی کوٹھیاں، بنگلے۔ خیال رہے کہ جنت میں پردہ ہوگا۔ رب فرماتا ہے: ”حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ“ (پ ۲۷، الرَّحْمَن: ۷۲) (ترجمہ کنز الایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔) اور فرماتا ہے: قُلُوبُهُنَّ لَمْ يَلْبَسْنَ لِبَاسًا (پ ۲۷، الرَّحْمَن: ۵۶) (ترجمہ کنز الایمان: وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔) پردہ اس لئے نہیں ہوگا کہ وہاں لوگ فاسق و فاجر ہوں گے بلکہ اس لئے کہ شرم و حیا اچھی چیز ہے، بے پردگی میں بے شرمی ہے، ہاں! دوزخ میں پردہ نہیں ہوگا وہاں ننگے مرد و عورت ایک ہی تَنُور میں جلیں گے۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَةِ الْمَصَائِبِ، کتاب احوال قیامۃ و بدء الخلق، باب صفة الجنة و اهلها، ج ۷، ص ۴۷۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 200 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولینا محمد الیاس عطاء قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں: ”سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ طاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئین حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے: شرم و حیا کی پیکر حضرت سیدتنا خاتونِ جنت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے گھجور کی شاخیں منگو کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو دکھایا۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ طاہری کے بعد دیکھی گئی۔“ (جَذْبُ الْقُلُوبِ (مُتَرَجَم)، ص ۲۳۱)

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! سیدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے پردے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے:

چو زہرا باش از مخلوق دُرُوش

کہ دَر آغوش شبیرِ بہ بینی

یعنی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار بنو تا کہ اپنی گود میں حضرت سیدنا شبیرِ نامدار امام حسین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسی اولاد دیکھو۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے

اُس ردائے نِزائت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت علیہ رحمۃ ربّ العزت)

شرح سلام رضا:

یعنی حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادرِ انور کا پلو چاند

سورج نے بھی نہیں دیکھا، اُس پاکیزہ چادر کی طہارت و پاکیزگی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

اُس بتول، جگر پارہ مصطفیٰ

تجملہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت علیہ رحمۃ ربّ العزت)

شرح سلام رضا:

یعنی پارسائی و پرہیزگاری کی چارپائی کو زیب و زینت دینے والی سیدہ فاطمہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا جن کا لقب بتول ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جگر

مبارک کا ٹکڑا ہیں، ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

اُمّتِ مسلمہ کی تنزلی کا ایک سبب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج مسلمان عورتوں کی حالت ایسی ہے

کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے پردے کا تصوّر ہی نہیں رہا۔ جب سے کُفارِ مکار کے زیرِ اثر آ کر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مسلسل تَنْزُل (یعنی زوال) کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں، کل تک جو کُفارِ بد انجام مسلمان کے نام سے لرزہ بر اندام ہو جاتے (یعنی کانپ اُٹھتے) تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بد عملیوں کے باعث زور آور ہو چکے ہیں، اسلامی مُمالک پر باقاعدہ جارحانہ حملے ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جا رہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ غفلت کی چادر تانے لمبی نیند سویا ہوا ہے۔ خاتونِ جنت، شہزادیِ اسلام، جگر گوشہ شاہِ خیر الانام حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ مبارکہ، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنے کا ذوق اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شرم و حیا کا یہ مبارک حال اُن نادان مسلمانوں کے لئے باعثِ توجّہ ہے جو T.V اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقالی میں داڑھی منڈا کر، کُفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر، مخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنوی تعلیم کی خاطر کُفار کے مُمالک میں کافروں کے سپرد کروا کر بے حیائی کی آخری حدیں پھلانگ رہے ہیں۔

وہ قوم جو کل تک کھیلتی تھی شمشیروں کے ساتھ

سینما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی کی ہولناک سزا

حضرت سیدنا امام شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الشافعی حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ”معراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو بعض عورتوں کے عذابات کے ہولناک مناظر ملاحظہ فرمائے، اُن میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اُس کا دماغ کھول رہا تھا، سرکارِ عالی مرتبت، باعثِ خیر و برکت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا شفقت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔“ (الزَّوْاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ، الکبیرہ ۲۸۰، نشوز المرأة، ج ۲، ص ۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنگھی کے بال بھی چھپائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کہیں ہمارے فیشن ہمیں تباہ نہ کر دیں، ہماری بے پردگی ہمیں جہنم میں نہ دھکیل دے، مرنے سے پہلے سنبھل جانا چاہئے

اور پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہئے، غیر مردوں سے اپنے بال نہ چھپانے کی وجہ سے بالوں سے لٹکائے جانے کا عذاب آپ نے ملاحظہ فرمایا، اسلامی بہنوں کو غیر مردوں سے اپنے بال چھپانا بھی ضروری ہے یہاں تک کہ کنگھی سے نکلنے والے بالوں کو بھی ایسی جگہ پھینکنا ممنوع ہے جہاں پر اجنبی مردوں کی نظر پڑے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 449 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”عورتوں کے لئے لازم ہے کہ کنگھا کرنے یا سردھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ اُن پر اجنبی (یعنی غیر مردوں) کی نظر نہ پڑے۔“

سُتُوں کا ہو عطا درد مسلمانوں کو

دُور فیشن کی ہو بھر مار رسولِ عربی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**ناجائز فیشن کرنے والیوں
کے عذاب کا مشاہدہ**

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480

صفحات پر مشتمل کتاب ”بیاناتِ عطاریہ“ حصہ اوّل کے رسالے ”قبر کا امتحان“ صفحہ 30 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(معراج کی رات) میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شور و غوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو جبرئیل امین (عَلِیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: ”یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتی تھیں۔“ (تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۴۱۵)

مسلمان باز آ جائیں شہا! فیشن پرستی سے
کرم کر دو بنیں پابندِ سنت یا رسول اللہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوْبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام اپنے ماننے والے ہر مرد و زن کو سادگی اپنانے کی ترغیب دیتا اور ناجائز ذرائع سے زینت حاصل کرنے سے منع کرتا ہے۔ سادگی میں عزّت و بچت ہے۔ فیشن کی خاطر روزِ روز نئے لباس پہننے والیاں، ذرائعِ فیشن تبدیل ہوایا لباس تھوڑا پرانا ہوایا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو

پیوند کاری کر کے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عیب) محسوس کرنے والیاں اس روایت کو بار بار پڑھیں:

حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربِّ العباد، قرارِ ہر قلبِ ناشاد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”کیا تم سُنْتے نہیں؟ کیا تم سُنْتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے۔“ (سُنَنِ ابی داود، کتاب الترجل، ص ۶۵۳، حدیث ۴۱۶۱)

اس روایت کے تحت حضرت سیدنا شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”زینت کا تزک کرنا اہل ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔“ (أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ (مُتَزَجَم)، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ج ۵، ص ۵۷۶)

لولہ سنّتِ محبوب کا دے دے مالک

آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

عورتوں کے ناجائز فیشن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریشم، سونا، مہندی، مونچھوں کے بال

صاف کروانا، وغیرہ عورت کے لئے جائز ہے۔ ہاں! زینت و فیشن کی بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جو عورتوں کے لئے بھی مُنْع ہیں، جیسے انسانی بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا، اُبرو کے بال نوچنا، ریتی سے دانت رگڑنا وغیرہ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16، صفحہ 596 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی مُمانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا مُوباف⁽¹⁾ بنانا جائز ہے اور گلا وہ⁽²⁾ میں تو اَصْلًا حرج نہیں کہ یہ بالکل مُمتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے⁽³⁾ سے اُبرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر، ج ۹، ص ۶۱۵)

(1)..... بالوں میں دھاگا لگا کر انہیں دراز کرنا مُوباف کہلاتا ہے۔ (2)..... کچا سوت جو تگلے پر لگا ہوا ہو اور تگلا چرنے کی اُس آہنی سلاخ کو کہتے ہیں جس پر کاتتے وقت لچھی بنتی جاتی ہے۔

(3)..... موچنا: یعنی بال اُکھاڑنے کا آلہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیاری اسلامی بہنو! وہ اسلامی بہنیں جو شرعی حدود و قیود کو بالائے طاق رکھ کر آئے دن فیشن کے نئے ڈھنگ اور زیب و زینت کے نئے رنگ اپنانے میں اس قدر رچی جان سے لگن رہتی ہیں کہ فرض پردہ تک کو مَعَاذَ اللہ بوجھ محسوس کرنے لگ جاتی ہیں۔ ان کے تھوڑی راتِ بد میں چادر اور چار دیواری کسی اَہَمِیَّت کی حامل نہیں ہوتی۔ ایسی خواتین کا آسیڈیل ازواج و بناتِ مصطفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نہیں بلکہ کُفَّارِ نابکار کی چال ڈھال اور فرنگی تہذیب ہوتی ہے۔ فیشن پرستی اور بے پردگی کی اس بے ہودگی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اس سے ہر ذی شعور باخبر ہوگا۔

بے غیرتی کی انتہا

کافروں کی اُلٹی ترقی کی ریس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو کریں۔ یورپ، امریکہ اور ان سے متاثر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی

بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور اُس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ دُیُوث^(۱) فخر سے اتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورتوں کے ”منہ کالے“ ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حمل ٹھہر گیا تو کہاں سر چھپائے گی؟ حمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھو سکتی ہے۔ چلے مانا کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک (بلکہ اب تو دنیا بھر) میں ایسے اسپتال موجود ہیں جو اسقاطِ حَمْل (یعنی حَمْل گرانے) کی ”خدمت“ انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شدہ ماؤں کو ”پناہ“ مل جاتی ہے لیکن کیا معاشرے میں انہیں کوئی قابلِ احترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کئے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ جو اس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہوس کا رباپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی اُسے کچرا گونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی! یہ سب بے غیرتی اور

(۱)..... جو لوگ باوجود قدرتِ اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ”دُیُوث“ ہیں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۵) حضرت عَلَاءُ الدِّینِ حَصْکَفِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَدِیْ فرماتے ہیں: ”دُیُوث“ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی حرم پر غیرت نہ کھائے۔ (دُرِّ مُخْتَار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ص ۳۱۸)

بے پردگی کا دُنیوی انجام ہے۔ نہ جانے قیامت کے دن کیا ہوگا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُودُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہارِ شریعت کا مطالعہ فرمائیے!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے زینت کے شرعی احکام کیا ہیں ان کو جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 حصہ 16 صفحہ 591 تا 597 ملاحظہ فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جائز و ناجائز زینت کے بارے میں معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی!

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پچھلے صفحات میں ویوٹ یعنی بے غیرت کے متعلق بیان ہوا، جس

کے متعلق احادیثِ کریمہ میں بہت ساری وعیدات ہیں اس کے بعد یہاں ایک

غیرت مند شوہر کی حکایت بیان کی جاتی ہے جس نے غیرت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی بیوی کا چہرہ غیر مرد کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اس غیرت کھانے کی وجہ سے اسے عزّت بھی نصیب ہوئی، چنانچہ

غیرت مند شوہر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413
صفحات پر مشتمل کتاب ”عُیُونُ الْحِکَايَات“ حصہ دُوم، صَفْحَہ 123 پر امام عبد
الرَّحْمٰن بن علی جَوَزِي عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابو
 عبد اللہ محمد بن احمد بن موسیٰ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ ”ایک مرتبہ میں
 ”رے“ (ایران کے دار الخلافہ، موجودہ نام تہران) کے قاضی حضرت سیدنا موسیٰ بن
 اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی محفل میں تھا۔ قاضی صاحب لوگوں کے مسائل حل کر
 رہے تھے۔ اتنے میں ایک عورت ان کے پاس لائی گئی، اس کے سر پرستوں کا
 دعویٰ تھا کہ اس عورت کے شوہر نے اس کا 500 دینار مہر ادا نہیں کیا۔ جب اس
 کے شوہر سے پوچھا گیا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: ”مجھ پر مہر کا دعویٰ بے بنیاد
 ہے۔“ شوہر کے انکار پر قاضی صاحب نے عورت سے گواہ طلب کئے، گواہ حاضر
 کئے گئے تو ان میں سے ایک نے کہا: ”میں اس عورت کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ
 اسے پہچان کر گواہی دوں۔“ چنانچہ وہ عورت کی طرف بڑھا اور کہا: ”تم اپنا نقاب

ہٹاؤ تا کہ تمہاری پہچان ہو سکے۔“ یہ دیکھ کر اس کے شوہر نے کہا: ”یہ شخص میری زوجہ کے پاس کیوں آیا ہے؟“ وکیل نے کہا: ”یہ گواہ تمہاری زوجہ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہے تا کہ پہچان ہو جائے۔“

یہ سن کر غیرت مند شوہر پکار اٹھا: ”اس شخص کو روک دو، میں قاضی صاحب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جو دعویٰ میری زوجہ نے مجھ پر کیا ہے وہ مجھ پر لازم ہے، میں 500 دینار ادا کرنے کو تیار ہوں، خدا را! میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد پر ظاہر نہ کیا جائے۔“ چنانچہ، گواہ کو روک دیا گیا۔ جب عورت نے اپنے غیرت مند شوہر کا یہ جذبہ دیکھا تو کہا: ”سب گواہ ہو جاؤ! میں نے اپنا مہر مُعاف کر دیا، میں دنیا و آخرت میں اس کا مطالبہ نہ کروں گی، یہ مہر میرے غیرت مند شوہر کو مُبَارَک ہو۔“ محفل میں موجود تمام لوگ میاں بیوی کے اس فیصلے پر آتشِ اش کر اٹھے۔ قاضی صاحب نے فرمایا: ”ان دونوں کا یہ معاملہ بہترین اوصاف اور اعلیٰ اخلاق پر دلالت کرتا ہے۔“ (عُیُونُ الْحِکَايَات، ص ۲۷۵)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ وَأَنْ كَىٰ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِيْنُ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَی مُحَمَّد

اس واقعہ میں ہمارے لئے بہترین سبق ہے۔ کیسا غیرت مند تھا وہ

شخص! کہ اپنے اوپر لازم پانچ سو (500) دینار کا اقرار کر لیا لیکن اس کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میری زوجہ کا چہرہ کسی غیر مرد کے سامنے ظاہر ہو۔ یہ حیا کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ترغیب دلائی جاتی ہے کہ غیر حُرْم سے پردہ کیا جائے اور بے پردگی کی نحوست سے خود بھی بچا جائے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچایا جائے۔ اسی عنوان یعنی پردے کے بارے میں احکام سے متعلق شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطا قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جامع کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ سے حاصل فرمائیں خود بھی پڑھیں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے دوسروں کو بھی تحفہ پیش کریں۔

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

پردہ عزّت ہے بے عزتی نہیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679

صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 82 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: آج کل بعض مُلْحِد (یعنی بے

دین) قسم کے دشمنانِ اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام

نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہئے۔ مگر پیاری بہنو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گندا اور گھناؤنا فریب اور دھوکا ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہوگا۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندو! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ غلاف چڑھا کر اس کو پردے میں رکھا جاتا ہے تو بتاؤ کیا قرآن مجید پر غلاف چڑھانا یہ قرآن کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں بے پردہ رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدّسہ پر غلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی؟ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید اور کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظمہ ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوامِ عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

پیاری بہنو! اب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے

مسلمان عورتوں کو پردوں میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی
بے عزتی کی ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کس کس سے پردہ ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھو دیکھو، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں
زاد، چچا زاد و پھوپھی زاد، بھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے
میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجتہد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا
خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپھا (بھوپھا)، خالو،
چچا زاد، ماموں زاد، پھپھی (پھپھی) زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت
کے لئے محض اجنبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضرر (نقصان) بڑے (یعنی مطلقاً)
بیگانے (یعنی پرانے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر (یعنی بالکل ناواقف)
آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتہ دار) آپس کے میل
جول (اور جان پہچان) کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت بڑے اجنبی (یعنی مطلقاً
ناواقف) شخص سے دفعۃً (فوراً) میل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور
ان (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جھجک اڑی ہوئی ہوتی ہے)
لہذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے

کو منع فرمایا (جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ اس پر) ایک صحابی أنصاری رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جیٹھ، دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”جیٹھ، دیور تو موت ہیں۔“ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة... الخ، ص ۱۳۴۴، الحدیث ۵۲۳۲، دار المعرفة بیروت۔ فتاویٰ رضویہ (مُخرَّجہ)، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گُوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دیور جیٹھ سے پردہ کرو اُن سے ہرگز بے تکلف مت بنو
ورنہ سن لو! قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

عورت کے لئے فون وُصول کرنے کا طریقہ

اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اگر غیر مردوں کا فون وُصول کرنا پڑ جائے تو آواز نرم نہ رکھیں مثلاً نرمی کے ساتھ ”ہیلو ہیلو“ کہنے کے بجائے رُوکھے انداز میں پوچھے: ”کون؟“ یہاں مُعاملہ ذرا دُشوار ہے کیونکہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مُطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے

اور بات کرنے کا وقت وغیرہ پوچھے، نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا نخواستہ باحیا اور باعمل اسلامی بہن کے بھنچے ہوئے روکھے انداز گفتگو کا برا منائے، اور شرعی مسائل سے ناواقف ہونے کے سبب منہ پھٹ ہو تو ”کچھ“ بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ نامحرم عورتوں سے ضرورتاً فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور روکھے لہجے پر عورتوں نے مَعَاذَ اللہ اس طرح کی باتیں سنا دی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے! بہر حال عافیت اسی میں معلوم ہوتی ہے کہ ”آنسرنگ مشین“^(۱) (Answering machine) لگا دی جائے اور اُس میں مرد کی آواز میں یہ جملہ بھر دیا جائے: ”پیغام ریکارڈ (Record) کروادیتجئے۔“ بعد میں مردوں کے ریکارڈ شدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ اسی طرح نامحرم پیر صاحب سے لب و لہجہ قدرے روکھا سا ہو۔ آواز کوچ دار و نرم اور انداز بے تکلفانہ نہ ہو۔

اُمّہات المؤمنین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے متعلّق پارہ 22 سُورَةُ
الْاٰحْزَابِ آیت نمبر 32 میں ارشادِ ربِّ الْعِبَاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا النِّسَاءُ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ
النِّسَاءِ اِنْ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیویو! تم
اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر اللہ

(1)..... ایسی مشین جو کسی کی غیر موجودگی میں ٹیلیفون کال ریکارڈ کرتی ہے۔

بِالنَّوْلِ فَيَطْمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ
 مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝
 دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی
 بات کہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲)

سابقہ روایات سے پتا چلا کہ عورت گھر میں یا باہر سرتاپا پردہ رہے، گھر
 میں رہتے ہوئے بھی اپنے غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ لازم ہے، اسی طرح
 ضرورتاً گھر سے باہر نکلتے وقت بھی پردے کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے لہذا

گھر سے نکلتے وقت کی احتیاط

شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر
 جاذبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اوڑھے، دستانے اور جُرابیں پہنے۔
 مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے، جہاں کہیں
 غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا
 کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ، نیچے کی طرف سے بھی اس طرح بُرقع نہ
 اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے، واضح رہے کہ
 عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی بھی حصّہ
 مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے
 شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی
 پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی

شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹا اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میں آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجدّد دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت حضرت علامہ مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقہ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ گھلا ہو یوں تو (سوا) خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ (مُخرّجہ)، ج ۲۲، ص ۲۱۷)

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی برقع پہنیں

ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۲۸۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بے پردگی سببِ غضبِ الہی

مفسرِ قرآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا

حافظ سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی پارہ 18 سورۃ النور

آیت نمبر 31 کے تحت ”تفسیر خزانۃ العرفان“ میں جہاں جھن (1) کی ممانعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدم قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز کا بلا اجازت شرعی غیر مردوں تک پہنچنا اور اُس کی بے پردگی کیسی موجبِ غُصَبِ الہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی، تباہی کا سبب ہے (اللہ عزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردے کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس بیان میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سراپائے عِفَّت و عِصْمَت، جگر گوشہ مصطفیٰ جانِ رحمت، سپیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کیسا مَدَنی پردہ تھا، زندگی بھر پردہ، کفن و دفن میں بھی پردہ، جنازہ بھی رات کے اندھیرے میں پڑھنے کی وصیت فرمائی تاکہ غیر محرم کی نظر نہ پڑے لہذا اُس مالِکِ جنت، صاحبہِ رِداۓ عِفَّت و عِصْمَت کو اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اتنی عزت عطا فرمائے گا کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پُلِ صراط پر تشریف لائیں گی تو تمام اہلِ محشر کو حکم ہوگا: سر جھکا لو! حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ

(1)..... عورتوں کے پاؤں کا ایک زیور جو اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے اور اندر پڑے ہوئے دانوں کی وجہ سے جھن جھن کرتا ہے۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آرہی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً پردے کی بہت زیادہ اہمیت ہے، پردہ مسلمان عورت کی زینت ہے، اُس کی عَقَّت و پاکدامنی کی علامت ہے، شرم و حیا کا نشان ہے، باپردہ اسلامی بہن اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننے والی ہے جبکہ بے پردگی غَضَبِ الہی کی موجب اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی، تڑلی و پستی اور دُنیا و آخرت کی ذَلَّت کا سبب ہے۔ تمام اسلامی بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل اور خواتین اسلام کو آئیڈیل بنانے میں ہی بہتری اور دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ غیر شرعی زینتوں اور فیشنوں سے جان چھڑائیے، شرعی پردے کی پابندی کیجئے اور اس پر استقامت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات کی خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فحاشی و عُریانی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کی دَلَدَل سے نکل کر اُمہاتِ المؤمنین اور شہزادی کونین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُن کی دیوانیاں بن گئیں، جو

بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں کو کر بلا والی عفت مآب شہزادیوں دُصی اللہ تعالیٰ عَنْہُن کی شرم و حیا کی وہ بَرکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقع اُن کے لباس کا جُز و لَا یُنْفَک (یعنی جدا نہ ہونے والا حصہ) بن گیا اور انہوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، مَدَنی قافلوں کی برکت سے بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز گرِ شمات کا بھی ظُہور ہوا مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی وغیرہا۔ ترغیب و تحریریں کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش خدمت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 182 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نقل فرماتے ہیں:

میں فیشن ایبل تھی!

اسلامی بہنو! ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمُولیت کے جو اسباب بیان کئے وہ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لَبِّ لُبَاب ہے کہ میں نت نئے فیشن کے کپڑے پہنا کرتی اور

بے پردہ ہی گھر سے نکل جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں سنتوں بھرا اجتماع کرنے کی اجازت مانگی۔ ہم نے بخوشی اجازت دی، آخر اجتماع کا دن بھی آ گیا، میں خود بھی اس اجتماع میں شریک ہوئی، مجھے اسلامی بہنوں کی سادگی، حُسنِ اخلاق اور مَدَنی کام کرنے کا انداز بہت پسند آیا بالخصوص رقت انگیز دُعا سے میں بہت متاثر ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سُنی تھی۔ یوں اس اجتماع کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ فیشن ترک کر کے میں نے بھی سادگی اپنالی اور اب ذیلی سطح کی ذمّے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کر کے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشاں ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ ایک کیسٹ بیان روزانہ سننے کا بھی معمول ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اتنا پیارا مَدَنی ماحول عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائے۔

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُنو ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول

تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۰۳)

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

کر سچین کا قبولِ اسلام

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک T.V. بھی رکھا ہوا تھا جس پر کارِ گیر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ (2008ء) میں جب دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل شروع ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ مَدَنی چینل دیکھنے لگے۔ ان کارِ گیروں میں ایک کر سچین نو جوان بھی شامل تھا وہ بھی مَدَنی چینل کے پُر سوز سلسلوں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف تین دن کے بعد وہ کہنے لگا کہ میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی سادگی سے بہت متاثر ہوا ہوں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

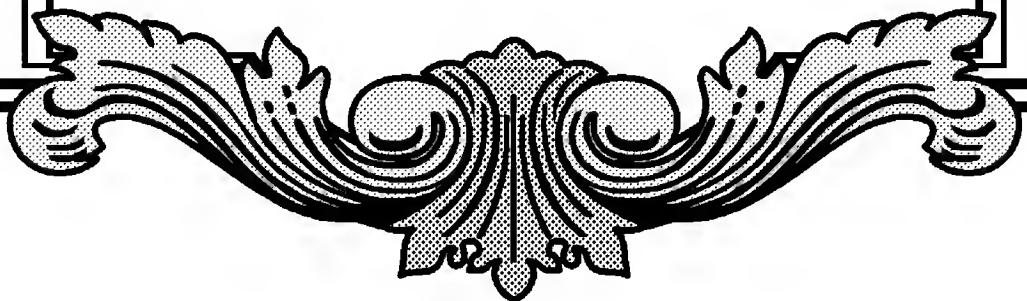
مدنی چینل کی مہم ہے نفس و شیطان کے خلاف

جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اعتراف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



خاتونِ جنت کے فاقے



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کے فاقے

دُرود شریف کی فضیلت

صحابی رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی حضرت سیدنا سمیرہ سوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ گہر بار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ رَبِّ لَمْ یَزَلْ مِیْن سَب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خدا، سرورِ انبیاء، شاہِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔“ (راوی حدیث حضرت سیدنا سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ ارشاد فرمائیے! فرمایا: ”کثرتِ ذکر اور مجھ پر دُرود پاک پڑھنا کہ یہ عمل فقر (یعنی غربت) کو دور کرتا ہے۔“ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب

الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ، ص ۱۳۵)

تم پڑھو صاحبِ لولاک پہ کثرت سے دُرود
ہے عجب دروِ نہاں^(۱) اور آماں^(۲) کا تعویذ

(کافی کی نعت از مولانا کفایت علی کافی علیہ رحمۃ اللہ الشافعی)

(۱)..... پوشیدہ، چھپا ہوا دُرود۔ (۲)..... حفاظت

خاتونِ جنت کا عالمِ غربت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 680

صفحات پر مشتمل کتابِ مُستطاب ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ“ صفحہ 265 پر حُجَّۃُ

الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِ نقل فرماتے ہیں:

محبوبِ شاہِ کونین حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے

ہیں کہ دل و جان سے پیارے، بے کسوں کے سہارے، دو عالم کے راج دُلا رے

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے بہت حُسن ظن رکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمران (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہُ)! میرے نزدیک تمہارا ایک خاص مقام ہے، کیا تم میری بیٹی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا) کی عیادت کو چلو گے؟ میں نے عرض کی: ”فَإِنَّكَ أُمِّي وَأَبِي يَا

رَسُولَ اللہِ یعنی يَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! کیوں نہیں؟ ضرور چلوں گا۔“

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر

میں محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعِیَّت میں (مَ-عْنِ-یَت

یعنی ساتھ) خاتونِ جنت، شہزادیِ اسلام حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہَا کے درِ انور پر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

دروازے پر دستک دی اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ شہزادی مصطفیٰ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تشریف آوری کے لئے عرض کی، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔ پوچھا: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”عمران۔“ پیکرِ شرم و حیا حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عرض کرنے لگیں: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! رَبِّ ذُو الْجَلَالِ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس پردے کے لئے صرف ایک چادر ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا: تم ایسے ایسے پردہ کر لو۔ عرض کی: اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی طرف اپنی مبارک چادر بڑھا دی اور فرمایا: اس سے سر ڈھانپ لو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا: بیٹی! کیسی ہو؟ تو شہزادی اسلام، مالکۃ دارالسلام حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی غربت اور بیماری کی حالت بیان کرتے ہوئے عرض کیا: اے حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دوہری تکلیف میں مبتلا ہوں، ایک تو بیماری کی تکلیف اور دوسری بھوک کی تکلیف! اور میرے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہیں جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں۔ یہ سُن

کردو عالم کے مالک و مختار، دُنیا و آخرت کے شاہ و تاجدار، اُمت کے غم گسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَشک بار ہو گئے اور اپنے اختیاری فاقوں کی خبر اور تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹی! گھبراؤ نہیں، رب (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! میں نے 3 دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ بارگاہِ ربِّ العزّت میں میرا تم سے زیادہ مرتبہ ہے، اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے۔

کون و مکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالم، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سرورِ دو جہاں ^(۱)، نبیِ اُنس و جاں ^(۲)، والیِ گوثر و جہاں ^(۳) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مزید مَحَبَّتوں، شفقتوں اور بشارتوں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”خوش ہو جاؤ کہ تم جتنی عورتوں کی سردار ہو اور تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی، جن میں کوئی عیب ہو گا نہ دُکھ اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ پھر فرمایا: ”اپنے چچا زاد کے ساتھ خوش رہو ^(۴)، میں نے دُنیا و آخرت کے سردار کے ساتھ

(۱)..... یعنی دونوں جہاں کے سردار (۲)..... یعنی انسان و جنات کے نبی (۳)..... یعنی نہر کوثر و جنتوں کے مالک (۴)..... یعنی حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ اہل عرب باپ کے چچا

زاد کو بھی چچا زاد کہہ دیتے ہیں۔ علمہ

تمہارا نکاح کیا ہے۔“ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، باب فی فضل الفقراء، ص ۱۸۰)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ بِرِ رَحْمَتِ هُوَ أُنْ كَ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مقامِ مریم و حوا بھی ہے بجا لیکن تیرا مقام ہے تیرا مقام یا زہراء!

ہر اک سانس سے آتی تھی مصطفیٰ کی مہک تیری حیات پہ لاکھوں سلام یا زہراء!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے اس واقعہ سے حاصل ہونے والے 5 مدنی پھول

﴿1﴾..... حبیبِ خدا اور اہل بیتِ مصطفیٰ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَىٰ عَنْهُمْ) اصحابِ عِفَّت و عِظَمَت (یعنی پاک دامن و بُرگی والے)، شرم و حیا کے پیکر

اور ہر حال میں اس دولتِ بے مثال سے مالا مال مقدّس ہستیاں ہیں بالخصوص

والدہِ حَسَنین و اُمّ کلثوم و رُقیہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا تو

انتہائی درجہ باپردہ و باحیا ہیں، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کا جنازہ بھی پردے میں

اُٹھایا گیا یہاں تک کہ روایت میں آتا ہے کہ بروزِ قیامت بھی آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ

عَنْهَا کے شرم و حیا کا مکمل لحاظ رکھتے ہوئے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کی آمد پر تمام

اہلِ محشر کوزگا ہیں جھکانے کا حکم دیا جائے گا۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ مَعَ فَيْضِ

الْقَدِيرِ، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحديث ۸۲۲)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا

حیا سے اُن کی انسانِ نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾..... شادی کے بعد بیٹی کے گھر جانا اور اس کی عیادت کرنا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمل سے ثابت ہے۔

﴿3﴾..... اس نورانی واقعہ سے یہ بھی پتا چلا کہ شاہِ ابرار، دو عالم کے تاجدار،

باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالک و مختار ہیں۔ تکلیفوں اور فاقوں

بھری زندگی بسر کرنا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محض اِختیاری عمل تھا نہ

کہ اضطراری (یعنی مجبوری و بے بسی نہ تھی)، تبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ سے) مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے مگر میں

نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔“ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

مُبَارک گھرانہ بھی قناعت کی دولت سے مالا مال اور پیکرِ صبر و رضا تھا۔

کُل جہاں مِلْک اور جو کی روٹی غذا

اُس شِکْم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ سلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے مالک ہیں مگر قناعت کا یہ

عالم کہ بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی تناول فرماتے۔ اللہ! اللہ! اس پیٹ کے صبر کا یہ عالم!
اس صابر پیٹ پر لاکھوں سلام کا نزول ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾..... غُرْبَت اور فقر وفاقہ میں صبر کرنا اور اس کی تلقین کرنا سنتِ مصطفیٰ ہے، جیسا کہ اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ راحۃُ العاشِقین، اَنِیسُ الغُرَبَاءِ وَالْمَسَارِکِین، جنابِ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیٹی حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غُرْبَت کی آزمائش میں صبر کرنے اور ثابِت قَدَم رہنے کی تلقین فرمائی اور خود بھی کئی دنوں سے فاقوں پر صبر کئے ہوئے تھے۔

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں

نعمتوں کے دیں ہمیں خوانِ مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ، ص ۳۰۶)

﴿5﴾..... غُرْبَت اللہُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نَحْمِ رَحْمَتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بہت ساری فضیلت اور بے شمار فوائد کا پیشِ خیمہ ہے، اسی وجہ سے اللہ والوں نے غُرْبَت کو پسند فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاشانہ فاطمہ میں فاقہ کشی کا عالم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 85

صفحات پر مشتمل کتاب ”دُنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی“ صفحہ 42 پر

ہے: ایک دن حضورِ نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیارِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد

فرمایا: ”میرے دونوں بیٹے (یعنی حضراتِ حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کہاں

ہیں؟“ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ”آج جب ہم نے

صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی تو حضرت علی رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا کہ ”میں ان دونوں کو کہیں لے جاتا ہوں، مجھے ڈر ہے

کہ یہ تمہارے پاس (بھوک کی وجہ سے) روئیں گے اور تمہارے پاس انہیں کھلانے کو

کچھ نہیں۔“ پس وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔

تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ادھر تشریف لے گئے، آپ صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں شہزادے حوض میں کھیل رہے

ہیں اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے علی! کیا میرے بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے پہلے گھر

نہیں لے جاؤ گے؟“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے

عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا، اگر آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تھوڑی دیر بیٹھ جائیں تو میں حضرت فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لئے یہ بچی ہوئی کھجوریں چُن لوں۔“ پس حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہو گئے اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے بچی ہوئی کھجوریں اکٹھی کر کے ایک کپڑے میں جمع کیں پھر چل دیئے، ایک شہزادے کو حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اور دوسرے کو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے اُٹھالیا یہاں تک کہ ان کو گھر پہنچا دیا۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، اسماء بنت عمیس عن فاطمة، ج ۹، ص ۳۷۶، حدیث ۱۸۴۷۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبی کی لاڈلی، آقا کی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنی طاہری زندگی کس قدر فاقہ مستی میں اور اس کٹھن دور کو کتنے صبر و شکر کے ساتھ گزارا، پوری تاریخ اسلام شاہد ہے کہ غربت و فاقے بلکہ کسی بھی مشکل کے بارے میں شکوہ و شکایت کے لئے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے لب نہ کھلے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بارگاہِ نبوت کے زیرِ سایہ پلین بڑھیں، جہاں سے انہوں نے تربیت پائی تھی کہ فقر، غنا (یعنی دولت

مندی) سے افضل ہے۔ اس بارگاہِ عالیہ کی تعلیمات میں سے ہے کہ صابرِ غریب کو روزِ قیامت اُمرا پر فضیلت حاصل ہوگی جیسا کہ

جنتِ پانے میں سبقت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743

صفحات پر مشتمل کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 672 پر حافظُ المشرق والمغرب حضرت سیدنا شیخ ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن ومیاطی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فقرا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

فیضیاب فیضانِ مصطفیٰ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اَنِیسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”یَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ“ یعنی مسلمان فقرا اغنیاء سے آدھادن پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (آدھادن) 500 سال (کے برابر) ہوگا۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِی، کتاب الزہد، باب ماجاء ان فقراء المهاجرین یدخلون... الخ، ص ۵۶۲، حدیث ۲۳۵۴)

شَارِحُ مَشْکُوۃ، حکیمُ اُُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی

”مرآۃ المناجیح“ جلد 7، صفحہ 67 پر اس حدیثِ پاک کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”یہ اُن فُقرا کی شان دکھانے کے لئے ہوگا کہ امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنت کی طرف چلتا کر دیا گیا۔“ (مِرَاةُ الْمَنَاجِیح، کتاب

الرقاق، باب فضل الفقراء، ج ۷، ص ۶۷)

عذابِ قبر و محشر سے بچا لو نارِ دوزخ سے

خدا را ساتھ لے کے جاؤ جنتِ یَا رَسُوْلَ اللہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامتُ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُرْبَتِ پَر صَبْر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ سب فضائل اُس غریب مسلمان کے لئے

ہیں جو اپنی غُرْبَتِ پَر صَبْر کرے۔ ہر وقت جمعِ مال کے چکر میں پڑے رہنے، امیروں

اور اُن کی نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر دلِ جَلانے یا حسد کی آفت میں مُبتلا ہونے والا جو مُفلس

و نادار اپنی غُرْبَتِ پَر صابر نہیں وہ بیان کردہ انعام کا مستحق نہیں اور اگر بد قسمتی سے بے

صُبری میں مزید آگے بڑھ گیا تو پھر ذِلّت و رُسوائی مُقَدَّر بن سکتی ہے۔ پس ناداروں

اور مُصیبت کے ماروں کو بھی اللہ قَدِیْر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا

ضروری ہے کیونکہ ہو سکتا ہے اِن آفتوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز

گلہ شکوہ، غیر شرعی بے صُبری و غُرْبَتِ و مُصیبت کو حرام ذرائع سے ختم کرنے کی

کوششیں آخرت میں تباہی و بربادی کا سبب بن جائیں محتاجی ایک مرض ہے جو اس میں مبتلا ہوا اور صبر کیا وہ اس کا اجر و ثواب پائے گا اور غریب لوگ امیروں سے پہلے جنت میں جائیں گے چنانچہ نئی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد پاک ہے کہ فقراء امیروں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“
(سنن الترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء ان فقراء..... الخ، ص ۵۶۲، الحدیث: ۲۳۵۳)

رہیں سب شاد گھر والے شہا! تھوڑی سی روزی پر

عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسول اللہ!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہل بیت کے تین روزے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 1442 پر

منقول ہے: حضراتِ کُھنّینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بچپن میں ایک بار بیمار ہو

گئے تو امیرِ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ المُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ

اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم و حضرت سَیِّدِ ثُنَابِی بی فاطمہ اور خادمہ حضرت سَیِّدِ ثُنَافِضَہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحت یابی کے لیے تین

روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو شفا عطا فرمائی، چنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ **حضرت مولیٰ علی** کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ **تین صاع** جو لائے، ایک ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) تینوں دن پکایا، جب افطار کا وقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن **مسکین**، ایک دن **یتیم** اور ایک دن **قیدی** دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سانکوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔

(تَفْسِیْرُ خَزَائِنِ الْعِرْفَان، پ ۲۹، الدھر: تحت الایہ: ۸، ص ۱۰۷۳، ملخصاً)

اللہ ربُّ العِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے **محمد** کے گھرانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب،

مَنْزُہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیاری شہزادی کے گھرانے کے اس

ایمان افروز ایثار کو پارہ 29 سُورَةُ الدَّہْرِ آیت نمبر 8، 9 میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا
وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا
شُكْرًا ۝
ترجمہ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں
اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور اسیر
(یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں
خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم
سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔
(پ ۲۹، الدھر: ۸، ۹)

سُبْحَنَ اللّٰہ! اس ایمان افروز حکایت میں اہل بیت اطہار رَضِیَ
اللہ تعالیٰ عَنْہُمْ کے جذبہ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی تین دن تک صُرف پانی
پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو افطار میں
ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب سَمُو سے، میٹھے میٹھے پھل، گرم گرم بریانی اور نہ جانے کیا
کیا چاہئے! اس قدر تنگدستی کے عالم میں اتنا شاندار ایثار انہیں کا حصہ تھا۔

ایثار کی فضیلت میں خود مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمِ یان صَلَّی اللہ تعالیٰ
عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر
اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش
دیتا ہے۔ (کُنْزُ الْعُمَال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، الباب الاول فی

المواعظ والترغیبات، ج ۱، ص ۳۳۲، الحدیث ۴۳۱۰۵)

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

فاقہ کشی فاطمہ اور دعائے مصطفیٰ

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی کا حال ملاحظہ فرمایا کہ شدتِ بھوک کی وجہ سے چہرے سے خون ختم اور رنگ زرد پڑ چکا ہے، حبیبِ خدا، شاہِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کو قریب بلایا اور اپنا دستِ پُر انوار آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے سینے پر رکھ کر بارگاہِ الہی میں عرض کی: ”اَللّٰهُمَّ مُشْبِعُ الْجَاعَةِ وَرَافِعُ الْوَضِيعَةِ اِرْفَعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ“ ترجمہ: اے بھوکوں کو سیر کرنے والے اور پستوں کو بلند کرنے والے پروردگار! فاطمہ بنتِ محمد سے بھوک کی شدت اٹھالے۔“

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: دعائے مصطفیٰ کے بعد میں نے ملاحظہ کیا کہ حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کے چہرے کی زردی پر خون غالب آ گیا اور پھر کسی موقع پر جب حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ملاقات ہوئی تو میرے پوچھنے پر بتایا کہ اس واقعہ کے بعد مجھے (شدید) بھوک نہ لگی۔ (دلائلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَيْهَقِيِّ، باب ما جاء فی

دعائہ لابنتہ فاطمہ... الخ، ج ۶، ص ۱۰۸، ملخصاً)

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
 اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُہن بن کے نکلی دعائے محمد
 (حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت علیہ رحمۃ ربِّ العزت)

شرح کلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا نے جب عزّت و شان سے قدّم
 آگے بڑھایا تو قبولیت نے جھک کر تعظیم دے کر اس کو اپنے گلے لگایا اور بُجْبُ الدَّعَوَات کی
 بارگاہ سے قبولیت کا شاہانہ تاجِ دلّوایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس ہستی کی دعائیں اس قدر پُر اثر اور
 مقامِ قبولیت پانے میں جلد تر ہوں انہیں کس چیز کی کمی؟ لیکن دُنیاوی و ظاہری
 زندگی میں جو پسند کیا وہ یہی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے دو جہاں کی نعمتیں اپنے ہاتھ
 میں دے دی ہیں لیکن گزار اس طرح کیا جائے کہ تاقیامت آنے والی اُمت کے
 لئے صبر و بھوک کی سنّت قائم ہو جائے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ
 دین و ملت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ”حدائقِ بخشش شریف“ میں شہنشاہِ کائنات کی
 مِلْکِیَّت و اختیاری فقر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرحِ کلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے مالک و مختار ہیں مگر اپنے

پاس کچھ نہیں رکھتے۔ دونوں جہاں (دُنیا و عقیقہ) کی تمام نعمتیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے تصرف میں ہیں مگر ہاتھ خالی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ: یہ چشم دید واقعہ بیان کرنے والے صحابی رسول حضرت سیدنا

عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خاتونِ جنت، پیکرِ عفت و عصمت رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے نامحرم ہیں، پھر پردے کا لحاظ کیوں نہ رکھا گیا؟

جوابِ وسوسہ: حضرت سیدنا ابوبکر احمد بن حسین بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی

نے اختتامِ روایت پر اس وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے صراحت فرمائی ہے کہ یہ

واقعہ آیتِ پردہ نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَيْهَقِی، باب

مَاجَاءَ فِی دَعَائِہِ لَابْنَتِہِ فَاطِمَۃ... الخ، ج ۶، ص ۱۰۸) ورنہ حضرت سیدتنا فاطمہ،

زہرا، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تو باپردہ اور پیکرِ شرم و حیا تھیں، پردے کے

شرعی حَلَم کے نُزول کے بعد غیر مردوں سے گفتگو اور بے پردگی سے کوسوں دُور رہیں، ان کی پردہ داری اور حیا داری **ضَرْبُ الْمَثَل** ^(۱) بن گئی، پردہ اور رِداءِ حیا کا اتنا خیال کہ بوقتِ قربِ وفات اپنے کفن کو بھی باپردہ رکھنے کی وصیت فرمائی۔ سیرتِ فاطمہ کا یہ لائقِ تقلید پہلو (یعنی گوشہ) اسلامی بہنوں کی توجُّہ چاہتا ہے۔ فون پر غیر مردوں سے گفتگو، نامحرموں سے انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور چادر و چادر یواری کو غُبور کرنے والیاں غور کریں اور سن لیں کہ اگر دُنیا میں عزّت و وقار اور آخرت میں سُرخِ روئی مطلوب ہو تو پردہ و رِداءِ حیا کا بہت خیال رکھئے ورنہ لوگ خواہ آپ کو محترمہ کہتے رہیں دُنیا و آخرت میں آپ نامحترمہ ہی ہوں گی۔

یہ شرحِ آیہ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم دل و نظر کی تباہی ہے قُربِ نامحرم
حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے برہم
یہ سیرگاہیں کہ مُفْتَل ہیں شرم و غیرت کے یہ معصیت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نیم باز سائِرُقع یہ دیدہ زیبِ نقاب جھلک رہا ہے جھلّا جھل قمیص کا ریشم
نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی نمائش کو کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم!
وہی ہے راہِ ترے عزم و شوق کی منزل جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم
تری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری ترے فسانے کا موضوعِ عصمتِ مریم
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱)..... کہاوت یعنی ایسا جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو۔

تین دن کا فاقہ

خادمِ بارگاہِ رسالت حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخدومہ کائنات حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لے گئے، تو حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے فاقے کا عالم بیان کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے پیٹ پر تین پتھر باندھ رکھے ہیں اور ہر پتھر ایک دن کی بھوک کی وجہ سے باندھا ہے۔ جواب میں مالک کوئین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بطنِ اقدس پر چار پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ (بَرِیْقَةُ مَحْمُودِیَّہ، جزء ۴، ص ۶۵، المكتبة الشاملة)

مالکِ دین و دُنیا ہو کر دونوں جہاں کے سرور ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شکم سیر رہنا اور کھانے کی لذتوں سے لطف اندوز ہوتے رہنا سنت نہیں بلکہ سنتِ بھوک اور فاقے میں ہے اگرچہ پیٹ بھر کر کھانا مباح یعنی جائز ہے مگر ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شبہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم

کھانے میں دین و دنیا کے بے شمار فوائد ہیں۔ کھانا میسر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوجود فقط رضائے الہی کی خاطر بھوک برداشت کرنا حقیقت میں کمال ہے اور کثیر فوائد و فضائل کا موجب ہے جیسا کہ

بھوک کے 10 فوائد

(۱) دل کی صفائی۔ (۲) رقتِ قلبی۔ (۳) عاجزی و انکساری۔ (۴) آخرت کی بھوک و پیاس کی یاد۔ (۵) گناہوں کی رغبت میں کمی۔ (۶) نیند میں کمی۔ (۷) عبادت میں آسانی۔ (۸) تند رستی۔ (۹) تھوڑی روزی میں کفایت۔ (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔ (احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشهوتین، بیان فوائد الجوع وآفات الشبع، ج ۳، ص ۱۰۵ تا ۱۱۰، ملخصاً)

بھوک کا صلہ

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بُرُکَانَ دین رَحْمَتُ اللہِ الْمُبِین فرماتے ہیں: ”الْجُوعُ رَأْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔“ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وسعت، سلامتی، عبادت، خلاوت اور علمِ نافع حاصل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے بھوک اور اس پر صبر کرنے کے سبب حاصل ہوتا ہے۔ (مِنْهَاجُ الْعَابِدِین، تقوی الاعضاء

الخمسۃ، فصل فی رعیۃ الاعضاء الاربعۃ العین۔ الخ، ص ۲۲۹)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذوالجلال!
از طفیل مصطفیٰ! کر بھوک سے مجھ کو نہال

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

جنت و دوزخ کے دروازے

حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیُّ فرماتے ہیں: پیٹ اور شرّ مگاہ جہنّم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی اصل پیٹ بھر کر کھانا ہے اور عاجزی و انکساری جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی جَو (یعنی بنیاد) بھوک ہے۔ اپنے اوپر جہنّم کا دروازہ بند کرنے والا یقیناً اپنے لئے جنت کا دروازہ کھولتا ہے کیونکہ ان دونوں معاملات کے اندر ایک دوسرے میں مشرق و مغرب کی طرح فرق ہے، لہذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا یقیناً دوسرے سے دُور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذریعے عاجزی اپنا کر جنت کے قریب ہوا وہ جہنّم سے دُور ہوا اور جو ڈٹ کر کھانے کے ذریعے پیٹ اور شرّ مگاہ کی آفتوں میں مبتلا ہوا وہ جہنّم سے قریب ہو کر جنت سے دُور جا پڑا)۔ (احیاءُ عُلوْمِ الدِّیْن، کتاب کسر

الشہوتین، بیان فوائد الجوع و آفات الشبع، ج ۳، ص ۱۰۶)

دُور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی

کاش! صورت ہو، خلد پانے کی

بدن کی اصلاح

امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں میانہ روی لازم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اصلاح ہوتی اور فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔

(کَنْزُ الْعُمَال، کتاب المعیشتہ، محظور الاکل، ج ۱۵، ص ۱۸۳، حدیث ۴۱۷۰۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان روایات و واقعات سے ہمیں یہ علم

حاصل ہوا کہ شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور خاندانِ نبوت عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان نے اپنی ظاہری زندگی کا بیشتر حصہ فاقہ کے عالم میں گزارا۔ تاجدارِ

کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد فقر و فاقہ اور صبر و شکیبائی کے کثیر

مواقع حضرت سیدنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حیاتِ مبارکہ میں آئے، بہت

کم آمدنی، کھانے کی تنگی اور گھر کے کام کاج کی زیادتی کٹھن اُمور ہیں جن کو بغیر

کسی شکوہ و شکایت کے صبر و شکر سے گزارنا سیرتِ فاطمہ کا ایک لائق تقلید اور قابل

صد تحسین پہلو ہے۔ یاد رکھئے! مشکل لحات میں واویلا اور شور مچانا بے سود ثابت

ہوتا بلکہ بے صبری کی بنا پر اجر و ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے، اندھیری رات میں

ڈرنے اور بلبلانے والوں کے لئے سورج جلدی طلوع نہیں ہو جاتا ہاں! صبر سے روشن صبح کا انتظار کرنے والوں کی نیند ضائع ہوتی ہے نہ جان جو کھوں میں پڑتی ہے بقاضائے بشریت جب حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیاوی مشکلات و مصائب سے کبیدہ خاطر (یعنی رنجیدہ دل) ہوئیں تو رسولِ کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ نے ان کی توجہ جنتی انعامات و کرامات کی طرف دلا دی یعنی رات کو صبح کا انتظار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس نفسیاتی اصول کو اگر ہر غمزہ مسلمان اپنے اوپر لاگو کر لے تو بعید نہیں کہ دلبرداشتگی اور غمزدگی اپنی راہ لے اور راحت و سکون کا بسیرا ہو جائے۔ بہر کیف سیرتِ فاطمہ میں ہر مسلمان کے لئے نصیحت و ہدایت کے مدنی پھول ہیں بالخصوص اسلامی بہنوں کے لئے توحیاتِ زہرا کا ہر دور مثلاً شریفانہ بچپن، سوتیلے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک، شادی کی سادگی اور بہترین ازدواجی زندگی اپنے اندر کئی مدنی پھول لئے ہوئے ہے۔ کاش! ہر اسلامی بہن حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چلنے کی حتی الامکان سعی کرے، اور اس پر مدد پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنالے کہ یہ ماحول سیرتِ اُمّہاتِ المؤمنین اور سیرتِ فاطمہ پر عمل کا درس دیتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار اور اسلامی بہنوں میں مدنی کام کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

میرے مسائل حل ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک مُعَمَّر (مُ-عَم-مَر) اسلامی بہن کا حلیہ بیان کچھ اس طرح ہے کہ میں مختلف گھریلو مسائل میں گرفتار تھی۔ ہم کرائے کے مکان میں رہتے، مگر آمدنی کم ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی وقت پر نہ دے پاتے۔ بچیاں بھی جوان ہو رہی تھیں، ان کی شادیوں کی فکر الگ کھائے جا رہی تھی۔ ایک روز کسی اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے میری غم خواری کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیت کروائی اور وہاں آ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرنے کی بھی ترغیب دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے لگی۔ میں وہاں اپنے مسائل کے حل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میرے بچوں کے ابو کو اچھی ملازمت مل گئی اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں ہم نے کرائے کا گھر چھوڑ کر اپنا ذاتی مکان بھی خرید لیا۔ اللہ مُجِيبُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، سنتوں بھرے اجتماعات میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے بچیوں کی شادیوں کے فریضوں سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت بھی عنایت فرمادی۔

اس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ہمارا مسائل کا ریگستان، ہنستے

مسکراتے لہلہاتے گلستان میں تبدیل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(اسلامی بھنوں کی نماز، ص ۲۸۹)

بے کس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو

آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

(سامانِ بخشش از مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھنوں میں مدنی انقلاب

پیاری پیاری اسلامی بھنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر

سرکارِ نامدار، بیاذنِ پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کتنا بڑا کرم ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اسلامی بھائیوں کے ساتھ

ساتھ اسلامی بھنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ہر طرف دھو میں

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! لاکھوں لاکھ اسلامی بھنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے

مدنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرے میں پروان چڑھنے والی

بے شمار اسلامی بھنیں گناہوں کے دلدل سے نکل کر اُمّہاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور شہزادی

کوئین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی دیوانیا بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر

شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینیما

گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عفت مآب شہزادیوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی شرم و حیا کے صدقے وہ بَرکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرُقَع اُن کے لباس کا جُزُو لَا یَنفُک (یعنی جدا نہ ہونے والا حصہ) بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی مَنیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارسُ المدینہ اور عالمہ بنانے کیلئے مُتَعَدَّد ”جامعاتُ المدینہ“ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی میں ”حافظات“ اور ”مَدَنیہ عالِمات“ کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، ۱۴۳۳ھ ہجری کے مَدَنی ماہ رَبِیْعُ الثَّوٰث (بمطابق مارچ 2012ء) میں پاکستان کے اندر ہونے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی اسلامی بہنوں کی ”مجلسِ مشاورت“ کی طرف سے ملنے والی کارکردگی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: ﴿1﴾..... اس ایک مَدَنی ماہ میں ملک بھر کے اندر روزانہ تقریباً 64,762 گھر دُرس ہوئے ﴿2﴾..... روزانہ لگنے والے مدرسۃ المدینہ (بالغات) کی تعداد لگ بھگ 3,495 اور ان سے استفادہ کرنے والیوں کی تعداد تقریباً 38,552 ﴿3﴾..... حلقہ/علاقہ سطح کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد تقریباً 3,000 ان میں شریک ہونے والیاں لگ بھگ 1,95,175 ﴿4﴾..... ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی شرکاء کی تعداد تقریباً

29,829 ﴿5﴾..... تقریباً 91,254 مدنی انعامات کے رسائل تقسیم ہوئے
 اور 82,340 وصول ہوئے ﴿6﴾..... علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی شرکاء
 کی تعداد 20,479 ﴿7﴾..... امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ کا بیان یا مدنی
 مذاکرہ سننے والی اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1,19,924 ﴿8﴾..... انفرادی
 کوشش سے 22,976 اسلامی بہنیں مدنی ماحول سے منسلک ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
 رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مدنی برقع پہنیں

ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

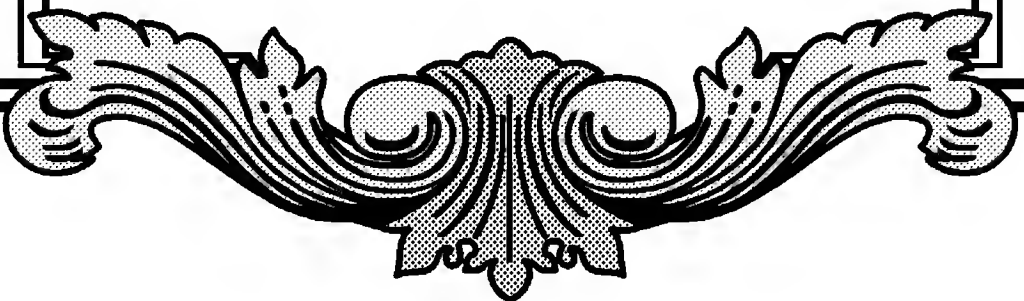
ناخن کاٹنے کے 9 مدنی پھول

﴿1﴾ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُسْتَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ
 کیجئے۔ (الدَّرُّ الْمُخْتَار، ص ۶۶۴) صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مولانا امجد علی عظیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ
 اللّٰہِ الْقَوِی ”بہار شریعت“ حصہ 16 صفحہ 226 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: جو جمعہ کے روز
 ناخن تَرَشَوَائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور 3 دن زائد
 یعنی 10 دن تک۔ (الدَّرُّ الْمُخْتَار، ص ۶۶۴) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن
 تَرَشَوَائے (کاٹے) تو رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۹، ص ۶۶۹)

﴿2﴾ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمتِ ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمتِ ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (الدُّرُ الْمُخْتَارُ، ص ۶۶۴) ﴿3﴾ پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمتِ ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمتِ ناخن کاٹ لیجئے۔ (احیاءُ الْعُلُومِ، ج ۱، ص ۱۸۹) ﴿4﴾ جنابت کی حالت (یعنی غُسلِ فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۵، ص ۳۵۸) ﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ) ﴿6﴾ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ) ﴿7﴾ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بَیْتُ الْخَلَاءِ یا غُسلِ خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ) ﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر 39 دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو 40 دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو 40 دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹ لے اس لیے کہ 40 دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ مَحَرَّجہ جلد 22 صَفَحَہ 574-685 ملاحظہ فرمائیے) ﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی رِشْسُت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (احیاءُ الْعُلُومِ، ج ۱، ص ۱۸۹)



خاتونِ جنت کا زہد



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا زہد

حضورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مشکل کشائی فرمانا:

حضرت سیدنا شیخ فرید الدین عطاء رعلیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارُ ”تذکرہ

الاولیاء“ میں ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ولادت کی شب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد ماجد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہاں نہ تو اتنا تیل تھا جس سے ناف کی مالش کی جاتی اور نہ اتنا کپڑا تھا جس میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو لپیٹا جاسکتا، حتیٰ کہ غربت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا اور چونکہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اپنی تین بہنوں کے بعد پیدا ہوئی تھیں اسی مناسبت سے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا نام ”رابعہ“ (یعنی چوتھی) رکھا گیا۔

جب آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی والدہ ماجدہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے

آپ کے والد صاحب سے کہا کہ پڑوس سے تھوڑا سا تیل مانگ لائیے تاکہ گھر میں کچھ روشنی ہو جائے تو انہوں نے شدید اصرار پر ہمسایہ کے دروازے پر صرف ہاتھ رکھ کر گھر آ کر کہہ دیا کہ وہ دروازہ نہیں کھولتا کیونکہ وہ یہ عہد کر چکے تھے کہ اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کبھی کسی سے کچھ طلب نہ کروں گا۔ اسی پریشانی میں

نیں آگئی تو خواب میں مکی مدنی، مشکل گشا نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا کہ تیری یہ بچی بہت ہی مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمت کے 1000 افراد بخش دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات، مَحْبُوبِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، اَحْمَدِ مُجْتَبٰی، مُحَمَّدٍ **مُصْطَفٰی** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ والی بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر تحریر کر کے لے جاؤ کہ تم ہر روز 100 مرتبہ مجھ پر دُرود بھیجتے ہو اور شپ جمعہ 400 مرتبہ لیکن آج جمعہ کی جو رات گزری ہے اس میں تم دُرود بھیجنا بھول گئے لہذا بطورِ کفارہ یہ تحریر لانے والے کو 400 دینار دے دو۔

حضرت سیدِ ثنار البصریہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے والد ماجد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاحِدِ اُگلی صبح بیدار ہو کر بہت روئے اور خط تحریر کر کے دربان کے ذریعے والی بصرہ کے پاس بھیج دیا، اس نے مکتوب پڑھتے ہی حکم دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانا عَیُّوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آوری کے شکرانے میں 10,000 درہم توفیق میں تقسیم کر دو اور 400 دینار اس شخص کو دے دو اس کے بعد والی بصرہ تعظیماً خود آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ملاقات کرنے

پہنچا اور عرض کیا کہ جب بھی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کُوسِی چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھے اِطْلَاع فرما دیا کریں، چنانچہ انہوں نے 400 دینار لے کر ضرورت کا تمام سامان خرید لیا۔ (تَذْکِرَةُ الْأَوَّلِيَاءِ (مُتَرَجَم)، ص ۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیَان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے غلام کی کس طرح مشکل کشائی فرمائی کہ خواب میں تشریف لا کر اپنی زیارت سے بھی مُشْرِف فرمایا اور حاجت کی چیزیں بھی دلا دیں نیز اس دُرود شریف پڑھنے والے کا بھی کام بن گیا کہ رحمتِ عالم، شفیعِ مُعْظَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنے اس دُرود شریف پڑھنے والے غلام کا تذکرہ فرمایا یقیناً ایک عاشقِ رسول کے لئے یہی بہت بڑی سعادت ہے کہ مکے مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس کا ذکرِ خیر ہو، جس کا تذکرہ خود سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں اس کی خوش بختی کا عالم کیا ہوگا؟

اُف وہ رہ سنگلاخ آہ یہ پاشاں شاخ

اے مرے مشکل کشا تم پہ کرو روں دُرود

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّت)

شرح کلامِ رضا:

ہائے افسوس! راستہ پتھر یلا ہے، آہ! یہ پاؤں زخموں سے چور چور ہیں، اے میری مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! میری مشکل کشائی فرمائیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ مُعْطٰی ہے حضور قاسمِ ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شمار اختیارات عطا فرمائے جس طرح وصالِ ظاہری سے قبل آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی رہنمائی و مشکل کشائی فرمایا کرتے تھے بعد از وصال بھی ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی مشکلیں حل فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِیِّ ”صحیح بخاری شریف“ میں روایت فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، احمدِ مُجْتَبٰی، مُحَمَّدِ مَظْفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي“ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا ہے اور میں قاسم (یعنی تقسیم کرنے والا) اور خازن ہوں۔“ (صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول

اللہ تعالیٰ فان للہ خمسہ، ص ۷۹۸، حدیث ۳۱۱۴)

اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
 رب ہے مُعْطٰی، یہ ہیں قاسم رِزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
 لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں
 (حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّة)

شرح کلامِ رضا:

حقیقت میں بخشش فرمانے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی ہے لیکن رَبَّ عَزَّوَجَلَّ
 اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صدقے ہماری بخشش فرماتا ہے، حقیقت میں عطا اللہ
 عَزَّوَجَلَّ ہی فرماتا ہے اور ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّم بارگاہِ ربُّ العزّت میں سفارش فرماتے ہیں۔

رَبَّ تَعَالٰی مُعْطٰی (یعنی عطا فرمانے والا) ہے اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب
 وسینہ صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَبَّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس کے بندوں میں تقسیم
 فرماتے ہیں، روزی اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے اور اس کے محبوب صلی
 اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے اذن سے عطا فرماتے ہیں۔

اور ہمارے سامنے دنیا و آخرت میں بے شمار بلائیں اور دشمن ہیں جن
 سے ہمیں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا اور کون بچا سکتا ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زہد کی تعریف

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیِّ
 ”إِحْيَاءُ الْعُلُومِ“ میں ”زُہد“ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اگر زُہد سے مراد ”مال
 کے ہونے یا نہ ہونے میں بالکل رغبت نہ ہونا“ ہو تو یہ کمال کی انتہا ہے اور اگر اس
 سے مراد ”مال کے نہ ہونے میں رغبت نہ ہونا“ ہو تو یہ بھی کمال ہے لیکن پہلے درجے
 سے کم۔“ (إِحْيَاءُ عُلُومِ الدِّینِ، کتاب الفقر والزهد، الشطر الاول من الكتاب فی
 الفقر، ج ۴، ص ۲۳۴)

زہد و فقر کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ”فقر کا سب سے بلند درجہ ”زُہد“ ہے اور
 ”زُہد“ ابرار (یعنی نیک لوگوں) کا کمال ہے اور اس کو اختیار کرنے والے ”مُقَرَّبِینَ“
 میں شمار ہوتے ہیں، شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زہد
 و فقر کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت میں جہانک
 کر دیکھا تو اکثر جنتی (وہ تھے جو دنیا میں) فقرا تھے اور میں نے جہنم میں جہانک کر
 دیکھا تو اکثر جہنمی عورتیں تھیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فضل
 الفقر، ص ۱۵۸۷، حدیث ۶۴۴۹)

ایک دوسری روایت میں ہے: (جب میں نے جنت میں اکثر ”فقراء“

کو دیکھا تو) میں نے پوچھا کہ ”اغنیاء (یعنی مالدار) کہاں ہیں؟ بتایا گیا: (مال اکٹھا کرنے کی) تگ و دو (یعنی کوشش) نے انہیں روک رکھا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزهد، ج ۴، ص ۲۳۸)

ایک اور روایت میں ہے: جب میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا تو پوچھا: ان کا کیا حال ہے (یعنی یہ کیوں جہنم میں ہیں)؟ بتایا گیا: انہیں دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور زعفران نے مشغول رکھا (کہ یہ دونوں چیزیں عورتوں کے بھلائی سے غافل ہونے اور اس سے رُوگردانی کرنے کا سبب ہیں)۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری مخلوق میں تیرے محبوب بندے کون ہیں تاکہ تیری وجہ سے میں بھی ان سے محبت کروں؟ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہر فقیر (میرا محبوب بندہ ہے)۔ (الْمَرْجِعُ السَّابِقُ، ص ۲۳۹)

رُوحُ اللہ علیہ السلام کا پسندیدہ نام

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: بے شک میں مسکینی سے محبت اور آسائشوں کو ناپسند کرتا ہوں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ نام یہ تھا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

”یاسکین“ کہہ کر پکارا جائے۔ (الْمَزَجُ السَّابِق)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! زہد و فقر کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے خود بھی اختیار فرمایا اور اپنے اہل بیت اطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کَوْبھی اس کے اختیار کرنے کی ترغیب فرمائی چنانچہ اس سلسلے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنی شہزادی، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زہد و فقر کی تعلیم دینے کے متعدد واقعات ذکر کئے گئے ہیں جیسا کہ

حضور کی خاتونِ جنت کو زہد کی تعلیم

صحابی رسول حضرت سیدنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے پیارے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی گردن میں پہنا ہوا سونے کا ہار پکڑ کر عرض کی: یہ ابوالحسن (یعنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم) نے مجھے تحفے میں دیا ہے۔ امام الزاہدین، سید المحبوبین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی تربیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا لوگوں کے اس طرح کہنے سے تمہیں خوشی ہوگی کہ

”فاطمہ بنتِ محمدؑ کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے؟

یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے بغیر ہی تشریف لے گئے
اس کے بعد اُمّ السادات حضرت سیدتنا فاطمہؑ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ
ہار دے کر ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔

جب نبی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی
تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ
مِنَ النَّارِ يَعْنِي سَبْ خَوَبِيَاں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا
فرمائی۔ (الْمُسْتَذْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ، کتاب معرفة الصحابة، زهد
فاطمہ رضی اللہ عنہا، ج ۴، ص ۱۳۴، حدیث ۴۷۷۸)

اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِ هُوَ أَوْ أَنْ كَيْ صَدَقَ

ہماری مغفرت ہو۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! پیارے پیارے آقا،

مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی خاتونِ جنت

حضرت سیدتنا فاطمہؑ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیسی تربیت فرمائی اگرچہ

اسلامی بہنوں کو سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن امام الزاہدین، سید

الْمُحَبُّوْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زہد کی تعلیم دیتے ہوئے اس سے منع فرما دیا۔ یاد رہے! اولاد کی صحیح دینی تربیت کرنا، انہیں علمِ دین کی لازوال نعمت سے بہرہ ور کرنا اور اچھے اخلاق سکھانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت مولانا شاہِ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”مَشْعَلَةُ الْاِرْشَادِ فِیْ حُقُوْقِ الْاَوْلَادِ“ میں والدین پر اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے ایک حق یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ (والدین اپنی اولاد کو) علمِ دین خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، تَوَكُّل، قناعت، زُہد، اخلاص، تَوَاضُع، امانت، صِدْق، عدل، حیا، سلامتِ صَدْر و لِسَان وغیرہا (دل و زبان اور دیگر اعضاء کی سلامتی کی) خوبیوں کے فضائل (پڑھائے نیز)، حرص و طمع، حُبِّ دُنْیَا (دنیا کی محبت)، حُبِّ جاہ، رِیَا، عُجْب، تَكَبُّر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہ برائیوں کے رذائل پڑھائے۔

اور خاص بچیوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: 9
 برس کی عمر سے (والد بیٹیوں کو) نہ اپنے پاس سُلَّائے نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے، اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہرگز نہ جانے دے اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے، بلکہ ہنگاموں میں جانے کی

مطلق بندش کرے (یعنی فنکشنوں میں جانے سے بالکل روک دے)، گھر کو ان پر زنداں
(قید خانہ کی طرح) کر دے، بالا خانوں (چھتوں) پر نہ رہنے دے، جب کُفو ملے نکاح
میں دیر نہ کرے، زہار.....! زہار.....! کسی فاسق فاجر خصوصاً بد مذہب کے
نکاح میں نہ دے۔ (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ فِي حُقُوقِ الْوَلَدِ، ص ۲۸-۲۱، ملقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اولاد کے چند حقوق ملاحظہ
فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو ”زہد“ کی تعلیم دینا بھی والدین پر اولاد کے
حقوق میں سے ہے، اولاد کے حقوق کے بارے میں مزید معلومات حاصل
کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ
سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے 32 صفحات پر مشتمل
رسالے ”اولاد کے حقوق“ کا مطالعہ فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! معلومات کا
عظیم خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرَّیْنِ گھر میں داخل ہونا
نبی کے شایانِ شان نہیں

صحابی رسول حضرت سیدنا سفینہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے

ہیں کہ ایک شخص حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا اکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا مہمان ہوا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا تو جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں کہ کاش! ہم رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلا تے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے، چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلا یا گیا۔ نبیُّ الحرمین، امامُ القبلتین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دروازے کی چوکھٹوں پر رکھے، گھر کے ایک گوشہ میں پردہ دیکھا، چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گئی، عرض کی: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو واپس کیا؟ فرمایا: ”میرے لئے یا نبی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ مزین گھر میں داخل ہو۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب

النکاح، باب الولیمة، ج ۱، ص ۵۹۱، الحدیث: ۳۲۲۱)

آسمانِ خوان، زمیںِ خوان، زمانہ مہمان

صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنت علیہ رحمۃ ربِّ العزت)

شَارِحِ مشکوٰۃ، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّانِ
 ذکر کردہ حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: بعض علماء نے
 فرمایا کہ یہ پردہ نقشین (یعنی نقش و نگار والا) تھا اور اس پر جانداروں کی تصاویر تھیں،
 اس لئے حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف نہ لائے، اس سے
 معلوم ہوا کہ اگر دعوت میں کوئی ممنوع کام ہو تو نہ جائے، مگر یہ غلط ہے اگر ناجائز
 پردہ ہوتا تو سرکارِ عالی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) منع فرماتے بلکہ دستِ اقدس
 سے پھاڑ دیتے، پردہ سادہ تھا، جائز تھا مگر دنیاوی تَکَلُّف اور ظاہری ٹیپ ٹاپ
 اہلِ نبوت کے لائق نہ تھی اس لئے منع تو نہ فرمایا عملاً ناپسندیدگی کا اظہار فرما دیا
 تاکہ آئندہ جنابِ زہرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اپنا گھرنیک اعمال سے ہی آراستہ
 رکھیں زمینِ دنیا نقصانِ آخرت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

(مرآۃ المناجیع، کتاب النکاح، باب الولیمہ، ج ۵، ص ۷۸)

کنگن صدقہ کر دیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب آئیے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دنیا سے
 بے رغبتی اور آخرت کی رغبت کا ذہن دینے کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ
 ایک بار مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سالار، محبوبِ کر دگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ سفر سے واپس تشریف لائے تو خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ ہے اور ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہن رکھے ہیں (یہ دیکھ کر) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپس تشریف لے گئے حضرت سیدنا ابورافع رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئے تو آپ رو رہی تھیں، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واپس چلے جانے کی اطلاع دی تو حضرت سیدنا ابورافع رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: پردے اور کنگنوں کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپس تشریف لے گئے، چنانچہ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پردہ پھاڑ دیا اور کنگن اتار کر حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ سید المرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کی خدمت میں بھیج دیئے اور عرض کیا: ”میں نے ان کو صدقہ کر دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جہاں مناسب سمجھیں خرچ فرمادیں۔“

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جاؤ! اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اہل صفہ کو دے دو۔ چنانچہ دونوں کنگن اڑھائی درہم میں فروخت ہوئے اور اصحابِ صفہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر صدقہ کر دیئے گئے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے (گھر) تشریف لائے اور فرمایا: تیرا باپ

تجھ پر قربان! تو نے اچھا کیا۔ (قُوْتُ الْقُلُوبِ، الفصل الثانی والثلاثون، شرح

مقامات الیقین... الخ، ج ۱، ص ۴۳۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! سَیِّدَہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہَا سُرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناگواری

سے کس قدر اجتناب کی کوشش فرماتی تھیں کہ محض اس وجہ سے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اندر تشریف نہ لانے کی وجہ یہ پردہ اور کنگن ہے، پردے کو

پھاڑ دیا اور کنگن صدقہ کر دیئے۔ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! سَیِّدَہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے

صدقے ہمیں بھی رسولِ خدا، احمدِ مُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایسا سچا

عاشق بنائے کہ حرام و ناجائز بلکہ خلافِ سنت کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے

نعمی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر سنت کو دیوانہ وار اپنانے

کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکرِ کردہ رِوایات پردے کا حکم آنے سے

پہلے کی ہے اسی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خاتونِ جنت

حضرت سَیِّدَتُنَا فاطمہُ الرّٰزِہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آنے کا ذکر ہے۔ پھر جب

اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے پردے کا حکم نازل فرمادیا تو اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہَا کی کیا کیفیت تھی آئیے! ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک مرتبہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں

کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بیٹی حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے استفسار فرمایا: اے بیٹی! عورت کے لئے کیا چیز بہتر ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جواباً عرض کی: ”نہ وہ کسی (اجنبی) مرد کو دیکھے اور نہ کوئی (اجنبی) مرد اسے دیکھے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سینے سے لگا لیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

ذُرَّیَّۃٌ بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ ط
ترجمہ کنز الایمان: یہ ایک نسل ہے ایک
(پ ۳، ال عمران: ۳۴)
دوسرے سے۔

(ایضاً، الفصل، الخامس والاربعون فیہ ذکر التزوِج وترکہ... الخ، ج ۲، ص ۴۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد
پیاری پیاری اسلامی بہنو! پارہ 22، سُورَةُ الْأَحْزَاب، آیت نمبر 33،
پروردگارِ عالم عَزَّوَجَلَّ پردے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْأُولٰی
ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں
میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے
(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳) اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم
الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اگلی
جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں،

اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ دکھیں۔ (تفسیرِ خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایہ: ۳۳، ص ۷۸۰)

افسوس، صد کروڑ افسوس! موجودہ دور میں بھی وہی زمانہ جاہلیت والی بے پردگی پائی جا رہی ہے، یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے بلکہ اب تو حالت یہ ہے عورتیں بازاروں، کمپنی، باغوں، تفریح گاہوں اور سنیما گھروں میں گھومتی پھرتی ہیں، سکولز و کالجز میں لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ مرد و عورت وغیرہ مل کر ٹینس، ہاکی وغیرہ کھیل کھیلتے ہیں۔ یاد رہے! عورتوں کا بے پردہ باہر آنا جانا، گھومنا پھرنا، غیر محرم مردوں سے ملنا جلنا حرام حرام حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے، رسولِ کریم، رءُوفٌ رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: عورت چھپانے کے لائق ہے (لہذا اس کو پردہ میں رہنا چاہئے) جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی

کراہیۃ الدخول علی المغیبات، ص ۴، ۳۰، الحدیث ۱۱۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

سیدھا راستہ مل گیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بدعقیدگی سے بچنے اور گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بھی کرتی رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، اس ضمن میں ایک مدنی بہارِ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارا خاندان عقائد کے اعتبار سے مختلف خانوں میں بٹا ہوا تھا، میں شدید پریشان تھی کہ نہ جانے کون سے لوگ صحیح راستے پر ہیں! میں اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعائیں کیا کرتی کہ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجھے سیدھا راستہ مل گیا اور اس کی صورت یوں بنی کہ ایک دن چند اسلامی بہنوں نے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی وہاں ایک مبلغہ اسلامی بہن نے فیضانِ سنت سے دیکھ کر بیان کیا، بیان سن کر میں خوفِ خدا سے کانپ اُٹھی، رقت انگیز دعا، صلوة

وسلام اور اسلامی بہنوں کی اپنائیت بھری ملاقاتوں نے مزید بہت متاثر کیا،
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے
 مذہبِ مہذبِ اہلسنت کی صداقت پر یقین کی دولت کے ساتھ ساتھ
 مجھے نماز پنجگانہ اور رمضان المبارک کے روزوں کی پابندی بھی نصیب
 ہوئی، یوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کو سیٹھی سیٹھی تادم تحریر
 تحصیل ذمہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے
 کے لئے کوشاں ہوں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۷۷)

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
 یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے سنی ہوں مسلمان مگر ہوں میں
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کے 11 مدنی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنت ہے۔ ﴿2﴾ بہارِ شریعت، حصہ 16، صفحہ 102 پر لکھے ہوئے جوئے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔“ ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک

کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کا رِثواب ہے۔ (سُنَنِ ابی داؤد، ص ۸۱۰، الحدیث ۵۲۰۰، مفہومًا) ﴿4﴾ سلام میں پہل کرنا سنت ہے۔ (المرْجَعُ السَّابِقُ، الحدیث ۵۱۹۷) ﴿5﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ (المرْجَعُ السَّابِقُ) ﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ میرے مکی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ با صفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ج ۶، ص ۴۳۳، الحدیث ۸۷۸۶) ﴿7﴾ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ج ۶، ص ۲۵۳، الحدیث ۸۰۵۲) ﴿8﴾ اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ (المُعْجَمُ الْکَبِیْر، ج ۳، ص ۴۳۳، الحدیث ۵۴۲۹) ﴿9﴾ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکَاتُہ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳ تا ۱۰۷) ﴿11﴾ سلام اور جوابِ سلام کا دُرست تلفُّظ یا دفرما لیجئے: اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ-سَلَامُ-م- عَلَی-کُمْ) وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ-ع-لَیْکُمْ-مُس-سَلَام)۔

بیان نمبر 11

وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیت

دُرود شریف کی فضیلت

خاتمُ المرسلین، رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، شَفِيعُ الْمُدْنَبِيْنَ، اَنِيسُ
الْغَرِيْبِيْنَ، سِرَاجُ السَّالِكِيْنَ، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، جنابِ صادق
وَامِيْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جمعرات کا دن آتا
ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم
ہوتے ہیں وہ یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) مجھ پر
کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے والوں (کے نام) لکھتے ہیں۔ (کَنْزُ الْعُمَال، کتاب
الاذکار، الباب السادس فی آداب الصلاة علیہ وعلى آله، ج ۱، الجزء الاول،
ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبی کی غیبی خبر

اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سَيِّدَتُنَا عائِشہ صَدِّيقَہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی
ہیں: حضرت سَيِّدَہ فاطمہ الزَّہراء رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا تشریف لائیں، ان کا چلنا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چال کے مشابہ تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میری بیٹی کو مرحبا! پھر انہیں دائیں یا بائیں بٹھایا، پھر ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے پوچھا: تم کیوں روئی؟ پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کے کان میں ایک اور بات کہی، تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: آپ میں غم سے زیادہ خوشی میں نے آج سے پہلے نہیں دیکھی، پھر میں نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا؟ تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دوبارہ دریافت کرنے پر) حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی مرتبہ میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ قرآن پاک کا مجھ سے دور کرتے (یعنی دونوں ایک دوسرے کو قرآن پاک سناتے) تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی۔ یہ سن کر میں فرط غم سے رو پڑی، پھر فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو؟ یہ سن کر میں مسکرا پڑی۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب

علامات النبوة فی الاسلام، ص ۹۲۰، حدیث ۳۶۲۴، ۳۶۲۳)

جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت)

شرح سلامِ رضا:

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی سے غمزدہ روتے ہوئے ہنسنے لگتے اور اپنے غموں کو بھول جاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمہ وقت مسکرانے کی عادت و خصلت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک سے چند مدنی

پھول چننے کو ملے۔ پہلا مدنی پھول یہ ہے کہ حضورِ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم اپنی بیٹی سے کس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی آمد پر فرمایا: ”میری بیٹی

کو مرحبا!“ اور پھر ان کو اپنے پاس بٹھایا۔ یقیناً بیٹی اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی

عظیم نعمت ہے۔ بعض نادان بیٹی کو اچھا نہیں سمجھتے، بیٹوں کی پیدائش پر تو خوب

خوشیاں مناتے ہیں مگر بیٹیوں کی پیدائش پر خوش نہیں ہوتے۔ یاد رکھئے! اسلام

ایسے مذموم خیالات کی اجازت نہیں دیتا۔ احادیثِ مبارکہ میں بیٹی کی بہت سی

فضیلتیں وارد ہیں، چنانچہ

بیٹی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرامینِ مصطفیٰ

﴿1﴾..... جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو

بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں: ”اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک ناتواں و کمزور جان ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، اس ناتواں جان کی پرورش کرنے والا قیامت تک مدد کیا جائے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب

البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ج ۸، ص ۲۸۵، حدیث ۱۳۴۸۴)

﴿2﴾..... جو بیٹیوں کے ذریعے (آزمائش میں) مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔ (صحیح

مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۴۱۴،

حدیث ۲۶۲۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک سے جو دوسرا مدنی

پھول ہمیں چُننے کو ملتا ہے وہ ہے راز کو پوشیدہ رکھنا کہ حضرت سیدہ فاطمہؑ الزہراء

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز ظاہر

نہیں کر سکتی۔ آج ہم میں سے بعض ایسی نادان بھی ہیں جو دوسروں کے رازوں کو

ظاہر کرتی اور عیبوں کو اُچھالتی ہیں۔ یاد رہے! مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق

یہ ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے رازوں کو پوشیدہ رکھے۔ اور راز کو پوشیدہ رکھنے کے

بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بڑی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ

راز چھپانے کے متعلق 2 احادیثِ مبارکہ

(۱).....مؤمن جب اپنے بھائی کا کوئی راز دیکھتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ج ۱، ص ۴۰۴، حدیث ۱۴۸۰)

(۲).....حضورِ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”بے شک تم اگر لوگوں کے رازوں کو تلاش کرو گے تو تم ان کو خراب کر دو گے یا ان کو خراب کرنے کے قریب کر دو گے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النهی عن التجسس، حدیث ۴۸۸۸، ص ۷۶۶)

میرے آقا سرِ محشر مرا پردہ رکھنا

راز عیبوں کا مرے فاش ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ، ص ۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ مبارک سے ہمیں یہ مدنی

پھول بھی چُننے کو ملا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے رسولِ مقبول، گلشنِ آمنہ کے مہکتے

پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب بھی عطا فرمایا ہے۔ جبھی تو جان لیا کہ

میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ میرے گھر والوں میں

سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی۔ اور بعد میں یہ بات اسی طرح ثابت بھی

ہوئی۔ اور علمِ غیب کا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں واضح ارشاد فرما دیا ہے۔

چنانچہ پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْرِ آیت نمبر 24 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب

(پ ۳۰، التکوید: ۲۴) بتانے میں بخیل نہیں۔

اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب

ہو اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اس سے مطلع فرماتے ہوں۔

ایک حدیثِ مبارک بھی ملاحظہ فرما لیجئے، چنانچہ تاجدارِ رسالت،

شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم پر ہماری اُمت پیش

فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں، مٹی میں جس طرح کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کون ہم پر ایمان لائے گا اور کون کفر

کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہنس کر کہنے لگے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہو گئی ہم تو ان

کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے۔ یہ خبر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی تو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی،

پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے علم میں طعن کرتے ہیں، اب سے

قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تم کو خبر دیں گے۔

(تَفْسِيْرُ الْبَغْوِي، پ ۴ آل عمران تحت الایة: ۱۷۹، ج ۱، ص ۴۵۴)

شارح مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنَی

فرماتے ہیں: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں طعن کرنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت تک کے واقعات سارے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔

(جَاءَ الْحَقُّ، ص ۶۳)

تم ملکینِ لامکاں ہو، اور حق کے راز داں ہو اِذْنِ رَبِّ سے غیب داں ہو، کیا ہے جو تم سے نہاں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صَلَوَةُ اللّٰہِ عَلَیْکَ
(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ، ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوبِ ربِّ ذوالجلال کا ظاہری وصال

حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

فرماتے ہیں: ایک دن رسولِ اکرمؐ، نبیِ مکرمؐ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدِ نابال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکم دیا سب کو نماز کے لئے بلاؤ، چنانچہ مہاجرین و انصار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد شریف میں جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی، پھر ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ (اُسے سن کر) دل ڈر گئے اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گیا: پھر ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم نے مجھے کیسا

نبی پایا؟“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہترین نبی ہیں، ہم پر باپ کی طرح لطف و کرم فرمانے والے، بھائی کی طرح ناصح اور شفیق ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیغامات پہنچادیئے، اور ہم تک اس کی وحی پہنچادی اور اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے بہتر و افضل جزا عطا فرمائے جو جزا وہ کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلہ لے لے۔ کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ قسم دی، پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا۔ تیسری بار ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے، میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے قیامت کے دن قصاص (ق۔ ص۔ ص) سے پہلے اپنا قصاص لے لے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں سے ایک بزرگ حضرت سیدنا عکاشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پہنچ کر عرض گزار ہوئے: میرے ماں

باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ بار بار قسم نہ دیتے تو ان میں سے کسی چیز پر اقدام کی جرأت نہ ہوتی۔ ایک غزوے میں، میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں فتح دی اور اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی، ہم واپس لوٹ رہے تھے کہ میری اُونٹنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُونٹنی کے قریب ہو گئی۔ میں نیچے اُتر اُتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پنڈلی مبارک کو چوم کر برکتیں حاصل کروں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شاخ اٹھا کر میرے پہلو میں مار دی، میں نہیں جانتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جان بوجھ کر ماری یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹنی کو مارنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں لاتا ہوں اس بات سے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں قصداً مارے۔ اے بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! حضرت فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر جاؤ اور پتلی لمبی شاخ لے کر آؤ۔ حضرت سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے سر پر ہاتھ رکھے پریشانی کے عالم میں کہتے جا رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی جان کا قصاص دیں گے! حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پہنچ کر دروازہ بجایا اور عرض کی: اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! مجھے پتلی لمبی شاخ دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے

فرمایا۔ اے بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! میرے والدِ محترم نے شاخ کیا کرنی ہے؟ نہ تو آج حج کا دن ہے اور نہ ہی کسی غزوے کا! عرض کی: اے سیدہ فاطمہ الزہراء (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! آپ اس معاملے سے غافل نہ رہئے جس میں آپ کے والد ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دین کو (تکمیل کے بعد) الوداع فرمانے والے اور یہ دنیا چھوڑ کر جانے والے ہیں اور اپنی جان کا قصاص دینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! کس کے دل نے یہ بات گوارا کر لی کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قصاص لے۔ اے بلال (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تم حسن و حسین (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کو اس شخص کے پاس لے جاؤ، وہ ان دونوں سے قصاص لے لے۔ حضرت بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (شاخ لے کر) مسجد میں (بارگاہ رسالت میں) حاضر ہوئے، حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے شاخ لے کر حضرت سیدنا عکاشہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پکڑا دی۔ حضرت ابوبکر و عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے عکاشہ! ہم تیرے سامنے کھڑے ہیں، ہم سے قصاص لے لو اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہ لو۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اے ابوبکر و عمر (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)! ٹھہرو، اللہ تعالیٰ تمہارا مقام و مرتبہ جانتا ہے۔ حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے عکاشہ! میں ابھی زندہ ہوں، میرا دل کیسے گوارا کرے گا کہ میرے

ہوتے تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قصاص لو! دیکھو! یہ رہی میری بیٹھ اور یہ رہا میرا پیٹ، مجھ سے قصاص لو اور مجھے 100 کوڑے مار لو مگر اللہ عزَّوجلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بدلہ مت لو، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم بیٹھ جاؤ، اللہ عزَّوجلَّ تمہارا مقام اور تمہاری نیت جانتا ہے۔ اب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عکاشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا آپ جانتے نہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں؟ ہم سے قصاص لینا ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قصاص لینا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تم دونوں بیٹھ جاؤ، اللہ عزَّوجلَّ تمہیں تمہارا یہ مقام نہ بھلائے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عکاشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اگر تم مارنا چاہتے ہو تو مار لو۔ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ نے مجھے مارا تھا تب میرے پیٹ پر کچھ نہ تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بطنِ اقدس سے کپڑا ہٹا دیا، یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رونے کی آواز بلند ہو گئی اور کہنے لگے: کیا عکاشہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بدلہ لیتے ہوئے دیکھنا گوارا کر لو گے؟ جب حضرت سیدنا عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطنِ انور کی پُر نور سفیدی دیکھی تو

بے تابانہ جسمِ اقدس سے لپٹ گئے اور عالمِ بے خودی میں بو سے لینے لگے اور عرض گزرا ہوئے، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قصاص لینے کی ہمت کس میں ہے؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مجھ سے قصاص لے لو یا مجھے معاف کر دو۔ عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنا حق معاف کیا اس امید پر کہ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن مجھے بھی معاف فرمائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جنت میں میرے پڑوسی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شیخ کی طرف دیکھ لے، یہ سنتے ہی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کھڑے ہوئے اور حضرت سیدنا عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بو سے دیتے ہوئے کہنے لگے: (اے عکاشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ!) تمہیں مبارک ہو، تم بلند درجات اور جنت میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت پا گئے۔

اسی دن سے حضور اکرمؐ، نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علیل ہو گئے اور 18 دن تک علیل رہے (اور مرض کو برکتیں لینے کی سعادت عطا فرماتے رہے) اس دوران صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے، اتوار کے دن مرض نے شدت اختیار کی، پھر پیر کے دن مرض نے اور شدت اختیار کی اللّٰہ تعالیٰ نے مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ارشاد فرمایا: میرے حبیب

میرے صفیٰ کی بارگاہ میں حاضری دو، ان کے پاس بڑی پیاری صورت میں جانا اور ان کی روح قبض کرنے میں نرمی کرنا۔ حضرت مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک اعرابی کی صورت میں دروازہ مقدسہ پر کھڑے ہو کر سلام کیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا، اے فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! تم اس شخص کو جواب دو۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے اللہ عزَّوَجَلَّ کے بندے! اللہ عزَّوَجَلَّ تیرے آنے کا تجھے اجر دے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طبیعت ٹھیک نہیں حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر اجازت طلب کی تو یہی جواب ملا۔ تیسری مرتبہ دروازہ بجا کر فرمایا میرا اندر آنا ضروری ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سنی تو پوچھا: دروازے پر کون ہے؟ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ایک شخص بار بار اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، تیسری مرتبہ جب میں نے اس کی آواز سنی تو میرے رُونگے (یعنی جسم کے بال) کھڑے ہو گئے اور اعضاء کا پھٹنے لگ گئے۔ ارشاد فرمایا: اے فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! تم جانتی ہو، دروازے پر کون ہے؟ یہ لذتوں کو ختم کرنے والا، جماعتوں میں جدائی ڈالنے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولاد کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران کرنے والا، قبروں کو آباد کرنے والا ہے یہ مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔“ اے مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام! اندر

آجاء، اللہ عزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام! تم میری زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہو یا رُوحِ قبض کرنے کے لئے؟ عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور رُوحِ مبارک کو لے جانے کا بھی حکم ہوا ہے مجھے اللہ عزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر بارگاہ میں حاضری نہ دوں نہ ہی بغیر اجازت رُوحِ مبارک قبض کروں، اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو ٹھیک ورنہ میں اپنے رب عزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: میرے محبوب جبریل علیہ السلام کو کہاں چھوڑ آئے۔ عرض کی: وہ آسمانِ دنیا پر ہیں اور فرشتے ان سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت کر رہے ہیں۔ ناگاہ (فوراً) حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے اور سرِ اُتور کے پاس بیٹھ گئے۔ حضورِ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! یہ دنیا سے گُوج کا وقت ہے جو کچھ میرے لئے اللہ عزَّوَجَلَّ کے پاس ہے مجھے اس کی بشارت دو۔ عرض کی: اے اللہ عزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ خوش ہو جائیں، میں آسمانوں کے دروازے کھلے چھوڑ آیا ہوں، فرشتے صف در صف، دست بستہ، سلامتی کی دعائیں کرتے، خوشبو میں بسے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رُوحِ مبارک

کے استقبال کی خاطر منتظر کھڑے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب تعریفیں میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! مجھے اور خوشخبری دو۔ عرض کی: میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جنتوں کے دروازے کھلے ہیں، اس کی نہریں جاری ہیں، اس کے درخت پھلوں سے لدے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روح مبارک کے استقبال کے لئے حوریں آراستہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔ اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! مجھے اور خوشی کی خبر سناؤ۔ عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام مزید عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! میں نے تمام انبیائے کرام اور امتوں پر جنت حرام کر دی ہے یہاں تک کہ آپ اور آپ کی اُمت اس میں داخل ہو جائے۔ (یہ سن کر) فرمایا: اب میرا دل خوش ہو گیا ہے لہذا اے مَلِکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام! جس کا تمہیں حکم ہوا وہ کرو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل کون دے، کن کپڑوں میں کفن دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نماز کون پڑھے

اور قبر میں کون داخل کرے؟ فرمایا: اے علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ مجھے غسل دینا اور فضل بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پانی ڈالیں اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے ساتھ ہوں گے۔ جب تم میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جتنی خوشبو لائیں گے۔ جب تم مجھے چار پانی پر لٹا دو تو مجھے مسجد میں رکھ کر چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے میرا رب فوق العرش سے (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) مجھ پر دُرود بھیجے گا پھر جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پھر میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر دیگر ملائکہ عَلَیْہِمُ السَّلَام گروہ درگروہ، اس کے بعد تم صف در صف کھڑے ہونا اور مجھ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھے۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: بابا جان! آج جدائی کا دن ہے تو میری آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! تم مجھے قیامت کے روز حوض کے پاس ملنا جہاں میں اپنے امتیوں میں سے حوض پر آنے والوں کو پانی پلا رہا ہوں گا۔ عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں وہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات نہ کر سکوں تو؟ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میزان کے پاس مجھے ملنا میں اپنے امتیوں کی شفاعت کر رہا ہوں گا۔ عرض کی: اگر وہاں نہ پاؤں تو کہاں ملوں؟ ارشاد فرمایا: تم پل صراط کے پاس مجھے مل لینا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور یہ صدا بلند کر رہا ہوں گا، ”رَبِّیْ سَلِّمْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ“ یعنی اے

میرے ربَّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کو آگ سے سلامتی کے ساتھ گزار دے۔“

اس کے بعد مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَیْهِ السَّلَام نے رُوح قبض کرنی شروع کی، جب رُوح ناف تک پہنچی تو حضورِ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہائے! کیسی سختی کا وقت ہے۔ حضرت سَیِّدَہ فَاطِمَةُ الرَّضَا ہر اَعْرَضَی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بے تابانہ پکارا: ہائے! میرے بابا جان کی تکلیف! جب رُوح مبارک مقدّس بطن سے جدا ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وصیّت کے مطابق عمل کیا گیا اور حضرات ابوبکر صدیق، علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے قبرِ انور میں اُتارا اور تدفین کر دی، جب صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو حضرت سَیِّدَہ فَاطِمَةُ الرَّضَا ہر اَعْرَضَی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت سَیِّدِنا عَلِیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اے ابوالحسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! تم لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دفن کر دیا؟ فرمایا: ہاں۔ حضرت سَیِّدَہ فَاطِمَةُ الرَّضَا ہر اَعْرَضَی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: تمہارے دلوں نے کس طرح گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی ڈالو؟ کیا تمہارے سینوں میں حضورِ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے رحم نہ تھا؟ کیا وہ بھلائی کی باتیں سکھانے والے نہ تھے؟

حضرت سَیِّدِنا عَلِیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے فَاطِمَةُ الرَّضَا ہر اَعْرَضَی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیوں نہیں، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ٹالا نہیں جاسکتا۔ حضرت سَیِّدِنا

فَاطِمَةُ الرَّهْمَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَوْتِے ہوئے فرمانے لگیں: ہائے بابا جان!
اب جبریل کبھی نہیں آئیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ، باب الحاء، بقية اخبار حسن
بن علی رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۱۹۱، الحديث ۲۶۱۰، ملخصاً وملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ کیسا رقت انگیز منظر ہوگا جب سید دو
عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے تشریف لے گئے ہوں گے! صحابہ کرام
رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا ہوگا اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رَضِيَ اللہُ تَعَالَى
عَنْہَا کی قلبی کیفیت کیا ہوگی؟ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جدائی سے آپ
رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا کا دل رنج و غم سے گھائل ہوا ہوگا!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکارِ دو عالم
صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حقوق العباد کے بارے میں کس قدر محتاط تھے۔
گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود فرمایا کہ ”اے مسلمانوں کے گروہ! میں
تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے،
میری طرف سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ کھڑا ہو اور مجھ سے بدلہ
لے لے“ اس فرمانِ عالیشان میں ہمارے لئے درس و نصیحت کے کتنے مدنی
پھول ہیں۔ ہم غور کریں کہ ہماری حالت کیا ہے؟ اور ہم لوگوں کے کتنے حقوق

پامال کرتے ہیں؟ ہمارے اَسلافِ کرامِ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عادتِ مبارکہ تھی کہ وہ حقوق العباد سے بہت ڈرتے تھے خواہ معمولی سی چیز مثلاً کسی کا خلال (دانت کریدنے کا تنکا) یا سوئی ہی ہو تو اس سے بھی ڈرتے تھے۔ خصوصاً جب اپنے اعمال کا مُحاسبہ فرماتے تو خوفِ خدا کے سبب بے قرار ہو جاتے کہ ہمارے پاس تو کوئی ایسی نیکی نہیں جسے مخالف کو اس کے حق کے بدلے قیامت کے دن دے کر راضی کیا جائے۔ بسا اوقات کسی ایک ہی بے انصافی کے عوض ظالم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق کی اَہَمِّیَّت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم، نازک اور اس میں کوتاہی سخت تشویشناک ہے۔ بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (یعنی اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے اگر وہ اپنے فضل و کرم سے چاہے گا تو اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرما دے گا مگر بندوں کے حقوق کو اس وقت تک معاف نہ فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو معاف نہ کر دیں۔ لہذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کر لینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

حُقوقِ العباد کی معافی کا طریقہ

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ حُقوقِ العباد کی معافی کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حقوقِ العباد معاف ہونے کی دو صورتیں ہیں: (۱)..... جو قابلِ ادا ہے ادا کرنا ورنہ ان سے معافی چاہنا۔ (۲)..... صاحبِ حق بلا معاوضہ لئے معاف کر دے۔

اور بعض طُرُقِ جامعہ جن سے حُقوقِ اللہ و حقوقِ العباد باذنِ اللہ تعالیٰ سب معاف ہو جاتے ہیں مثلاً (جس سے اُس کا کوئی حق معاف کرنا ہے اس سے اس طرح کہے: ”چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا جو گناہ ایک مرد دوسرے کا کر سکتا ہے جان مال عزت آبرو ہر شے کے متعلق اس میں سے جو تیرا میں نے گناہ کیا ہو سب مجھے معاف کر دے۔“ (فتاویٰ رضویہ (مُخَرَّجہ)، ج ۲۴، ص ۳۷۴-۳۷۳، ملقطاً)

مفلس کون.....؟

حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے پوچھا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟“ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمُ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس کے پاس درہم و متاع نہ ہو وہ مفلس ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَالْهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے اور اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہو کسی کا مال کھایا ہو، کسی کا خون بہایا ہو، کسی کو مارا ہو (تومذعی آجائیں اور عرض کریں کہ پروردگار! اس نے مجھے گالی دی، اس نے مجھے مارا، اس نے میرا مال کھایا، اس نے میرا خون کیا) تو اس کی نیکیاں ان مذعیوں کو دے دی جائیں گی اگر لوگوں کے حقوق جو اس پر ہیں ان کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والاداب، باب تحريم الظلم، ص ۱۰۰۰، حدیث ۲۵۸۱)

یعنی حقیقت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے روز باوجود نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہونے کے وہ خالی کا خالی رہ جائے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن اُمّیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو اور نہ ہی وہ شخص جس پر کوئی ظلم ہوا ہو حتیٰ کہ میں اس (یعنی مظلوم) کے لئے اس (یعنی ظالم) سے قصاص لے لوں۔

(تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّبِیْنَ، وَمِنْ اخْلَاقِهِمْ کَثْرَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ... الخ، ص ۴۷)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318

صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائل دُعا“ صَفْحَہ 155 پر رَئِیسُ الْمُتَكَلِّمِیْنَ

مولانا تقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ نَقْل فرماتے ہیں: سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں: بنی اسرائیل سات برس قَحْطُ میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مردوں اور بچوں کو کھانے لگے، ہمیشہ پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ دُعا مانگتے اور روتے مگر رحمتِ الہی ان کے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی یہاں تک کہ ان کے پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ پر وحی ہوئی اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبانیں دُعا کرتے کرتے گونگی ہو جائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حق واپس نہ کر دیں۔ پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کئے، اسی دن مینہ برسا۔ (احیاءُ عُلُومِ الدِّیْن، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی فی آداب الدعاء وفضله... الخ، ج ۱، ص ۴۰۶)

حُقوقِ العباد کے حوالے سے "فکرِ مدینہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کبھی اس طرح اپنا مُحاسبہ کیجئے کہ میری ذات سے کتنے ہی لوگوں کے شرعی حقوق وابستہ ہیں؟۔۔۔ مثلاً ماں، باپ، بچوں، بچوں کے ابو، منسوب، قرابت داروں، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مُرشد، اُستاذ، شاگرد اور ماتحت لوگوں کے حقوق۔۔۔ لیکن افسوس! میں ان کے حقوق کَمَا حَقُّہ ادا کرنے میں ناکام رہی، میں سعادت مند بیٹی، شفیق ماں، مثالی بیوی، بے ضرر

پڑوس، سچی مریدنی، کامیاب اُستانی، مثالی طالبہ اور بہترین ذمہ دار بننے میں کامیاب نہ ہو سکی۔

ان کے حقوق پورے کرنا تو ایک طرف رہا، میں نے تو ان میں سے کسی کو گالی بھی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال ناحق کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف دی، کسی کو مار پیٹا، کسی کا قرض دبا لیا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کی، کسی کا نام بگاڑا، کسی کی چیز بلا اجازت، باوجود اسے ناگوار گزرنے کے استعمال کی، کسی ماتحت کی حق تلفی کی اور باوجود قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نہ نکالا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

آہ صد آہ! میں نے جن لوگوں کے حقوق تلف کئے۔۔۔ یا۔۔۔ ان پر ظلم کیا، اگر قیامت کے دن ان سب نے میرے خلاف بارگاہِ الہی میں دعویٰ کر ڈالا تو مجھے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ میری گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔ ہائے افسوس! میرے پاس تو پہلے ہی نیکیوں کا فقدان (یعنی کمی) ہے اتنے سارے لوگوں کے حقوق کے بدلے میں دینے کے لئے نیکیاں کہاں سے لاؤں گی اور ان سب کے گناہوں کا بوجھ میں کس طرح برداشت کر پاؤں گی، آہ! میرا کیا بنے گا؟۔۔۔ نہیں، نہیں، میں جلد از جلد اپنے بچنے کی کوئی صورت نکالوں گی، جس کے لئے میں ان سب سے اپنے حقوق معاف کر دینے کی درخواست کروں

کی، ان پر کئے گئے ظلم کا ازالہ کروں گی، کسی نہ کسی طرح ان سب کو راضی کر لوں گی، تاکہ میدانِ محشر کے کُربِ ناک (یعنی بے قراری کے) ماحول میں مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذرا سا کاغذ پھٹنے پر معذرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! اس پُر فتن دور میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں کہ جو حقوق العباد کا اس قدر خیال رکھتی ہیں کہ ان کے واقعات پڑھ یا سن کر دورِ اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 101 صفحات پر مشتمل کتاب ”تعارفِ امیرِ اہلسنت“ صفحہ 70 پر ہے کہ دورہ حدیث (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) کے ایک طالبِ علم کی فتاویٰ رَضْوِیہ شریف کی ایک جلد چند دن امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضْوِیہ شریف کی جلد مع رُقعة جب واپس فرمائی تو طالبِ علم رُقعة پڑھ کر ششدر رہ گئے اور جذباتِ تاثر سے ان کی پلکیں بھیگ گئیں۔ (مضمون کچھ یوں تھا)

میرے پیٹھے مَدَنی بیٹے زیدِ مَجْدُہ کی خدمت میں شکریہ بھرا

سلام، آپ کے فتاویٰ رَضْوِیہ شریف سے مطلوبہ عبارات کے علاوہ بھی استفادہ

کیا، خاص خاص کلمات و فقرات کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مجاز (یعنی باختیار) نہ ہونے کے باعث مُجْتَنِب (یعنی رُکّا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بصدِ امت، معذرت خواہ ہوں، اُمید ہے معافی کی خیرات سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ علاوہ ازیں بھی جو حقوق تَلَف ہوئے ہوں مُعاف فرما دیجئے۔ دین ہو تو وصول کر لیجئے (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بنتی ہو تو لے لیجئے)۔ دُعائے مغفرت سے نوازتے رہئے۔ وَالسَّلَامُ مَعَ الْاُكْرَامِ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صاحبِ جود و نوال، شاہِ خوشِ حِصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال تو کیا ہوا گویا خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر کوہِ غم و الم ٹوٹ پڑا، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ

فراقِ رسول پر بے چینی و اضطراب

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادیِ کوئین حضرت سیدہ شفا فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی اپنے وصال سے قبل صرف ایک بار ہی مسکراتی

دیکھی گئیں۔ (جذبُ الْقُلُوبِ (مترجم)، ص ۲۳۱)

آپ کے بچر کا غم کاش رُلائے مجھ کو
خون روتا رہوں سرکار! رسولِ عَرَبی

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت، ص ۳۲۵)

حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غم و جدائی کی مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی صحبت سے
پریشان ہو کر تنہائی اختیار کر کے بَیْتُ الْحُزْن میں قیام پذیر ہو گئی تھیں۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّة (مترجم)، ج ۲، باب اول در ذکر اولاد کرام، ص ۶۲۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت سیدہ فاطمۃ

الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فراق
میں خلوت اختیار کر لی۔ گوشہ نشینی و تنہائی کی بھی کئی برکات ہیں، چنانچہ فقیہِ اعظم
ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیِ خلوت کے
فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب آدمی علاقِ دنیویہ سے الگ ہو کر
ایک گوشے میں رہنا اختیار کرتا ہے تو ہزاروں لایعنی باتوں سے نجات پا جاتا ہے
اور دل ایک طرف متوجہ ہوتا ہے اب آدمی اگر متوجہ الی اللہ ہے تو یہ قوی سے قوی
تر ہوگی اس میں ثبات و استحکام ہوگا اس تعلق میں جتنی قوت اور استمرار ہوگا اسی
قدر انوارِ الہی و اسرارِ الہی کا انکشاف ہوگا۔ آدمی جب لوگوں سے احتِلاط رکھتا

ہے تو لامحالہ ہزاروں طرح کے معاملات درپیش ہوتے ہیں۔ کسی کی محبت، کسی سے عداوت، کسی سے لڑائی، کبھی کسی سے خوش، کبھی کسی سے ناراض، کبھی غم، کبھی فکرِ نان و خورش، لباس و سکنی وغیرہ وغیرہ، خصوصاً متعلقین سے روابط اور ان روابط کے اثرات دل پر پڑتے ہیں۔ جس سے دل کی توجہ بٹتی ہے پھر جذبات کی تکمیل کی خواہش اور اس خواہش کے لئے جد و جہد۔ اس میں معرکہ آرائیاں، ہیجانِ نفس کا باعث ہو سکتے ہیں اور پھر اس سے جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔

خلوت میں جا کر آدمی خود بخود کتنے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسے ہر شخص جانتا ہے اور گناہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے ساتھ تعلق میں کتنے حارج ہیں یہ کسی سے مخفی (یعنی پوشیدہ) نہیں اس لئے خلوت سے بڑھ کر گناہوں سے روکنے والی کوئی چیز نہیں۔ (نُزْهَةُ الْقَارِي شرح صحيح البخاري، باب كيف كان بدء الوحى، ج ۱، ص ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کا غم و اَلَم

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا تو حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا (شدّت غم کے سبب) فرمانے لگیں۔ ہائے بابا جان! آپ صَلَّی اللَّهُ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے ربَّ عَزَّوَجَلَّ کے بلاوے کو قبول کر لیا، ہائے بابا جان! جنت الفردوس آپ کا مقام ہو گیا، ہائے بابا جان! ہم جبریل عَلَیْهِ السَّلَام کو تعزیت دیتے ہیں۔ (صَحِيْحُ ابْنِ جَبَّان، کتاب التَّارِیْخ، ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمَدْحُضِ... الخ ص ۱۷۶۵، حدیث ۶۶۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نوحہ اور بے صبری میں فرق

شَارِحِ مَشْکُوۃ، حَکِیْمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی
اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: سَیِّدَہ (فاطمہ) رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہ الفاظ نہ تو نوحہ ہیں نہ بے صبری، بلکہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فراق پر بے چینی ہے جو بذاتِ خود عبادت ہے۔ نوحہ یہ ہے کہ مِیّت کے ایسے اوصاف بیان کئے جاویں جو اس میں نہ ہوں اور پیٹا جاوے۔ بے صبری یہ ہے کہ ربِّ تعالیٰ کی شکایت کی جاوے۔ جنابِ سَیِّدَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا ان دونوں سے محفوظ ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں:

﴿1﴾..... حضرت سَیِّدُنا آدَم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فِرَاقِ جَنّت میں۔

﴿2,3﴾..... حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و حضرت سَیِّدُنا یحٰی

عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خَوْفِ خدائیں ﴿4﴾..... حضرت سَیِّدُنا فاطمہؑ

الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرِاقِ رَسُولٍ فِي أَوْسَافِهِ..... حضرت سیدنا امام زین العابدین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پیاس یاد کر کے۔

جناب سیدہ زینب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی تھیں:
 صَبَّتْ عَلَى مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا
 صَبَّتْ عَلَى الْآيَامِ صِرُنَ لَيَالِيًا
 ترجمہ: مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر روزِ روشن پر پڑتیں تو وہ شبِ تاریک بن جاتے۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَةِ الْمَصَائِبِ، کتاب الفضائل والشمائل، باب، ج ۸، ص ۲۹۱)

دن رات بجز یار میں آہیں بھرا کروں
 رویا کروں فراق میں زار و قطار میں
 (وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت، ص ۴۰۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی قلبی کیفیت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب محبوبِ کریم عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا وصال ہو گیا اور آپ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مزار پر حاضر ہوئیں، خاکِ اقدس کی مٹھی بھری، آنکھوں پر لگائی، آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور زبانِ اقدس، غمِ دل کو ان الفاظ میں ڈھالنے لگی۔

(۱)..... اس شخص پر کیا ملامت ہو سکتی ہے جس نے تڑبت احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سونگھا ہے کہ وہ رہتی دنیا تک قیمتی سے قیمتی خوشبوؤں کو نہ سونگھے۔ محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسدِ اطہر سے خاکِ تڑبت میں بسنے والی خوشبو اُس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوسری خوشبوؤں سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔

(۲)..... مجھ پر مصائب و شدائد کی وہ سیاہ راتیں آن پڑی ہیں کہ ان کو دنوں پر ڈالاجاتا تو راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔ (الْوَفَا بِأَحْوَالِ الْمُصْطَفَى (مترجم)، ابواب وصالِ مصطفیٰ، چالیسواں باب بعد وصالِ حضرت

فاطمہ کی کیفیت، ص ۸۳۱)

دَاغِ مُفَارَقَتِ تَوَلَّاهُ كَاش! اب ایسا ہو

رویا کروں فراق میں زار و قطار میں

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت، ص ۴۰۹)

صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

میت پر رونا کیسا؟

شارح مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِیٰ فرماتے ہیں: میت پر آواز سے یا صرف آنسوؤں سے رونا جائز ہے بلکہ مردے کے بعض فضائل بیان کرنا بھی درست ہے جیسے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضور پر روتے ہوئے فرمایا تھا: ابا جان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنت میں چلے گئے۔ اب وحی آنا بند ہو گئی وغیرہ۔ ہاں! اس پر سریا سیدہ کوٹنا، منہ پر تھپڑ لگانا، بال نوچنا، اس کے جھوٹے اوصاف بیان کرنا جیسے ہائے میرے پہاڑ، ہائے! کالی گھوڑی کے سوار۔ یہ سب حرام ہے کہ نوحہ میں داخل ہے۔ (مِرَاۃُ الْمَنَاجِیْحِ شَرْحُ مَشْکُوۃِ الْمَصَابِیْحِ، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ج ۲، ص ۴۹۹)

نوحہ کی تعریف

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 854 پر صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِیٰ فرماتے ہیں: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے یوہیں وَاوِیلا،

وَأَمُصِيبَتَا كَهْمَ كَے چلا نا۔

(بہارِ شریعت، کتاب الجنائز، تعزیت کا بیان، ج ۱، حصہ ۴، ص ۸۵۴)

نوحہ کرنے کا عذاب

شہنشاہِ خوشِ نصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: نوحہ کرنے والی عورت قیامت والے دن اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گی کہ اس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہوں گے اور اس پر خارش کا گرتا اور لعنت کی چادر ہوگی وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھے چٹختے اور چلا تے ہوئے کہے گی: ہائے بربادی۔ مالک عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: اٰمِن (یعنی ایسا ہی ہو)۔ پھر اس (یعنی رونے پٹنے) میں سے اس کا حصہ جہنم کی آگ ہوگی۔ (کنز العمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۶۰، حدیث ۴۲۴۴۷)

سرکارِ والا تبار، ہم بے گسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی۔“

(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف اللام، ج ۶، ص ۳۲، حدیث ۱۷۰۵۸)

ایک سید زادے ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت امام حَسَن

بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَحْرَن جو دو سخاوت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں بھی مہاجرین کی عورتیں نوحہ کرتی تھیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا! نہیں۔ پھر فرمایا: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عورت روتی ہوئی بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئی جس کا باپ، بیٹا اور بھائی جنگ میں شہید ہو گئے تھے، حضورِ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے استفسار فرمایا: ”تجھے کس مصیبت نے رُلایا ہے؟“ اس نے عرض کی: ”میرے گھر کے تمام مرد فوت ہو گئے۔“ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔“ اس نے عرض کی: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب میرے لئے جنت ہے تو میں آج کے بعد کبھی نہ روؤں گی۔“ (قُرَّةُ الْعُیُونِ وَمُفَرِّحُ الْقُلُوبِ الْمَحْزُونُ مَعَ الدُّرُوضِ الْفَائِقِ، الباب

السادس فی عقوبة النائحة، ص ۳۹۲)

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ”وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں) جو اپنے منہ پر طمانچے مارے، گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح وَاوِیلا مچائے۔“ (صحیح البخاری،

کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجيوب، ص ۳۶۶، حدیث ۱۲۹۴)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ

تَرْجَمَةٍ كُنُزُ الْإِيمَانِ: صابروں ہی کو ان کا

حِساب ۱۰ (پ ۲۳ الزمر: ۱۰) ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی۔

بچے کی موت پر صبر کرنا

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت سے جس کا بچہ فوت ہو گیا تھا، اس طرح ارشاد فرمائے گا: ”اے میری بندی! میں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوح محفوظ میں کر چکا تھا اور جب میں نے اس کی رُوح قبض کی تو تیرے دل نے جَوَّع و فَرَّع نہ کی اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سُن! آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے گھر یعنی جنت میں اکٹھا کر دیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم و ملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔“ (قرة العيون ومفرح القلب المحزون مع الروض الفائق، الباب السادس في عقوبة النائحة، ص ۳۹۵)

جنت میں گھر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے غُیوب، مُرْتَضَیِّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (سب کچھ جاننے کے باوجود) فرشتوں سے استفسار فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں!

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میرا بندہ کیا کہہ رہا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری حمد کر رہا تھا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھ رہا تھا تو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْد رکھو۔ (جمع

الجوامع، قسم الأقوال، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۲۴۹، حدیث ۱۸۰۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے پردگی سے توبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے مدنی ماحول ضروری ہے ورنہ عارضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے فقدان (یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ماحول میں رہنے بسنے کی برکت سے متعہد اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمائیے، چٹانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِ لباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ

ہونے سے پہلے T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یوں میرے صبح و شام غفلت و معصیت میں بسر ہو رہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنَا تَوَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! میں خوابِ غفلت سے بیدار ہو گئی۔ ان بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسولؐ کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردگی سے پکی توبہ کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی بُرُق میرے لباس کا حصہ بن گیا۔ وہ بے لگام زبان جو پہلے گانے گنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! نعتِ مصطفیٰؐ سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مشاورت کی خادمہ کے طور پر سنتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱)

کئی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الہی! ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عقیقی میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۱۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ایسی اسلامی بہن جو

گناہوں کے دلدل میں پھنسی ہوئی تھی اس کو خوفِ خدا جیسی عظیم دولت مل گئی۔
 بے پردگی سے توبہ کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ آپ بھی مکتبہ المدینہ سے جاری
 ہونے والے بیانات کی کیسٹیں خود بھی سنیں اور اپنے محارمِ رشتہ داروں کو بھی تحفہ
 پیش کریں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی
 بھی دعوت دیتی رہیں کہ اگر آپ کے دعوت دینے سے کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور
 وہ اجتماع میں شرکت کر کے قرآن و سنت کی راہ پر آگئی تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہو
 گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا مدنی ذہن بنالے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے
 لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا
 کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے اپنے محارم کو، جن کی عمر 22 سال یا اس
 سے زیادہ ہے، ”مدنی قافلوں“ میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۱۹۳)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

تیل ڈالنے کے مَدَنی پھول

❁ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے“ (ابوداؤد ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۴۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (أَشْعَةُ اللَّمَعَاتِ ج ۳ ص ۶۱۷) بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبو ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ ❁ حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُحَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دماغ تر اور حافظہ قوی ہوتا ہے ❁ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوں (یعنی اُبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دور ہوتا ہے“ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۲۸ حدیث ۳۶۹) ❁ ”كَنَزُ الْعُمَالِ“ میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اُبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سر مبارک پر لگاتے تھے۔ (كَنَزُ الْعُمَالِ ج ۷ ص ۴۶ رقم ۱۸۲۹۵ (۷۶۲۹)

بیان نمبر 12

خاتونِ جنت کا وصالِ مبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاتونِ جنت کا وصال مبارک

موتیوں کا تاج

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 308
صفحات پر مشتمل کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 72 پر شیخ طریقت،
امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار
قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اِنتقال
کے بعد حضرت سیدنا ابوعباس احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو اہل شیراز میں
سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جتنی لباس میں
ملبوس ”شیراز“ کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے
نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ
فرمایا؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! میں کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرتا تھا۔
یہی عمل کام آ گیا کہ اللہ رب العزت عزوجل نے میری مغفرت کردی اور
مجھے تاج پہنا کر داخلِ جنت فرمایا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ، ص ۱۲۳، ملخصاً)

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
 تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفاتِ سیدہ کی خبر

حضرت سیدُ ناعبد اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں:
 رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی، خاتونِ جنت حضرت
 سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ”اَنْتِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لِحُوْقَابِیْ
 یعنی میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم (وفات پا کر) مجھ سے ملو گی۔“ (حِلِیَۃُ
 الْاَوَّلِیَّاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَّاءِ، ذکر النساء الصحابیات، فاطمة بنت رسول اللہ،
 ج ۲، ص ۵۰، حدیث ۱۴۴۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر ارشاد فرمائی کہ ”میرے اہل میں سے سب سے پہلے
 تم مجھ سے ملو گی۔“ غیب کیا ہوتا ہے؟ آئیے! سنئے، چنانچہ مفسرِ شہیر، حکیمِ اُمت
 مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیب کے (لفظی) معنی غائب
 یعنی چُھپی ہوئی چیز۔ اصطلاح (مخصوص۔ مرادی معنی) میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو
 کہ ظاہری باطنی حواس (محسوس کرنے کی قوتوں) اور عقل سے چُھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ،

ناک، کان وغیرہ سے معلوم ہو سکے اور نہ غور و فکر سے عقل میں آ سکے۔ (تفسیرِ

نعیمی، ج ۱، ص ۱۲۷)

مثلاً جنت ہمارے لئے اس وقت غیب ہے کیونکہ اس کو ہم حواس (یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے معلوم ہی نہیں کر سکتے۔

حضرت سیدنا امام عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”غیب سے مراد پوشیدہ شے ہے کہ حس اس کا ادراک نہ کر سکے (حواسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے سے نہ جانا جاسکے) اور بداہتِ عقل اس کا تقاضا نہیں کرتی۔“ (تفسیرُ البیضاوی، ج ۱، ص ۱۸۰)

ایمان افروز خواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میرے مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ آئیے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز خواب ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی سعادت ملی، ہمت کر کے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو علمِ غیب

ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اس کے بعد سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آیتِ قرآنی سنائی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبِ ہائے مبارکہ سے تلاوت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوش آوازی اور ادائیگی حروف کا حُسنِ اُسلوب (یعنی حروف کی اپنے مخارج سے ادائیگی کی خوبصورتی) مرحبا! ایسی عمدہ اور شیریں آواز و قراءت میں نے کبھی نہیں سنی، آیتِ شریفہ میں بھول گیا ہوں، ہاں! اتنا یاد پڑتا ہے کہ اُس کے آخر میں لفظ ”بِضْنِین“ تھا اس پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْرِ کی آیت نمبر ۱۰ بل بارہ (24) سنائی، ”وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضْنِینِ ﴿۳۰﴾“ وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے، ہاں! ہاں! یہی آیتِ کریمہ تھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کو آیتِ کریمہ کا ترجمہ بتایا اور فرمایا کہ یقیناً سرکارِ دِو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت و عنایت سے علمِ غیب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے کوئی اس وسو سے میں نہ پڑے کہ لو بھئی! خوابوں سے علمِ غیب ثابت کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ غیر نبی کا دیکھا ہوا خواب تو حُجّت (یعنی دلیل) ہی نہیں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ واقعی ہر مسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا، مگر یہاں خواب سے نہیں، خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قرآنی آیت سے علمِ غیب کا

ثبوت پیش کیا جا رہا ہے اور وہ آیتِ کریمہ واقعی علمِ غیبِ مصطفیٰ پر دال (یعنی دلیل) ہے۔ لہذا ذکر کردہ آیت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيٍّ ۝ تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکویر: ۲۴)

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بتائے گا وہی جس کو علم ہوگا۔ تو بلا شک و شبہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کی عنایت سے رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علمِ غیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔ عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش از امام اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ)

شرحِ کلامِ رضا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی شانِ عظمت نشان

کے کیا کہنے! شبِ معراج عینِ جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پروردگار کا دیدار کیا، تو یوں اللہ

عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبِ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح نہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پہلے ہی غیبی خبر عطا فرمادی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اب یہ ملاحظہ فرمائیے کہ وصالِ مصطفیٰ کے بعد خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کیفیت کیا تھی؟

غمِ مصطفیٰ کا غلبہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئین حضرت سیدہ ثناء فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غمِ مصطفیٰ کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیدہ ثناء خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدہ ثناء اَسْمَاء بنت

عمیس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَر رَحْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے گھوڑی کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا اتان کر سپدہ خاتونِ جنت رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دکھایا۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (جَذْبُ الْقُلُوبِ (مُتَرْجَم)، ص ۲۳۱)

چُو زہرا باش از مخلوق رُو پوش

کہ در آغوش شبیرے بہ بنی

یعنی حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار بنو،

تاکہ اپنی گود میں حضرت سیدنا شبیر نامدار، امام حسین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسی اولاد دیکھو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کتنی اسلامی بہنیں پردہ کرتی ہیں۔

ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے۔ شرعی پردہ کرتے ہوئے جھک

محسوس ہوتی ہے۔ کیا ایسے حالات میں شرعی پردہ ترک کر دیا جائے؟ نہیں،

شرعی پردہ ہرگز ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردگی سخت گناہ۔ پردہ

کرنے میں جتنی تکلیف زیادہ ہوگی اتنا ہی ثواب بھی اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ

ملے گا۔ منقول ہے: أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں رَحمت زیادہ ہو۔“ (كَشَفُ الْخِفاءِ، حرف الهمزة مع الفاء، ج ۱، ص ۱۴۱، حدیث ۴۵۹)

شیخ الاسلام حافظ محمد الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (ن۔ و۔ وی) عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عبادت میں مشقّت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شَرْحُ صَحِيحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِی، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام..... الخ، ج ۱، ص ۳۹۰)

نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: افضل عمل وہ ہے جس پر نفوس کو مجبور کیا جائے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، الشطر الاول، ج ۴، ص ۷۵)

حضرت سیدنا ابراہیم بن اڈہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَم فرماتے ہیں:

”حشر میں وہ عمل وِزَن دار ہوگا جو دنیا میں دشوار محسوس ہوتا ہے۔“

(تَذْكِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ، مترجم)، ص ۷۲)

ہاں! اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! مُفَسِّر

شہیر، حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنّان ”نورُ الْعِرْفَان“

صَفْحہ 772 پر فرماتے ہیں: ”جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری،

”مجھو اُس کے دل میں نفاق ہے، رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔“ (تفسیر نور

العرفان، پ ۱۰، التوبة، تحت الاية: ۸۱، ص ۷۷۲)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بعض اسلامی بہنیں یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ بس ”ہمارے لئے

دل کا پردہ کافی ہے“ یہ کہنا درست نہیں، درست کیوں نہیں؟ آئیے! ملاحظہ

فرمائیے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397

صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 193

پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد

الیاس عطاء قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”یہ شیطان کا بہت

بڑا اور بُرا وار ہے اور اس قول بدتر از بول میں اُن قرآنی آیاتِ مبارکہ کے

انکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً

پارہ 22 سُورۃُ الْاَحْزَابِ آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا، ترجمہ کنز الایمان: اور

اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

اسی سورۃُ مُبَارَکہ کی آیت نمبر 59 میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے نبی! اپنی

بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا

ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں..... اِلَخ۔ سُورۃُ النُّور کی آیت نمبر 31 میں

ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں..... اَلْبَخ۔ جو جسم کے پردے کا مُطْلَقاً انکار کرے اور کہے کہ ”صُرْفِ دِل کا پردہ ہونا چاہیے“ اُس کا ایمان جاتا رہا۔ شادی شدہ تھی تو نکاح بھی ٹوٹ گیا کسی کی مُرید تھی تو بیعت بھی ختم ہوئی اگر فرض حج کر لیا تھا تو وہ بھی گیا نیز گزشتہ زندگی کے تمام نیک اعمال برباد ہو گئے۔ اپنے اس کُفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو اور شوہر اوّل ہی سے نئے سرے سے نکاح کرے۔ (ہاں! اگر شوہر اوّل نکاح کرنا نہ چاہے تو کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے) اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامع شرائط پیر سے بیعت ہو جائے۔ البتہ اگر کوئی پردہ کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکم کُفر نہیں۔

کفر سے توبہ نیز تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ 16 صفحات کے مختصر رسالے ”28 کلمات کفر“ سے دیکھ لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حقیقت تو یہ ہے کہ ”ظاہر“ دل کا نمائندہ ہے، دل اچھا ہوگا تو اس کا اثر خارج میں بھی ظاہر ہوگا لہذا پردہ ہی کرے گی جس کا دل اچھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا، چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّت

فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہو محض باطل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۶۰۵)

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گلوچوں میں مت پھرتی رہو
اپنے دیور جیٹھ سے پردہ کرو اُن سے ہرگز بے تکلف مت بنو
ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی
(وسائل بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی وصیتیں

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے وصال سے قبل دو وصیتیں فرمائیں: (۱)..... حضرت سیدہ ناعلیٰ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد آپ حضرت اُمّامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کر لیں، چنانچہ حضرت سیدہ ناعلیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرت سیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وصیت پر عمل کیا۔ یہ نکاح زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اہتمام سے ہوا۔ (اکمال (مترجم) مع مراۃ المناجیح، ج ۸، ص ۷، مُلَخَّصاً)

(۲)..... جب میں دُنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دفن کریں تاکہ میرے جنازے پر نا محرم کی نظر نہ پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۷)

خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل وَصِیت فرمائی، وَصِیت کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے کیا فضائل ہیں؟ آئیے! ملاحظہ فرمائیے!

وصیت کسے کہتے ہیں؟

بہارِ شریعت میں ہے: وَصِیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(بہارِ شریعت، وصیت کا بیان، ج ۳، حصہ ۱۹، ص ۹۳۶)

وصیت کی اقسام

وصیت چار قسم کی ہے: (۱)..... واجبہ: جیسے زکوٰۃ کی وصیت اور کفاراتِ واجبہ کی وصیت اور صدقہ، صیام و صلوٰۃ کی وصیت (۲)..... مباحہ: وصیت اغنیا کے لئے (۳)..... وصیت مکروہہ: جیسے اہل فسق و (اہل) مَعْصِیَت کے لئے وصیت جب یہ گمان غالب ہو کہ وہ مالِ وصیت گناہ میں صرف کرے گا (۴)..... مستحب: اس کے علاوہ کے لئے وصیت مستحب ہے۔

(الذُّرُّ الْمُخْتَارُ وَرَدُّ الْمُخْتَارِ، کتاب الوصایا، ج ۱۰، ص ۳۵۴)

اس کو آپ اس طرح یاد رکھیں کہ جن حقوق کا ادا کرنا فرض ہے ان کے لئے وَصِیت فرض ہوگی اور جن حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ان کے بارے میں وَصِیت کرنا واجب ایسے معاملات جو مستحبات میں سے ہیں ان کی وَصِیت کرنا بھی

مستحبِ مباح کاموں کی وصیت بھی مباح، مکروہ کاموں کی وصیت مکروہ اور حرام کاموں کے لئے وصیت کرنا حرام۔

وصیت باعثِ مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نزولِ سیکنہ، صاحبِ مُعَظَّرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اچھی وصیت پر مرا وہ دین کے راستے اور سنت پر مرا اور تقویٰ و شہادت کی موت مرا اور بخشا ہوا مرا۔“ (مِشْکُوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، ج ۱، ص ۵۶۷، الحدیث ۳۰۷۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: (اچھی وصیت سے مراد یہ ہے کہ) مرتے وقت اپنے مال کا کچھ حصہ فقرا پر یا کسی کارِ خیر میں لگانے کی وصیت کر گیا یا کسی دینی ادارہ میں لگانے کی وصیت کر گیا۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نیک عمل بظاہر معمولی تر ہیں مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے دیکھو! بعدِ موت مالِ راہِ خدا میں خرچ کرنا معمولی کام ہے کہ وہ انسان اب مال سے بے نیاز ہو چکا مگر اس پر بھی اتنا بڑا ثواب ملا اور ایسے درجے کا مستحق ہوا۔ اسی لئے صوفیاء فرماتے ہیں کہ معمولی نیکی کو بھی ہلکا نہ جانو، کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچا لیتا ہے اور معمولی گناہ کرنے لو کہ کبھی چھوٹی چنگاری

گھر جلا دیتی ہے۔ خیال رہے کہ یہاں شہادت سے مراد حکمی شہادت ہے۔ (مِرَاةُ

الْفَنَاجِیْعِ شَرْحُ مِشْكُوۃِ الْمَصَایِیْعِ، باب الوصایا ج ۴، ص ۳۸۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے وَصِیَّت کے بارے میں سنا، ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی نِیَّت کرنی چاہیے۔ ابھی تک جن کے جو حقوق ہمارے ذمہ ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور جو حقوق ادا کرنے میں وقت درکار ہے (ابھی نہیں ہو سکتے) اپنے محارِم میں سے کسی کو ان کی وَصِیَّت فرمادیں۔ اس کے متعلق مزید رہنمائی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء رقادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرْتَب کردہ 16 صفحات پر مشتمل رسالہ ”مدنی وَصِیَّت نامہ“ حاصل فرمالیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنی وَصِیَّتیں لکھنے میں بھی بہت مدد ملے گی۔ اور وَصِیَّت کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3، انیسویں حصے سے ”وصِیَّت کا بیان“ کا مطالعہ فرمالیں۔

خاتونِ جنت کو کس نے غُسل دیا؟

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اس کی وضاحت کرتے ہوئے ”فتاویٰ

رضویہ“ (مُخَرَّجَہ یعنی مُ-خَر-جہ) جلد 9 میں ارشاد فرماتے ہیں: وہ جو منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا: **أَوَّلًا.....** (پہلی بات تو یہ کہ) اس کی ایسی صحت و لیاقت حُجَّتِ محل نظر ہے (یعنی اس کے صحیح ہونے اور دلیل بننے کے لائق ہونے پر اعتراض ہے)۔

ثَانِيًا..... (دوسری یہ کہ ایک) دوسری روایت یوں ہے کہ اس جناب کو حضرت ام ایمن رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا، نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دائی نے غسل دیا۔

ثَالِثًا..... (تیسری یہ کہ یہاں) بمعنی امر شائع (یعنی چونکہ آپ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے غسل دینے کا حکم فرمایا تھا اس وجہ سے آپ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف ہی غسل دینے کی نسبت کر دی گئی اور عربی کلام میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کام کرنے کی نسبت اس کام کا حکم دینے والے کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے) کہا جاتا ہے: بادشاہ نے فلاں قوم سے جنگ کی (حالانکہ بادشاہ خود ہتھیار لے کر جنگ نہیں کرتا بلکہ فوج کو جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے تو اس حکم دینے کی وجہ سے جنگ کرنے کی نسبت ہی بادشاہ کی طرف کر دی جاتی ہے، اسی طرح) حدیث میں آیا: نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اذان دی یعنی اذان کا حکم دیا۔

رَابِعًا..... (چوتھی یہ کہ) اِضَافَتِ فِعْلٍ بِسَوَیِّ مُسَبِّبٍ غَیْرِ مُسْتَنَکِرٍ اور حدیثِ علی ان وُجُوہَہُ پر محمول کرنے سے تَعَارُضِ مُرْتَفِعٍ یعنی (بعض دفعہ کسی کام کی نسبت اس کی طرف کر دی جاتی ہے جو اس کام کے کرنے کا سبب ہوتا ہے اور یہ کوئی غیر معروف بات نہیں،

خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہ تعالیٰ عَنْہَا کو غسل دیئے جانے کا سبب

چونکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بنے اس طور پر کہ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے انہیں غسل دیئے جانے کا حکم فرمایا، یا آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے غسل کا سامان مہیا فرمایا اس بنا پر غسل دینے کی نسبت آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف ہی کر دی گئی، چنانچہ حضرت سیدنا ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے غسل دینے کی روایتوں میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ (ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اپنے ہاتھوں سے نہلایا اور سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حکم دیا یا اسبابِ غسل کو مہیا فرمایا۔

خاصاً..... (پانچویں یہ کہ) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے خصوصیت تھی اوروں کا قیاس ان پر روا (یعنی درست) نہیں، ہمارے علماء جو شوہر کو غسل زوجہ سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعد موت بسبب انعدامِ محل، ملکِ نکاح ختم ہو جاتی ہے (یعنی مرنے کے بعد چونکہ نکاح کا محل ہی ختم ہو گیا لہذا نکاح بھی ختم ہو گیا اور جب نکاح ختم ہوا) تو شوہر اجنبی ہو گیا۔

اسی لئے منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (غسل دینے والے) امر پر اعتراض کیا، حضرت مرتضیٰ (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے جواب ارشاد فرمایا: کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إِنَّ فَاطِمَةَ زَوْجَتَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ یعنی فاطمہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہے۔“

تو دیکھو! اس خصوصیت کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ رشتہ مُقَطَّع (یعنی ختم) نہیں یہ جواب نہ فرمایا کہ شوہر کو اپنی عورت کا نہلانا روا ہے۔ اس سے اور بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کے نزدیک صورتِ مذکورہ میں مذہب، عدمِ جواز تھا (یعنی صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے نزدیک مرد کا بیوی کی میت کو غسل دینا ناجائز تھا) جب تو حضرت ابنِ مسعود (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے انکار فرمایا اور حضرت (سیدنا علی) مرتضیٰ (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ) نے اسے تسلیم فرما کر اپنی خصوصیت سے جواب دیا۔ (فتاویٰ رَضَوِیَّہ (مُخَرَّجَہ)، ج ۹، ص ۹۴-۹۲، ملقطاً)

سیدہ زہراء کا جنازہ

حضرت سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی۔ (کَنْزُ الْعَمَال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۳۰۳، حدیث ۴۲۸۵۶)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا فاطمہ زہراء رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ (کَنْزُ الْعَمَال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۹۹، الحدیث ۴۲۸۱۶)

شَارِحِ مَشْكُوَّة، حَكِيمُ الْأُمَمِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَنِيِّ

فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ (مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ شَرْحُ مَشْكُوَّةِ الْمَصَابِيحِ، کتاب الفضائل، باب مناقب اہل بیت النبی، ج ۸، ص ۴۵۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض اسلامی بہنیں سیدہ فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کہانی اور اس طرح کے دیگر من گھڑت قصے پڑھتی اور گھروں میں پڑھاتی ہیں۔ آئیے! اس بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں کہ یہ پڑھنا کیسا ہے؟ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ صفحہ 485 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جناب سیدہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کہانی وغیرہ، سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ”وَصِیَّتِ نَامَہ“ لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد“ کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں اس کا بھی اعتبار نہ کریں۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب!

دولیسین شریف پڑھنے کے بارہ حروف کی نسبت سے سورہ یسین شریف کے 12 فضائل

اگر ایصالِ ثواب کے لئے پڑھنا ہے تو کلمہ شریف پڑھئے، دُرودِ پاک پڑھئے، سورہ یسین پڑھئے، سورہ مُلک پڑھئے، قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا عظیم خزانہ حاصل ہوگا۔ آئیے! سورہ یسین شریف کے فضائل ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

قرآن کا دل

(1)..... حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورہ یسین قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (مُسْنَدُ أَحْمَد، مسند البصريين، معقل بن يسار، ج ۸، ص ۲۳۶، الحديث ۲۰۸۳۶، ملتقطاً)

10 قرآن کا ثواب

(2)..... حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے اور جو ایک مرتبہ سورہ یسین پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن

پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء

فی فضل سورة یس، ص ۶۷۱، الحدیث ۲۸۸۷)

دُنیا و آخرت کی بھلائی

(3)..... حضرت سیدنا حسان بن عطیہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سردارِ مگہ مکرّمہ، سرکارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تورات میں سورہ یسین کا نام مُعَمَّہ ہے، کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کو دنیا و آخرت کی ہر بھلائی عطا کرتی ہے، اس سے دنیا و آخرت کی بلائیں دُور کرتی ہے اور آخرت کی ہولناکیوں سے نجات بخشتی ہے۔ اور اس کا نام دَافِعَہ اور قَاضِیَہ بھی ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے سے ہر برائی کو دُور کر دیتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے، جس شخص نے اس کی تلاوت کی یہ اس کے لئے 20 حج کے برابر ہے اور جس نے اس کو سنا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک ہزار دینار خرچ کرنے کے برابر ہے اور جس نے اس کو لکھا پھر اسے پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں، ہزار رُور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل ہوں گی اور اس سے ہر دھوکا اور بیماری نکال دیتی ہے۔ (کنز العمال، کتاب الانکار، قسم

الاقوال، سورة یس، ج ۱، الجزء الاول، ص ۲۹۴، حدیث ۲۶۸۳)

شہید کی موت

(4)..... حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم،

رسولِ محترم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ ہر رات سورہٴ یسین کی تلاوت کرتا رہا پھر مر گیا تو وہ شہید مرے گا۔

(المعجم الاوسط، بقیۃ ذکر من اسمہ محمد، ج ۵، ص ۱۸۸، حدیث ۷۰۱۸)

تمام حاجات پوری ہوں

(5)..... حضرت سیدنا عطاء بن ابورباح تابعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی سے روایت ہے

کہ شہنشاہِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن کی ابتدا میں سورہٴ یسین کی تلاوت کرے گا، اس کی تمام حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ طہ

ویس، ص ۱۰۳۵، حدیث ۳۴۱۹)

پہلے گناہ معاف

(6)..... حضرت سیدنا معقل بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بیشک

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس سورہٴ یس کی تلاوت کرے گا، اس کے پہلے کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، تو تم اس کی تلاوت اپنے مرنے والوں کے پاس کرو۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور

والایات، ج ۲، ص ۴۷۹، الحدیث ۲۴۵۸)

نزع میں آسانی

(7)..... حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس مرنے والے کے پاس سورہ یٰسین تلاوت کی جاتی ہے۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس پر (اس کی رُوح قبض کرنے میں) نرمی فرماتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الموت، قسم الاقوال، ج ۸، الجزء الخامس عشر، ص ۲۴۰، حدیث ۴۲۱۷۹)

مغفرت کا انعام

(8)..... حضرت سیدنا ابوقللابہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جس نے سورہ یٰسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور جس نے بھوک کی حالت میں پڑھی وہ شکم سیر ہو جائے گا اور جس نے راستہ بھول جانے کی حالت میں پڑھی وہ رہنمائی پالے گا اور جس نے کسی چیز کے گم ہونے پر اس کی تلاوت کی تو اسے گمشدہ چیز مل جائے گی اور جس نے کھانے پر اس کے کم ہونے کے خوف سے تلاوت کی تو وہ اسے کفایت کرے گا اور جس نے کسی مرنے والے کے پاس اس کی تلاوت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر نرمی فرمائے گا جس نے کسی عورت کے پاس اس کے بچے کی ولادت کی دشواری پر سورہ یٰسین کی تلاوت کی اس پر آسانی ہوگی اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پاک

کی تلاوت کی اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔ (شُعَبُ
الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والایات، ج ۲،
ص ۴۸۱، الحدیث ۲۴۶۷)

دل نرم ہو گا !

(9)..... حضرت سیدنا ابو جعفر محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی سے روایت ہے، فرماتے
ہیں: جو شخص اپنے دل میں سختی پائے تو وہ ایک پیالے میں زعفران سے یَسَّ
وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْم لکھے، پھر اُسے پی جائے۔ (اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا دل نرم
ہوگا)۔ (الْمَرْجَعُ السَّابِق، ص ۴۸۲، الحدیث ۲۴۶۸)

ہر حرف کے بدلے مغفرت

(10)..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے
روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ
سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ہر جمعہ کو اپنے والدین،
دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کی اور سورہ یسین کی تلاوت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی
بخشش و مغفرت فرمادے گا۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، ج ۸،
الجزء السادس عشر، ص ۱۹۵، حدیث ۴۵۴۷۸)

(قبر کی زیارت کا حکم مردوں کے لئے ہے اسلامی بہنوں کو قبرستان جانا منع ہے گھر

پر ہی تلاوت فرما کر اس کا ثواب والدین کو ایصال کر دیں۔)

عظیم سعادت

(11)..... حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قرآنِ حکیم میں ایک سورت ہے جسے اللہ عزَّوجلَّ کے ہاں عظیم کہا جاتا ہے، اس کے پڑھنے والے کو اللہ عزَّوجلَّ کے ہاں شریف کہا جاتا ہے، قیامت کے روز، ربیعہ اور مضر قبائل سے بھی زائد افراد کے حق میں اس کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی، وہ سورہ یسین ہے۔“ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف القاف، المحلی بآل من هذا الحرف، ج ۵، ص ۳۳۸، حدیث ۱۵۵۲۰)

برکاتِ یسین

(12)..... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنتی زیور“ صفحہ 595 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ سورہ یسین پڑھو اس میں بیس برکتیں ہیں: ﴿1﴾..... بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے۔ ﴿2﴾..... پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ ﴿3﴾..... ننگا پڑھے تو لباس ملے۔ ﴿4﴾..... مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔

﴿5﴾..... عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ ﴿6﴾..... بیمار

پڑھے تو شفا پائے۔ ﴿7﴾..... قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے۔ ﴿8﴾..... مسافر

پڑھے تو سفر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی طرف سے مدد ہو۔ ﴿9﴾..... غمگین پڑھے تو

اس کا رنج و غم دُور ہو جائے۔ ﴿10﴾..... جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو وہ پڑھے تو جو

کھویا ہے وہ مل جائے۔ سورہ یٰسین کی ایک آیت سَلَّمَ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَّحِيمٍ ﴿۵۱﴾

(پ ۲۳، یس: ۵۸) کو ایک ہزار چار سو ا نہتر (1469) بار پڑھو، اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہوگی، خواجہ دیر بی لکھتے ہیں: یہ مجرب

ہے۔ اور سَلَّمَ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَّحِيمٍ ﴿۵۱﴾ (پ ۲۳، یس: ۵۸) کو پانچ جگہ ایک

کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادث اور چوروں وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ جو شخص صبح

کو سورہ یٰسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو

پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ یٰسین

قرآن کا دل ہے۔ (جنتی زیور، ص ۵۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مُلْك“ کے تین حرف کی نسبت

سے سورہ ملك کے 3 فضائل

(1)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب

بندہ قبر میں جائے گا تو (عذاب) اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ کھڑے ہو کر سورہٴ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر (عذاب) اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ سورہٴ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ میرے ساتھ سورہٴ مُلک پڑھا کرتا تھا۔ پس یہ سورت روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے بچاتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورہٴ مُلک ہے۔ (الْمُسْتَذْرَك عَلَى الصَّحِيحَيْنِ لِلْحَاكِمِ،

کتاب التفسیر، تفسیر سورة الملك ج ۳، ص ۳۲۲، حدیث ۳۸۹۲)

بیداری تک حفاظت

(۲)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں قرآن میں ایک سورت پاتا ہوں اس کی 30 آیات ہیں جو شخص سوتے وقت اس (سورت) کی تلاوت کرے، اس کے لئے 30 نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے 30 گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے 30 درجات بلند کئے جائیں گے، اللہُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجے گا

جو اس پر اپنے پر بچھا دے گا اور جاگئے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرے گا اور یہ مُجَادِلَہ (یعنی جھگڑا) کرنے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قبر میں جھگڑا کرے گی اور یہ ”تَبْرَكَ الَّذِي يَبْدِيهِ الْمُلْكُ“ ہے۔ (جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة مع النون، ج ۳، ص ۲۳۰، حدیث ۸۴۷۹)

نجات دلانے والی

(۳)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیث تحفے کے طور پر نہ دوں جس کے ساتھ تو خوش ہو جائے، اس نے عرض کی بیشک! تو آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: یہ سورت پڑھو: ”تَبْرَكَ الَّذِي يَبْدِيهِ الْمُلْكُ“ اور یہ سورت اپنے اہل و عیال، اپنے تمام بچوں، اپنے گھر کے بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو سکھاؤ (اس کی انہیں تعلیم دو) کیونکہ یہ نجات دلانے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے قاری کے لئے اپنے رب کے پاس جھگڑنے والی ہے اور یہ اسے تلاش کرے گی تاکہ اسے جہنم کے عذاب سے نجات دلائے اور اسکے سبب اس کا قاری عذابِ قبر سے بھی نجات پا جائے گا۔

(الدر المنثور، پ ۲۹، سورة الملك، ج ۸، ص ۲۳۱)

معمولِ رسول

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اس وقت تک آرام نہ فرماتے جب تک اَلَمْ تَنْزِيل، اور تَبَرَّكَ الَّذِي بِيَدِهِ
الْمُلْكُ تلاوت نہ فرمالیتے۔

(الادب المفرد، باب ما يقول اذا اوى الى فراشه، ص ۳۵۳، حدیث ۱۲۰۷)
آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر رات
سورۃ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت، امیر
اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری
رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اسلامی بہنوں کو عطا کردہ 63 مدنی انعامات میں
سے مدنی انعام نمبر 3 میں ہے کہ ”کیا آج آپ نے نماز پنج گانہ کے بعد نیز
سوتے وقت کم از کم ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص اور تسبیح فاطمہ پڑھی؟ نیز
رات میں سورۃ ملک پڑھ یا سن لی؟ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! امیر اہلسنت دَامَتْ
بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ہماری توجہ اسی طرف کروا رہے ہیں۔ یہ مدنی انعامات نیک
بننے کا نسخہ ہیں اگر ہم روزانہ فکرِ مدینہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو ہمارے دل
میں گناہوں سے نفرت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب کا بھی خزانہ ہاتھ آئے
گا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا
60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلشَّيْطُوْطِیِّ مع فیض

القدير، حرف الفاء، ج ۴، ص ۵۸۲، الحدیث ۵۸۹۷)

(1)..... اسلامی بہنیں حیض و نفاس کے ایام میں قرآنِ پاک کی تلاوت نہ کریں۔

دُعائے عطار

مدنی انعامات کی عاملات کے لئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ کی دُعا بھی ہے۔ فرماتے ہیں: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری رضا کے لئے مدنی انعامات پر عمل کر کے روزانہ اس رسالے میں دیئے گئے خانے پر کر کے ہر ماہ اپنی ذیلی مشاورت ذمہ دارہ کو جمع کروائے تو اس کے عمل میں استقامت عطا فرما کر اس کو اپنی مقبول بندی بنالے۔“

تو ولی اپنا بنا لے اس کو ربِّ لم یزل
مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**”واحد“ کے چار حروف کی نسبت
سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل**

(1)..... خوش نصیب کون؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے

عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب لوگ کون

ہوں گے؟ فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے

مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو صدقِ دل سے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہے گا۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِي، کتاب العلم، باب الحرص على الحديث، ص ۱۰۰، حدیث ۹۹)

(2).....افضل ذکر و دعا

حضرت سیدنا جابر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے اور سب سے افضل دُعا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ ہے۔

(سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدين، ص ۶۰۹، حدیث ۳۸۰۰)

(3).....آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس بندے نے اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، احادیث شتی، باب دعاء ام سلمہ، ص ۸۲۰، الحدیث ۳۵۹۰)

(4).....تجدیدِ ایمان

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیدُ الْمُبَلِّغِینَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ فرمایا: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کثرت سے پڑھو۔

(مُسْنَدُ أَحْمَد، مسند ابی ہریرۃ، ج ۴، ص ۳۹۴، الحدیث ۸۹۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذہنی مریض تندرست ہو گیا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ فضائل و برکات پڑھ کر آپ کا بھی ذہن بنا ہو گا کہ ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کرنی چاہئے، ذکر و درود میں اپنے اوقات گزارنے چاہئیں مگر جیسے کتاب پڑھ کر فارغ ہوں گے تو ہماری کیفیت دوبارہ تبدیل ہونا شروع ہو جائے گی اور شیطان ہم پر اس قدر وار کرے گا کہ شاید ہم میں سے بعض تو آج بھی ان پر عمل کرنے سے محروم رہیں۔ نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے نیکیوں بھرا ماحول بہت ضروری ہے اور یہ نعمت ہمیں دعوتِ اسلامی کی صورت میں میسر ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے! ان برکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے سنتوں

بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی بے شمار برکات کے ساتھ ساتھ آپ کے مسائل بھی حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے غیبی امدادیں ہوں گی، چنانچہ کہروڑپکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی گھریلو ناچا قیوں، تنگ دستیوں وغیرہ پریشانیوں کے سبب مسلسل ٹینشن (یعنی ذہنی دباؤ) میں مبتلا رہنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ذہنی مریض بن گئے تھے اور اُول فُول بکتے رہتے تھے، یہاں تک کہ مَعَاذَ اللّٰہ اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے اور ٹوکشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا ترس آتا مگر میں ایک بے بس عورت کیا کر سکتی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی، وہاں میں نے بھائی جان کی صحتِ یابی کے لئے گڑگڑا کر دُعا مانگنی شروع کر دی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میرے بھائی کو اللّٰهُ شافی عَزَّوَجَلَّ نے شفا عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اب وہ امّی اور ابو کی عزّت اور ان کا احترام کرنے کے باعث ان کی آنکھوں کے تارے بن چکے ہیں۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۹۵)

عطائے حبیبِ خدا مدّنی ماحول ہے فیضانِ غوثِ رضا مدّنی ماحول

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مدّنی ماحول

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول
 سنور جائے گی آخرت اِنْ شَاءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول
 (وسائل بخشش از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہمُ العالیہ، ص ۶۰۴)
 پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کے
 وصالِ باکمال کے بارے میں پڑھا، اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہمیں اسلام پر زندہ رکھے ایمان پر
 موت عطا فرمائے۔ بہت سارے دنیا میں کفر پر زندہ رہیں گے کفر پر مریں گے۔
 بہت سے لوگ اسلام پر زندہ رہیں گے اسلام پر مریں گے۔ بہت سے کفر پر زندہ رہیں
 گے مگر مرنے سے پہلے اسلام قبول کر کے جائیں گے۔ جی ہاں! دعوتِ اسلامی کا
 ایک مدنی قافلہ کینیا گیا اور وہاں ایک غیر مسلم جو کہ ہسپتال (Hospital) میں تھا
 اسلامی بھائیوں نے جا کر انفرادی کوشش کی اس نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول
 کرنے کے تقریباً 45 منٹ بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ ساری زندگی کفر پر رہا مگر موت
 سے قبل اسلام قبول کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔ اور بہت سارے بدنصیب ایسے بھی
 ہوں گے جو اسلام پر زندہ رہیں گے کفر پر مریں گے اللہ عزَّ وَّجَلَّ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہ
 تعالیٰ عنہا کے صدقے ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

حضرت سیدنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بیان کیا کرتے تھے کہ
 جس کا خاتمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ پر ہوگا وہ داخلِ جنت ہوگا پھر روتے ہوئے کہتے
 تھے: میرے لئے کون ضمانت دیتا ہے کہ میرا خاتمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ پر ہوگا؟ (تَنْبِیْہِ

الْمُغْتَرِبِينَ، الباب الثالث في جملة اخرى من الاخلاق، شِدَّةُ خوفهم من سوء
الخاتمة، ص ۱۳۶) اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ
الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی!

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۷۸)

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت

اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ
بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے ہفتہ وار اجتماع میں پابندیِ وقت کے
ساتھ شرکت اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے
یہاں کی ذمہ دارہ کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت
سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے
کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بہن اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور
ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دُنیا

کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو، جن کی عُمر 22 سال یا اس

سے زیادہ ہے، ”مدنی قافلوں“ میں سفر کروانا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ اَفَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول

﴿1﴾.....فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سنت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

﴿2﴾.....سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سُنَنِ التِّرْمِذِی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

﴿3﴾.....حضرت سیدنا اور لیس عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے نامِ مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الہِیَّہ کی کثرتِ درس و تدریس کے باعث آپ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا نام اور لیس ہوا۔

(تَفْسِیْرُ کَبِیْر ج ۷ ص ۵۵۰، تَفْسِیْرُ الْحَسَنَات ج ۴ ص ۴۸)

﴿4﴾.....خُصُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا یعنی میں نے علم کا درس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہو گیا۔

(قصیدۂ غوثیہ)

﴿5﴾.....فیضانِ سنت سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی کام ہے۔

گھر، مسجد، دکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرر کر کے روزانہ درس کے ذریعے خوب خوب سنتوں کے مدنی پھول لٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

﴿6﴾..... فیضانِ سنت سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر درس“ ضرور ہو)

﴿7﴾..... پارہ 28 سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ فیضانِ سنت کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھرے بیان یا مدنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D. بھی گھر والوں کو سنائیے)

﴿8﴾..... ذمے دار گھری کا وقت مقرر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حقوقِ عامہ تلف نہ ہوں مثلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

﴿9﴾..... درس کیلئے وہ نماز مُنتَخِب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی

بھائی شریک ہو سکیں۔

﴿10﴾..... درس والی نماز اُسی مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیے۔

﴿11﴾..... محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دشواری نہ ہو۔

﴿12﴾..... ذیلی مشاورت کے نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

﴿13﴾..... پردے میں پردہ کئے دو زانو بیٹھ کر درس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿14﴾..... آواز نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتیٰ الامکان اتنی آواز سے درس دیجئے کہ صرف حاضرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغول تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

﴿15﴾..... درس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿16﴾..... جو کچھ درس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مطالعہ کر لیجئے تاکہ

غلطیاں نہ ہوں۔

﴿17﴾..... فیضانِ سنت کے مُعَرَّب الفاظِ اعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَلَفُّظ کی دُرست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿18﴾..... حمد و صلوٰۃ، دُرود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی سُنی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک علمائے اہلسنت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿19﴾..... فیضانِ سنت کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مدنی رسائل سے بھی درس دے سکتے ہیں۔^(۱)

﴿20﴾..... دَرَس مع اختتامی دُعاساتِ مِنٹ کے اندر اندر مکمل کر لیجئے۔



﴿21﴾..... ہر مبلغ کو چاہئے کہ وہ درس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختتامی دُعائے بانی یاد کر لے۔

﴿22﴾..... دَرَس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضرورت ترمیم کر لیں۔

تکبر سے بچنے کی فضیلت

حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص تکبر، خیانت اور دین (یعنی قرض وغیرہ) سے بری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(سنن الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث: ۸۷۵۱، ج ۳، ص ۸۰۲)

(۱)..... امیر اہلسنت ذَا مَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت

نہیں۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ

تفصیلی فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
35	اسلامی بہنوں کے لئے سیرتِ صالحاتِ اُمت	5	کتاب کو پڑھنے کی 11 نیتیں
35	سیرتِ صالحات	6	اجمالی فہرست
37	گھریلو کام کاج کرنے کے 11 فوائد	7	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف
39	عبادت ہو تو ایسی.....!	9	پہلے اسے پڑھئے!
41	بی بی فاطمہ کے جنازہ کا بھی پردہ	13	(1)..... خاتونِ جنت کی شان و عظمت
41	70 دن پرانی لاش	13	دُرود شریف کی فضیلت
43	خاتونِ جنت کا وصال باکمال	13	فرشتے کی بشارت برائے خاتونِ جنت
43	منقبتِ خاتونِ جنت	17	سیدہ فاطمہ کا مختصر تعارف
47	(2)..... خاتونِ جنت کی کرامات	18	اللقاءات
47	دُرود شریف کی فضیلت	19	فاطمہ کی وجہ تسمیہ
47	شہابی دعوت	21	2 اللقاءات کی وجہ تسمیہ
52	کرامتِ حق ہے	21	(1)..... زہراء (یعنی جنت کی کلی)
53	کرامت کی تعریف	21	(2)..... طاہرہ و زاکرہ
53	قرآن سے کرامات کا ثبوت	22	فضائلِ بتول بزبانِ رسول
57	افضل الاولیاء	23	(1)..... جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز
59	”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے کھانا	23	(2)..... ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند
	کھلانے کے فضائل پر مبنی 5 فرامینِ مصطفیٰ	23	(3)..... جگر گوشہ رسول
61	سایہ عرش	26	تصویرِ مصطفیٰ
61	شکمِ مادر سے ندا	27	سیدہ فاطمہ روئیں پھر فیس پڑیں
63	خاتونِ جنت کی کرامت	29	10 فضائلِ فاطمہ
63	غوثِ حلی مادرِ زاد با کرامت ولی	33	تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
92	کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت	64	بوقتِ ولادت فضائے نور
93	خاتونِ جنت کی دعائیں	65	نسوانی عوارض سے نمبر ۱
95	دعا کے 3 فوائد	66	برکت والی سینی
95	دعائیں 5 سعادتیں	68	اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو!
96	”یا سحیٰ“ کے چار حروف کی نسبت سے	69	جب دہریائے وجہ استقبال کے لئے بڑھا.....
	سے 4 منہ نی پھول	71	دل کا سوراخ
97	نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے	75	(3)..... خاتونِ جنت کا ذوقِ عبادت
97	نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!	75	دُرود شریف کی فضیلت
98	قبولیتِ دعائیں جلدی نہ کرے!	76	سیدہ فاطمہ کا ذوقِ نماز
101	پڑوسیوں کی خیر خواہی	77	نماز کی برکتیں
102	پڑوسیوں کے حقوق	79	بے نمازی کا دردناک انجام
103	10 چیزیں ظلم سے ہیں	80	”مصطفیٰ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے
104	پڑوسی کا حق کیا ہے؟		ترک نماز کی وعیدوں پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفیٰ
105	کتنے گھر پڑوس میں داخل ہیں؟	82	شدید زخمی حالت میں نماز
113	(4)..... خاتونِ جنت کا عشقِ رسول	82	بیماری و کلفت کے باوجود مشغولِ عبادت
113	دُرود شریف کی فضیلت	83	مصرفِ نیت میں بھی ذکرِ ربوبیت
114	ہم شکلِ مصطفیٰ	84	عقلم مادر میں ہی 18 پارے یاد کر لئے
116	قدرتی مشابہت	84	قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب
117	بہر و بیابانچ گیا!	86	بہترین شخص
117	عورتوں کو مردانی وضع بنانا حرام ہے	86	قرآنِ شفاعت کر کے جنت میں لے جائے گا
119	کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی	87	اللہ تعالیٰ قیامت تک اجر بڑھاتا رہے گا
121	سیدہ فاطمہ کے چلنے کا انداز	88	دعوتِ اسلامی کے جلدعات و مدارس کی تعداد
122	عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟	89	نئی دُہن عبادت میں لگن

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	4 احادیثِ مبارکہ	123	لباس کے باؤ بھونکنی
150	آقا شہزادی کو نماز کے لئے بیدار کرتے	124	سیدہ فاطمہ کا اندازِ گفتگو
151	صدائے مدینہ	125	آواز کا پردہ
151	میں نماز نہیں پڑھتی تھی	126	عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟
157	(5)..... خاتونِ حُجّت کا ایثار و سخاوت	126	پیر اور مریدنی کی فون پر بات چیت
157	دُرود شریف کی فضیلت	127	اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟
159	سائلین کی حاجت روائی	128	اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں
160	”حُسن“ کے چار حروف کی نسبت سے ذکر	129	عورت کے راگ کی آواز
	کردہ حکایت کے 4 مدنی پھول	130	برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟
161	پہلا مدنی پھول..... نذر:	130	بچوں کو ڈانٹنے کی آواز
161	نذر کسے کہتے ہیں؟	131	صداقتِ سیدہ زہراء
161	نذر کے بارے میں اہم معلومات	132	سچ کی برکتیں
163	منت کے بارے میں فرمانِ رب العزت	134	جھوٹ کی نحوستیں
164	منت پوری کرنے والوں کی مدحِ سرا کی	137	بابا جان کی مشقت کو دیکھ کر رونا
165	صحابہ کرام کا منت ماننا	142	عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟
166	کون سی منت مانی جائے؟	143	خاتونِ حُجّت کی حضور سے محبت
167	حضرت زینب بنتِ خُش کی نذر	143	اُونٹنی کا بچہ دان
169	”نذر“ کے تین حروف کی نسبت سے نذر کے	145	بارگاہِ مصطفیٰ میں محبوبیت
	متعلق 3 احادیثِ مبارکہ	147	جگر گوشہ رسول
173	بہارِ شریعت کا مطالعہ کیجئے!	147	سفرِ مصطفیٰ کی ابتدا و انتہا
173	دوسرا مدنی پھول:۔۔۔ سخاوت	148	آمدِ مصطفیٰ پر اندازِ استقبال
174	دینِ اسلام کی اصلاح کس پر منحصر ہے	148	امیرِ اہلسنت اور اتباعِ سنت
175	سخاوت کسے کہتے ہیں؟	149	”بیٹی“ کے چار حروف کی نسبت سے

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
204	ایثار کرنے والی ماں	175	تھیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرمادیں
205	اپنا کھانا کتے پر ایثار کر دیا!	176	بہترین سخاوت
206	ایثار کا ثواب مفت لوٹنے کے لئے	176	جو دو کرم ایمان کا حصہ
207	کھلانے پلانے کا عظیم الشان ثواب	177	انوکھا اندازِ سخاوت
208	رحمتِ الہی کو واجب کرنے والا عمل!	178	سخاوت ایمان کے لئے باعثِ تقویت
208	ذرا غور کیجئے!	179	ابراہیم بن اؤہم کی سخاوت
211	بہن کی اصلاح کا راز	180	تختی کا کھانا دوا ہے!
217	(6)..... خاتونِ جنت کا نکاح و جہیز	181	میرے آقا کی سخاوت
217	دُرود شریف کی فضیلت	184	یارِ غار کا مالی ایثار
217	برکاتِ دُرود و سلام	186	کنجوسی باطن کا روگ
219	سیدہ فاطمہ کا نکاح	187	تیسرا اور چوتھمذنی پھول: ایثار اور کھانا کھلانا
220	ابوبکر و عمر کی سیدنا علی کو ترغیب	187	ایثار کی تعریف
222	اسلافِ کرام کا مبارک شعار	187	ایثار کا ثواب بے حسابِ جنت
223	سیدنا علی کی بارگاہِ رسالت میں حاضری	189	ایثار و سخاوتِ فاطمہ
225	شانِ مصطفیٰ و عظمتِ مرتضیٰ	192	سائل کی عرض اور سیدنا فاطمہ کا سخاوت بھرا جواب
226	آسمان پر نکاح اور فرشتوں کی بارات	194	عمر بن خطاب کا ایثار
230	خطبہ نکاح	195	سلمان فارسی کا ایثار
232	سیدہ کائنات کا جہیز	196	ابوعلی و قاق کا جذبہ ایثار
233	خاتونِ جنت کے جہیز کی منظوم تفصیل	197	ایثار کی اعلیٰ مثال
235	جہیز کیسا اور کتنا ہو؟	199	ایثار کی مدنی بہار
236	بنتِ عطار کا جہیز	201	آیتِ مبارکہ کی تفسیر
238	سیدہ فاطمہ کی رخصتی	202	اسلافِ اُمت آئینہ قرآن و سنت تھے
240	دعوتِ طعام	203	رابعہ عدویہ کا ایثار

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
263	سید ثنا اُم کلثوم کی اولاد	244	شادی بیاہ کی اسلامی رسمیں
263	سید ثنا اُم کلثوم کا انتقال پر ملال	247	شہزادہ عطار مَدَّحُہُ العالی کی شادی
264	علی وفا طمہ کبھی ناراض نہ ہوئے	247	تقریب نکاح
266	میں نے مدنی برقع کیسے اپنایا؟	248	مکان پر سجاوٹ
271	(7)..... خاتونِ بخت اور امور خانہ داری	249	پر تکلف جہیز لینے سے انکار
271	دُرود شریف کی فضیلت	249	اجتماع ذکر و نعت
272	ازدواجی زندگی	250	رسم رخصتی
272	گھریلو کاموں کی تقسیم	250	دھوم دھام سے ولیمہ کرنے کا مطالبہ
274	گھر کے کام کاج کرنے کے فوائد	252	دعوتِ ولیمہ
275	گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟	253	شادی کی پہلی رات بھی عبادت
277	خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں	254	عبادت ہو تو ایسی ہو!
279	جہنم میں عورتوں کی کثرت	255	خاتونِ بخت کی اولاد پاک
281	گھر خوشیوں کا گہوارہ کیسے بنے؟	255	﴿1﴾..... سید نامام حسن کی ولادت باسعادت
281	”یارپ کریم! ہمیں مٹھی بنا“ کے اُنٹیس	257	سید نامام حسن کی ازواج و اولاد
	حروف کی نسبت سے گھر میں مدنی ماحول	258	سید نامام حسن کی شہادت
	بنانے کے 19 مدنی پھول	259	﴿2﴾..... سید نامام حسین کی ولادت باسعادت
285	خادم کے لئے درخواست	259	سید نامام حسین کی ازواج و اولاد
290	تربیت و تعلیم کا خزانہ	260	سید نامام حسین کی شہادت
291	خاتونِ بخت اور گھریلو کام کاج	261	﴿3,4﴾..... سید نامحسن و سید ثنا رقیہ
292	گھر کو خوشیوں کا گہوارہ بنانے اور آخرت	261	﴿5﴾..... سید ثنا زینب کا ذکرِ خیر
	سنوارنے کے لئے ”عطار“ کی طرف سے ”بیت	262	سیدہ زینب کا نکاح
	عطار“ کیلئے 12 مدنی پھول	262	سیدہ زینب کی اولاد
294	خُتوقِ زوجین	262	﴿6﴾..... سیدہ اُم کلثوم
		262	سید ثنا اُم کلثوم کا نکاح

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
333	غیرت مند شوہر	294	”خُھوقِ شوہر“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے شوہر
335	پردہ عزت ہے بے عزتی نہیں		کے حقوق سے متعلق 8 فرامینِ مصطفیٰ
337	کس کس سے پردہ ہے؟	298	بیوی کے خُھوق کے متعلق چند احادیثِ مبارکہ
338	عورت کے لئے فون وُصول کرنے کا طریقہ؟	299	بیوی کے ذمہ شوہر کے خُھوق
340	گھر سے نکلنے وقت کی احتیاط	301	دُنیوی مشکلات پر صبر کی تلقین
341	بے پردگی سببِ غُصَبِ الہی	303	تشریحات و فوائد
342	پردے کی اہمیت	307	صبر کی حقیقت
346	میں فیشن ایبل تھی!	307	اندا زِ امیرِ اہلسنت
349	(9)..... خاتونِ جنت کے فاقے	309	چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش
349	دُرود شریف کی فضیلت	313	(8)..... خاتونِ جنت کا پردے کا اہتمام
350	خاتونِ جنت کا عالمِ عُربت	313	دُرود شریف کی فضیلت
353	”فاطمہ“ کے 5 حروف کی نسبت سے اس واقعہ سے حاصل ہونے والے 5 مَدَنی پھول	314	مُنادی کی بند ابرائے سپدہ فاطمہ
356	کاشانہ فاطمہ میں فاقہ کشی کا عالم	316	باحیا سے حیا
358	جنت پانے میں سبقت	317	حیائے عثمانی
359	عُربت پر صبر	320	جنت میں بھی پردہ
360	اہل بیت کے تین روزے	321	بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ
363	فاقہ کشی فاطمہ اور دُعائے مصطفیٰ	323	اُمتِ مسلمہ کی تئڑ لی کا ایک سبب
365	ایک وسوسہ اور اس کا جواب	325	بے پردگی کی ہولناک سزا
367	تین دن کا فاقہ	325	کنگھی کے بال بھی چھپائیے!
368	بھوک کے 10 فوائد	326	ناجائز فیشن کرنے والوں کے عذاب کا مُشاہدہ
368	بھوک کا صلہ	328	عورتوں کے ناجائز فیشن
369	جنت و دوزخ کے دروازے	330	بے غیرتی کی انتہا
		332	بہارِ شریعت کا مظاہرہ فرمائیے!

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
420	حُقوقِ العباد کی معافی کا طریقہ	370	بدن کی اصلاح
420	مفلس کون.....؟	372	میرے مسائل حل ہو گئے
422	حُقوقِ العباد کے حوالے سے ”فکرِ مدینہ“	373	اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب
424	ذرا سا کاغذ بھٹے پر معذرت	379	(10)..... خاتونِ جنت کا زہد
425	فراقِ رسول پر بے چینی و اضطراب	379	حُضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مشکل
427	وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کا غم و اَلَم		کشتیٰ فرمانا
428	نوحہ اور بے صبری میں فرق	382	اللہ مُعْطٰی ہے حضور قاسم ہیں!
429	وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی قلبی کیفیت	384	زُہد کی تعریف
431	میت پر رونا کیسا؟	384	زُہد و فقر کی فضیلت
431	نوحہ کی تعریف	385	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے
432	نوحہ کرنے کا عذاب	385	رُوحِ اللہ کا پسندیدہ نام
434	بچے کی موت پر صبر کرنا	386	حُضور کی خاتونِ جنت کو زُہد کی تعلیم
434	جنت میں گھر	389	مُرَّئِن گھر میں داخل ہونا نبی کے شایانِ
435	بے پردگی سے توبہ		شان نہیں
441	(12)..... خاتونِ جنت کا وصالِ مبارک	391	کنگن صدقہ کر دیئے
441	موتیوں کا تاج	396	سید ہار استہل گیا
442	وفاتِ سپدہ کی خبر	401	(11)..... وصالِ رسول پر خاتونِ جنت کی کیفیت
443	ایمان افروز خواب	401	دُرود شریف کی فضیلت
446	غمِ مصطفیٰ کا غلبہ	402	نبی کی غیبی خبر
451	خاتونِ جنت کی وصیتیں	403	بیٹی کی فضیلت پر مشتمل 2 فرامینِ مصطفیٰ
452	وصیت کسے کہتے ہیں؟	405	راز چھپانے کے متعلق 2 احادیثِ مبارکہ
452	وصیت کی اقسام	407	محبوبِ ربِّ ذوالجلال کا ظاہری وصال

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
465	”ملک“ کے تین حرف کی نسبت سے سورہ ملک کے 3 فضائل	453	وصیت باعثِ مغفرت
466	بیداری تک حفاظت	454	خاتونِ جنت کو کس نے غسل دیا؟
467	نجات دلانے والی	457	سیدہ زہراء کا جنازہ
467	معمولِ رسول	459	”یلین شریف پڑھو“ کے بارہ حروف کی نسبت سے سورہ یلین کے 12 فضائل
469	دُعائے عطار	459	قرآن کا دل
469	”وَاحِد“ کے چار حروف کی نسبت سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل	459	10 قرآن کا ثواب
469	(1)..... خوش نصیب کون؟	460	دُنیا و آخرت کی بھلائی
470	(2)..... افضل ذکر و دعا	460	شہید کی موت
470	(3)..... آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں	461	تمام حاجات پوری ہوں
471	(4)..... تجدیدِ ایمان	461	پہلے گناہ معاف
471	ذہنی مریض تندرست ہو گیا!	462	نزع میں آسانی
475	درسِ فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول	462	مغفرت کا انعام
479	تفصیلی فہرست	463	دل نرم ہوگا!
487	ماخذ و مراجع	463	ہر حرف کے بدلے مغفرت
493	المدینۃ علمیہ کتب کی فہرست	464	عظیم سعادت
		464	برکاتِ یلین

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا: اے اہلِ جمع! اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ حضرت فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ رَفِیْعُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پل صراط سے گزریں۔

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۴۹، الحدیث ۸۲۲)

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
ترجمہ کنز الایمان	آئی حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی بروسوی متوفی ۱۱۳۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۰ھ
تفسیر خازن	امام علامہ علی بن محمد خازن متوفی ۷۴۱ھ	المکتبۃ الشاملہ
الذکر المُنشور	امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ	پشاور ۱۴۳۱ھ
تفسیر نعیمی	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ مرکز الاولیاء لاہور
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
صَحیحُ البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
صَحیحُ مُسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
سُننُ الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
سُننُ ابنِ ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
سُننُ ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
صَحیحُ ابنِ جبّان	امام حافظ محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
المُصَنَّفُ لِابْنِ ابی شَیبَہ	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبہ عیسیٰ متوفی ۲۴۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
سُننُ الدَّارِمِی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن متوفی ۲۵۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر بکیتی متوفی ۸۰۷ھ	المکتبۃ الشاملہ
مُسْنَدُ أَحْمَد	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
المُسْتَدْرَکُ لِلْحَاکِم	امام محمد بن عبد اللہ حاکم متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۷ھ

فِرْدَوْسُ الْأَخْبَارِ	ابو شجاع شيرويه بن شهر وار وليمي متوفى ٥٠٩ هـ	دار الفكر بيروت
كَنْزُ الْعَمَالِ	علامه علي متقي بن حسام الدين هندي متوفى ٩٤٥ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٢ هـ
مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ	حافظ سليمان بن احمد طبراني متوفى ٣٦٠ هـ	دار الكتب العلمية بيروت
جَامِعُ الْأَحَادِيثِ	امام جلال الدين عبد الرحمن سيوطي شافعي متوفى ٩١١ هـ	المكتبة الشاملة
كَشْفُ الْخِفَاءِ	شيخ اسماعيل بن محمد عجلوني متوفى ١١٦٢ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٢ هـ
الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ	حافظ سليمان بن احمد طبراني متوفى ٣٦٠ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٨ هـ
الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ	حافظ سليمان بن احمد طبراني متوفى ٣٦٠ هـ	دار الفكر عمان ١٢٢٠ هـ
الْتَرَاغُيبُ وَالتَّرْهِيْبُ	امام زكي الدين منذري متوفى ٦٥٦ هـ	دار المعرفة بيروت ١٢٢٩ هـ
شُعَبُ الْإِيمَانِ	امام ابو بكر احمد بن حسين تيمقي متوفى ٢٥٨ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٩ هـ
شَرْحُ السَّنَةِ	امام ابو محمد حسين بن مسعود بغوي متوفى ٥١٦ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٢ هـ
الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ	حافظ محمد بن فتوح الحميدي متوفى ٣٨٨ هـ	المكتبة الشاملة
الْأَدَبُ الْمَفْرَدُ	امام محمد بن اسماعيل بخاري متوفى ٢٥٦ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢١٠ هـ
مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى	امام ابو يعلى احمد بن علي موصلي متوفى ٣٠٤ هـ	دار الفكر بيروت ١٢٢٣ هـ
مَشْكُوتُ الْمَصَابِيحِ	علامه ولي الدين تهريزي متوفى ٤٢٢ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٨ هـ
جَمْعُ الْحَوَامِعِ	امام جلال الدين عبد الرحمن سيوطي شافعي متوفى ٩١١ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢١ هـ
دَلَالَةُ النَّبَوَّةِ	امام ابو بكر احمد بن حسين تيمقي متوفى ٢٥٨ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٩ هـ
الْكَامِلُ فِي ضَعْفَاءِ الرِّجَالِ	امام ابو احمد عبد الله بن عدي جرجاني متوفى ٣٦٥ هـ	دار الكتب العلمية بيروت
الْجَامِعُ الصَّغِيرُ	امام جلال الدين عبد الرحمن سيوطي شافعي متوفى ٩١١ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٤ هـ
تَيْسِيرُ شَرْحِ جَامِعِ صَغِيرٍ	حافظ زين الدين عبد الرؤوف مناوي متوفى ١٠٣١ هـ	مكتبة الامام شافعي الرياض ١٤٠٨ هـ
فَيْضُ الْقَدِيرِ	حافظ زين الدين عبد الرؤوف مناوي متوفى ١٠٣١ هـ	دار الكتب العلمية بيروت ١٢٢٤ هـ
نُزْهَةُ لُقَارَى شَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارَى	فقيه اعظم هند مفتي محمد شريف الحق امجدی متوفى ١٢٢٠ هـ	فريد بك شال مركز الاولياء لاہور ١٢٢٨ هـ

شرح المسلم للنووي	امام حافظ محمد بن عبد البر الكوفي بن شرف نووي ٦٨٦هـ	باب المدينة كراچی
برقاة المنافع مشكاة المصابيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری متوفی ١٠١٢ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٢٢٨ھ
اشعة اللامعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور ١٣٣٣ھ
مراة المناجیح	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ١٣٩١ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
أسد الغایة فی معرفة الصحابة	علی بن محمد ابن الاثیر متوفی ٦٣٠ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٢٢٩ھ
الاصابة فی تمييز الصحابة	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ٨٥٢ھ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر
المختار الرابع فی ثواب العمل الصالح	شرف الدین عبد المؤمن دمیاطی متوفی ٧٠٥ھ	دار خضر بیروت ١٣٢٢ھ
الرسالة التفسیریة	امام ابوالقاسم عبد الکرم ہوازن تفسیری متوفی ٢٦٥ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٢٢٦ھ
القول البدیع	امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی متوفی ٩٠٢ھ	دارالکتب العربی بیروت ١٣٩٥ھ
جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	شمیر برادرزلاہور ١٢١٩ھ
الزوائد جرعی اقرب الکبائر	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر متوفی ٩٤٢ھ	دارالحدیث القاہرہ ١٢٢٣ھ
مکاشفة القلوب	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ٥٠٥ھ	کونہ
انساب الاشراف	حافظ احمد بن یحییٰ بلاذری متوفی ٢٤٩ھ	دار المعارف مصر
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی متوفی ٢٦٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ١٠٥٢ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ١٣٢٩ھ
الوقایا بحوال المصطفی	امام عبد الرحمن بن علی جوزی متوفی ٥٩٤ھ	حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور
جامع المعجزات	شیخ محمد واعظ اصفہانی	مصر
بريقه محمودیه	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ الحنفی الحادوی متوفی ١١٤٦ھ	المکتبۃ الشاملہ
سبل الهدی والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ٩٢٢ھ	المکتبۃ الشاملہ
منهاج العابدین	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ٥٠٥ھ	دار البشائر الاسلامیہ بیروت
الطبقات الکبری	امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ٩٤٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٢٢٤ھ
تمهید القرش	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی متوفی ٩١١ھ	مکتبۃ مشکاة الاسلامیہ

الزهد وقصر الامل	شیخ اسعد محمد سعید الصاغری	دار الغزالی دمشق ۱۴۱۷ھ
قُرَّةُ الْعُیُونِ وَمُعَرِّجُ الْقُلُوبِ الْمَحْزُونِ	امام ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۹۷۵ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
اَلرَّوَضُ الْقَائِقُ	مبلغ اسلام شیخ شعیب جریفیش متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
قُوَّةُ الْقُلُوبِ	شیخ ابوطالب محمد بن علی بن متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء علوم الدین	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
لباب الاحیاء	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار البیروتی دمشق ۱۴۲۴ھ
اتحاف السادة المتقین	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
خطبات مُحَرَّم	مفتی جلال الدین احمد امجدی متوفی ۱۲۲۲ھ	شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
أوراقِ غم	سید محمد احمد قادری متوفی ۱۳۸۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۹ھ
بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ	ابوالحسن نور الدین علی ططونی متوفی ۷۱۳ھ	شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۹ھ
تَذْكِرَةُ الْأَوْلِيَاءِ	فرید الدین عطار متوفی ۶۱۶/۶۰۶ھ	کتب خانہ حاجی نیاز احمد مدینہ الاولیاء ملتان
مُسْتَعْلَى الْإِزْهَادِ فِي حَقِيقَةِ الْأَوْلَادِ	علی حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۲۰ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الْجَوْهَرَةُ النَّبِيَّةُ	علامہ ابوبکر بن علی حدادی متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
دُرِّ مُخْتَارٍ	علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
رَدُّ الْمُخْتَارِ	محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۸ھ
تَبَيِّنُ الْحَقَائِقِ	امام فخر الدین عثمان بن علی زبیلی حنفی متوفی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةُ	علامہ تھامس مولانا شیخ نظام متوفی ۱۱۶۱ھ و جمادی ثانی ۱۲۰۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
فتاویٰ رضویہ	علی حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۲۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۶ھ
احکام شریعت	علی حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۲۰ھ	احمد رضا بریلوی کتب خانہ کراچی ۱۴۳۰ھ
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی عظمیٰ متوفی ۱۳۶۴ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
مَشْنُوِيْ مَوْلَانَا رُوْم	مولانا جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۳۰ھ
أَحْسَنُ الْوَعَاءِ	رئیس المتکلمین مولانا تقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ

مکتبہ دانیال مرکز الاولیاء لاہور	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی متوفی ۶۹۱ھ	گِلِسْتَانِ سَعْدِی
قادری پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۲ھ	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	جَاءَ الْحَقُّ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	مفتی محمد شفیع اوکاڑوی متوفی ۱۴۰۴ھ	سفینہ نوح
شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	مَسَائِلُ الْقُرْآن
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	علیخضر ت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	فضائلِ دُعا
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	عاشق اکبر
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مدینے کی منجھلی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	پُر آسراں بھکاری
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	خاموش شہزادہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	بیانات عطاریہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ تراجم کتب)	152 رحمت بھری حکایات
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ تخریج)	ضیائے صدقات
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اصلاحی کتب)	تربیت اولاد
ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	نور بخش توکل حنفی نقشبندی متوفی ۱۳۶۷ھ	سیرت رسول عربی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ امیر اہلسنت)	سیرت سیدنا ابودرداء
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	قبر کا امتحان
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	بہشت کی کنجیاں
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ امیر اہلسنت)	تعارف امیر اہلسنت
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	اسلامی زندگی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	المدینۃ العلمیۃ (شعبۃ اصلاحی کتب)	نیک بننے اور بنانے کے طریقے
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	اسلامی بھنوں کی نماز
مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری	پریم کے بارے میں سوال جواب

امہات المؤمنین	المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (شعبہ تخریج)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
کراماتِ صحابہ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
خوفِ خدا	المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ
فیضانِ سنت جلد اول	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
نماز کے احکام	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
کھربہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
مدنی پنج سورہ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
رسائلِ عطار یہ	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
منے کی لاش	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
تکبر	المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
سینگوں والی دلہن	المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (شعبہ امیر اہلسنت)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور
ذوقِ نعت	مفتی محمد بخش مولانا حسن رضا خان متوفی ۱۳۳۶ھ	شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ
مساحنِ بخشش	مفتی اعظم ہند نوری متوفی ۱۴۰۲ھ	شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
دیوانِ سالک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان متوفی ۱۳۹۱ھ	نعمی کتب خانہ گجرات
وسائلِ بخشش	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
کافی کی نعت	علامہ کفایت علی کافی شہید متوفی ۱۸۷۷ھ	مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۱۶ھ



مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 239 کُتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 15 کُتب و رسائل

﴿ شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت ﴾

اُردو کُتب:

- 01..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقُحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَيِّدِ اِنْ وَمُؤَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كُفْلُ الْفُقِيهِ الْفَاهِمِ فِي اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوَعَاءِ لَا ذَا بِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذِيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَشَاخُ الْجَيِّدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطَرَحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... المملووظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تہذیب فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (اَلْيَا قُوْتَةُ الْوَا سِطَةِ) (کل صفحات: 60)
- 09..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 10..... شریعت و طریقت (مقالِ عَرَفَا عَزَّازِ شَرَعٍ وَعُلَمَّا) (کل صفحات: 57)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ اِلْمَدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 13..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات: 1185)
- 16..... اَلْوُضِيْفَةُ الْكُرِيْمَةُ (کل صفحات: 46) 17..... حدائق بخشش (کل صفحات: 446)

عربی کتب:

- 18 تا 22..... جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ عَلٰی رَدِّ الْمُتَمَتَّارِ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع والخامس) (كل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483) 23..... التَّعْلِيْقُ الرَّضَوِيُّ عَلٰی صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ (كل صفحات: 458) 24..... كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (كل صفحات: 74) 25..... الْإِحْزَازَاتُ الْمَحِيْنَةُ (كل صفحات: 62) 26..... إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (كل صفحات: 60) 27..... الزُّمُومَةُ الْقُمْرِيَّةُ (كل صفحات: 93) 28..... الْفَضْلُ الْمُوهَّبِيُّ (كل صفحات: 46) 29..... تَمْهِيْدُ الْإِيْمَانِ (كل صفحات: 77) 30..... أَجَلِي الْإِعْلَامِ (كل صفحات: 70)

عقرب آئے والی کتب

01..... جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ (جلد ۶، ۷)

شعبہ تراجم کتب

- 01..... مدنی آقا کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (كل صفحات: 112) 02..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفُرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمَوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (كل صفحات: 28) 03..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قِرَاقَاتُ الْعُيُونِ وَمِفْرَحُ الْقُلُوبِ الْمُحْزُونِ) (كل صفحات: 142) 04..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (الْمَوْاعِظُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ) (كل صفحات: 54) 05..... جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمُتَجَرُّ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (كل صفحات: 743) 06..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (الزَّوْاْجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكِبَايِرِ) (كل صفحات: 1012) 07..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (الزَّوْاْجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكِبَايِرِ) (كل صفحات: 853) 08..... امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی وصیتیں (وَصَايَاْ اِمَامٍ اَعْظَمُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (كل صفحات: 46) 09..... اصلاح اعمال (جلد اول) (الْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ) (كل صفحات: 866) 10..... اللہ والوں کی باتیں (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ) جلد اول (كل صفحات: 896) 11..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (كل صفحات: 98) 12..... عاشقانِ حدیث کی حکایات (الْاَرْحَلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ) (كل صفحات: 105) 13..... فیضانِ مزاراتِ اولیا (كَشْفُ الثُّوَرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُورِ) (كل صفحات: 144)

- 14..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی (الْزُهدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)
- 15..... راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- 16..... اِحیاءُ الْعُلُومِ کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)
- 17..... حکایتیں اور نصیحتیں (الرُّوضُ الْفَائِقُ) (کل صفحات: 649)
- 18..... اِحیاءُ الْعُلُومِ مترجم (جلد اول) (کل صفحات: 1124)
- 19..... عیونُ الْحِکَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 20..... عیونُ الْحِکَايَاتِ (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
- 21..... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمَذَاكِرَةِ) (کل صفحات: 122)
- 22..... شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (کل صفحات: 122)
- 23..... حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 102)
- 24..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- 25..... آدابِ دین (الْأَدَبُ فِي الدِّينِ) (کل صفحات: 63)
- 26..... شاہراہِ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 27..... 152 رحمت بھری حکایات (کل صفحات: 324)
- 28..... بیٹے کو نصیحت (أَيُّهَا الْوَكْدُ) (کل صفحات: 64) 29..... اَلدَّعْوَةُ إِلَى الْفِكْرِ (کل صفحات: 148)
- 30..... قوتِ القلوب (مترجم، جلد اول) (کل صفحات: 826)

عنقریب آنے والی کتب

01..... حلیۃ الاولیا (جلد دوم)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 01..... مراہِ الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)
- 02..... الاربعین النوویہ فی الأحادیث النبویہ (کل صفحات: 155)
- 03..... إتقان الفراسہ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات: 325)
- 04..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)

- 05.....نورالایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات: 392)
- 06.....شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات: 384)
- 07.....الفرح الکامل علی شرح منة عامل (کل صفحات: 158)
- 08.....عناية النحو فی شرح هداية النحو (کل صفحات: 280)
- 09.....صرف بهائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10.....دروس البلاغه مع شمس البراعه (کل صفحات: 241)
- 11.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضیه (کل صفحات: 119)
- 12.....تفسیر الجلالین مع حاشیہ انوار الحرمین (کل صفحات: 405)
- 13.....نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات: 175)
- 14.....نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 15.....تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144) 16.....نصاب الادب (کل صفحات: 184)
- 17.....نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95) 18.....نصاب النحو (کل صفحات: 288)
- 19.....نصاب التجوید (کل صفحات: 79) 20.....المحاذثة العربیہ (کل صفحات: 101)
- 21.....تعريفات نحویہ (کل صفحات: 45) 22.....خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)
- 23.....شرح منة عامل (کل صفحات: 38) 24.....نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 25.....نصاب المنطق (کل صفحات: 168) 26.....انوار الحدیث (کل صفحات: 466)
- 27.....تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین (کل صفحات: 364)
- 28.....خلفائے راشدین (کل صفحات: 341) 29.....احیاء العلوم (عربی) (کل صفحات: 173)
- 30.....فیض الادب (مکمل حصہ اول، دوم) (کل صفحات: 228)
- 31.....قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی (کل صفحات: 317)

﴿شعبہ تخریج﴾

- 01.....صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (کل صفحات: 274)
- 02.....بہار شریعت (جلد اول، حصہ 1 تا 6) (کل صفحات: 1360)

- 03..... بہار شریعت (جلد دوم، حصہ 7 تا 13) (کل صفحات: 1304)
- 04..... بہار شریعت جلد سوم (کل صفحات: 1332)
- 05..... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات: 470)
- 06..... اُمہات المؤمنین رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ (کل صفحات: 59)
- 07..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) 08..... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 09..... بہار شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات: 312) 10..... تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 11..... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56) 12..... جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- 13..... علم القرآن (کل صفحات: 244) 14..... سوانح کربلا (کل صفحات: 192)
- 15..... اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112) 16..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
- 17..... منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246) 18..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- 19..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 20 تا 26..... فتاویٰ اہل سنت (سات حصے) 27..... فتاویٰ اہل سنت جلد اوّل
- 28..... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249) 29..... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
- 30..... کراماتِ صحابہ (کل صفحات: 346) 31..... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)
- 32..... سیرتِ مصطفیٰ (کل صفحات: 875) 33..... 19 دُرود و سلام (کل صفحات: 16)
- 34..... فیضانِ نماز (کل صفحات: 49) 35..... آئینہ عبرت (کل صفحات: 133)
- 36..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

- 01..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (کل صفحات: 132)
- 02..... حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (کل صفحات: 89)
- 03..... حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (کل صفحات: 56)
- 04..... حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (کل صفحات: 60)
- 05..... حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللہُ عَنْہُ (کل صفحات: 72)

06..... فیضانِ صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (کل صفحات: 722)

مقرب آنے والی کتب

01..... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

﴿ شعبہ فیضانِ صحابیات ﴾

شانِ خاتونِ جنت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا (کل صفحات: 471)

مقرب آنے والی کتب

شانِ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا

﴿ شعبہ اصلاحی کتب ﴾

01..... غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَہ حالات (کل صفحات: 106) 02..... تکبر (کل صفحات: 97)

03..... 40 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات: 87)

04..... بدگمانی (کل صفحات: 57) 05..... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات: 115)

06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32) 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)

08..... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164) 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)

10..... ریاکاری (کل صفحات: 170) 11..... قومِ جنت اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262)

12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48) 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)

14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150) 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)

16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187) 17..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63)

18..... ٹی وی اور موبی (کل صفحات: 32) 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)

20..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96) 21..... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)

22..... شرحِ شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215) 23..... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39)

24..... خوفِ خدا عزَّ وَجَلَّ (کل صفحات: 160) 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100)

- 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200) 27..... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)
- 28..... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (کل صفحات: 590)
- 29..... نیک بنے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات: 696)
- 30..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43) 31..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- 32..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33) 33..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- 34..... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات: 48) 35..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
- 36..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
- 37..... قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات: 22)

﴿شعبہ امیرِ اہلسنت﴾

- 01..... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط 5) (کل صفحات: 102)
- 02..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48) 03..... گونگا مبلغ (کل صفحات: 55)
- 04..... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط 6) (کل صفحات: 47)
- 05..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 06..... نادان عاشق (کل صفحات: 32) 07..... بابرکت روٹی (کل صفحات: 32)
- 08..... سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات: 49)
- 09..... 25 کر سچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
- 10..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32) 11..... بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 12..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 13..... گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 23)
- 14..... میں نیک کیسے بنا (کل صفحات: 32) 15..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)

- 16..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
- 17..... اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
- 18..... میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات: 32) 19..... چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات: 32)
- 20..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)
- 21..... آداب مرشدِ کامل (کمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- 22..... خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات: 32) 23..... کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 24..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
- 25..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)
- 26..... کرسچین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32) 27..... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
- 28..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
- 29..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 32)
- 30..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 31..... فیضانِ امیر اہلسنت (کل صفحات: 101)
- 32..... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 33..... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32) 34..... قاتلِ امامت کے مصلے پر (کل صفحات: 32)
- 35..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48) 36..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
- 37..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 38..... ناکام عاشق (کل صفحات: 32)
- 39..... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32) 40..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
- 41..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط 1 (کل صفحات: 49) 42..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط 4 (کل صفحات: 49)
- 43..... غافلِ درزی (کل صفحات: 36) 44..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 45..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 46..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 47..... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 48..... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)
- 49..... عطاری جن کا غسلِ میت (کل صفحات: 24) 50..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 51..... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32) 52..... ہیرو نیچی کی توبہ (کل صفحات: 32)

- 53.....سہاس بہو میں صلح کاراز (کل صفحات: 32) 54.....مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
 55.....اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32) 56.....فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
 57.....سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات: 32) 58.....قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
 59.....خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 60.....شرابی، مؤذن کیسے بنا (کل صفحات: 32)
 61.....ڈانس رقص خوان بن گیا (کل صفحات: 32) 62.....گلو کا کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32)
 63.....نشے باز کی اصلاح کاراز (کل صفحات: 32) 64.....کالے پچھوکا خوف (کل صفحات: 32)
 65.....بریک ڈانس کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32) 66.....عجیب الخلق بچی (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والی کتب

01.....اجنبی کا تحفہ 02.....جیل کا گویا



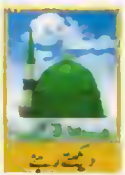
دکھاوے کیلئے زیورات پہننا کیسا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 270 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامتہ بركاتہم العالیہ فرماتے ہیں: عورت کو بطورِ فخر و تکبر دکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا باعثِ عذاب ہے۔ حضور اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، دافعِ رنج و الم، صاحبِ جود و کرم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے جو عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔ (سنن ابی داود، ج ۴، ص ۱۲۶، حدیث ۴۲۳۷)

سُنّتِ نبویؐ کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے اچھائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net